

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَشَهِيدٌ

دیوان دردِ عشق

— من تصنیف —
حضرت سخی فقیر راضی صاحب صوفی قاری قلند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





حضرت بابا محمد شفیع المعروف قلندر علی درازی (مرشد حضرت راضی سائیں)



صاحب دیوان حضرت نخی فقیر راضی سائیں صوفی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ



حضرت سخی فقیر رضی صابہ صوفی قادری قلندرؒ



سجادہ نشین حضرت بابا رحمدل سائیں صفوی قادری قلندر

ان کے ساتھ ان کے دونوں صاحبزادے (دلی عہد) اللہ راضی محمد شفیع علی اور اللہ علی کریم بخش بیٹے ہیں

اللہ کافی۔ محمد شافی۔ گناہ معافی



در بار حضرت مخی فقیر راضی سائیں صوفی قادری قلندر
دار الفقراء امن پور شریف چوہنگ لاہور

سوانح حیات صوفی شاعر

سائیں راضی فقیر درازی قادری قلندر

نام محمد حسن المعروف سائیں راضی فقیر صوفی قلندی قلندر ولد کریم بخش صاحب بمقام پیر گوٹھ بنین میرپور (سابقہ سندھ) تقریباً ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے چند سال بعد آپ کی والدہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ اس کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے مُرشد حضرت کرم اللہ شاہ صاحب جیلانی گھوٹکی والے جو کہ حضرت عوث پاک کی اولاد میں سے ہوئے ہیں ان کے حوالے کیا۔ پیر کرم اللہ شاہ صاحب زاہد عابد بزرگ پیری مریدی والے نیک مرد تھے۔ آپ نے اپنی بلاغت کی عمر شہسہ گھوٹکی میں ان کے زیر سایہ پرورش پائی اور یہاں علم شریعت حاصل کیا اور حضرت پیر حافظ عوث محمد شاہ صاحب جیلانی سے قرآن کریم حفظ کیا۔ بعد میں چک شہباز پور میں آکر کچھ عرصہ تک بود و باش کی۔ شروع ہی سے آپ کے دل میں خداوند عزوجل کے وصال حسن و جمال کا خیال رہتا تھا۔

آپ مرد مجتہد رہے ہیں۔ آپ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی طریقت کا رستہ طے کرنے کے لیے کامل مُرشد حاصل کر نیچے واسطے اپنے آبائی گاؤں سے مست مجذوبی رنگ میں بے اختیار بغداد شریف کی طرف مُنہ کر لیا اور اپنے آپ کا اپنے اللہ کریم کو مددگار و محافظ سمجھ لیا۔ اور پیدل سفر کرتے وقت راستے میں جب شہر لاہور شریف میں درگاہ سردار سخی مندوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کی درگاہ اقدس میں فیض حاصل کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے تو یہیں سے ہی اپنا مقصد یعنی مطلوب کو پالیا۔ آپ سے آتا ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے میرا سوال پُندا فرمایا اور اپنے صوفی قادری فقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کی درگاہ کے دوستوں میں مجھے شامل کیا اور آپ کا طریقت میں پیرد مُرشد صوفی قادری قلندر سخی فقیر محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی درازی رحمت اللہ علیہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہادی مُرشد نے مجھے کفر اسلام اور تمام مذہبوں کی قید سے آزاد کیا اور وحدت حقیقی کا جام پلایا۔

آپ کا ہے بگا ہے اپنے ہادی مُرشد کی تعریف میں کہتے رہتے تھے کہ سبحان اللہ میں اپنے ہادی
محبوب جیسا ہے یا سچا فقیر پُر نور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش کوئی نہیں دیکھا ۔
جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا اور اللہ کے عشق و محبت میں سرمست بنا دیا۔ اب میں
سوا اللہ کے کچھ نہیں جانتا۔ جو پہلے تھا وہی پایا۔ جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبق کے
اندر باہر حی القیوم قدیم بس رہا ہے۔ ائمہ اللہ سب تعریف ذات حق کے لیے ہے۔ آپ ہی
دیکھتا سنتا جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اللہ باقی و من کل فانی ۔

اس دیوان میں آپ کی کلام عارفانہ سے ہی فقیرانہ فن و رموز تصوف و اشارات لطیف
ہیں جو طالبان حق کے لیے ہدایت مفید، عارفوں کے لیے فرحت، درد مندوں کے لیے
دلداری، دردیشوں کے لیے دل ریشی، عاشقوں کے لیے لذت، زاہدوں کے لیے
زیادت، عام کے لیے دلچسپی اور خاصانِ خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ
کریم کے پیارے دوستوں کو فیائے کرام سے آپ کے پیر معین منصور آخر الزمان حضرت
سچل سرمست، حضرت امم بھٹائی، لعل لطیف صاحب، حضرت بلتھے شاہ صاحب، خواجہ
غلام فرید صاحب اور حضرت سلطان العارفین ماہو با خدا صاحب کے کلام میں معرفت کے
موتی بھرے پڑے ہیں۔ اسی طرح اس محقق درویش کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ ملتا جلتا واضح
ہوتا ہے ۔

مجھ سے اس پاک باز مرد درویش کی تعریف تحریر نہیں ہو سکتی اور میں طریقت میں ان ہی کے ساتھ
والستہ ہوں اور کافی عرصہ سے آپ صحبت و خدمت میں رہتا ہوں۔ میں نے آپ کا حال ہر روز
نئے روز میں پایا ہے جو میرے وہم و غفل سے بالاتر ہے۔ آپ کی سیرت میں یہ دو ممتاز
خصوصیتیں دیکھی ہیں۔ ایک سادگی اور دوسری دردِ دل اور یہی شان ان کے کلام میں ہے آپ
کا دیوان سوز و گداز سے بھرنا نظر آئے گا جو اس پہلے ہی کلام میں وحدت و توحید سے ظاہر ہے
دیکھو کیسا محبت میں محو اللہ سے یگانہ اور اپنے آپ کو فانی الصفت و باقی الحق کے ساتھ
ثابت کرتا ہے ۔

تعارف

آخر میں ان طالبانِ حق کا تعارف کروانا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس دیوان "درِ عشق" کے طبع ہونے میں غامض دل سے ہمارا تعاون کیا۔ ان میں سے ایک سائیں خیال اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ سائیں خیال اللہ اپنے امدی مُرشد کے ہم وطن اور سب سے پیارے طالب ہیں۔ یہ وہ محرمِ حال اور تارکِ اللہ نیا طالب ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے مُرشد کی خدمت میں وقف کر رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے مُرشد کے سُنہ بولے کلام کو بڑی محنت سے اکٹھا کیا اور اپنے ہمتوں سے کئی کاپیاں لکھیں۔ اس طرح دوسرے طالبانِ حق نے اصرار کیا کہ یہ دیوان طبع ہونا چاہیے تاکہ یہ نسخہ لکھیا ہم تک بھی پہنچے۔

آخر ایک طالبِ حق جناب خان مہرا خان صاحب نے اس کی چھپائی کا ذمہ لیا۔ انہوں نے بڑی فراخ دلی سے اس میں حصہ لیا اور بڑھ چڑھ کر اپنے عشق کا ثبوت دیا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب ظہیر الدین صاحب (پروپرائیٹر استقلال پریس) نے اپنی نیرنگی اس کی طباعت مکمل کروائی۔ اسی طرح دیگر طالب فقرار نے بھی تعاون کیا۔ ہم ان سب کے تہِ دلی سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم دے۔ آمین

اس دیوان "درِ عشق" کی کہزنہ نگ (کھنائی) بندہ مسکین نے سرانجام دی ہے جس میں اس آرٹ سے اچھی مہارت رکھتا تھا بر مونغ اپنے امدی مترجم کی اس ریاضت کو بخوشی نبھایا۔ اور چھ ماہ کے اندر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر راضی ہو۔

محمد یوسف المعروف سائیں مال فقیر

۱۴ مئی ۱۹۶۸ء — یکم ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ

یکم فروری ۱۹۶۸ء

دوسرا ایلٹن

اس سے بخیر دیوان درِ عشق بادی حق مرشد کامل سخی راضی فقیر درازی صوفی قادری قلندر کی سیاحت طیبہ میں یکم فروری ۱۹۶۸ء کو چھپ کر طالبانِ حق کی راہنمائی کے لیے جلد طالبان کو دے دیا گیا۔ اس کتاب کی چھپائی بذریعہ کمپوزنگ عمل پذیر ہوئی۔

برجِ ایں پڑھنے میں دشواری ہوتی نیز دیوان درِ عشق کے طبع شدہ نسخوں کی تعداد ختم ہونے کی وجہ سے کافی پریشانی محسوس کی جاتی تھی۔

لہذا درج بالا دونوں وجوہات کے پیش نظر طالبانِ حق بیعت بدست بادی کامل میں سے محترم ترین شخصیت جناب درویش لطیف صوفی قادری قلندر کی پُر زور نیک خواہش پر دیوان درِ عشق کی دوبارہ چھپوائی کا سلسلہ شروع ہوا جس طرح پہلے چھپے دیوان کی تیاری میں جناب ظہیر الدین صاحب (مالک استقلال پریس) نے انتہائی فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔ بعینہ اس دیوان کی چھپوائی میں ان کے فرزند ارجمند جناب سجاد ظہیر صاحب (چیرمین آل پاکستان پبلشر ایسوسی ایشن) نے کشفِ کمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے بندوبست فرمایا (اللہ کریم اس پورے خاندان پر رحمتوں کی بارش کرے اور جناب ظہیر صاحب کو صحت کاملہ کے ساتھ لمبی عمر اور سچا عشق عطا فرمائے۔ آمین)!

اس دیوان کو سن دہن پہلے سے مشہور دیوان کے میں مطابق بنایا گیا ہے اور کوئی کمی بیشی نہیں کی گئی ماسوائے زیرِ نظر درق کے۔ اس دیوان درِ عشق کی تیاری میں میرے ساتھ محمد عارف سیال نے خاص تعاون فرمایا اور درج ذیل خط میں لکھے گئے دیوان کی پہلی پروف ریڈنگ کی اور تلفظات کی درستگی کے لیے اکثر پیشتر بادی مرشد کے سب سے قریبی محرم راز اور دیوان درِ عشق کی سب سے زیادہ فہم و فراست کے حامل درویش محترم خیال اللہ سائیں سے رابطہ کرتے رہے اور انہوں نے اس نیک کام میں ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمایا اور رہنمائی کرتے رہے۔ اللہ کریم ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۱۹ مئی ۱۹۹۲ء

طالبِ حق، خادمِ انفرادہ ہر حال

سائیں پیرت پال

۷ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

فہرست

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
		۱۰	حمد
۲۴	محرم راز قدیم	۱۱	خدا جس نوں چاہے
۳۵	پل نہ جا بن پرے	۱۲	محبت نے پرتھو کیا
۳۶	بردم یار سنبھال	۱۳	جہاں حال حاصل
۳۷	بن کیویں توں لکیں	۱۴	بھلا یاں نہ بھلدا
۳۸	حمد و مناجات	۱۵	دقونی ہجر دے
۳۹	دل مل گیا نال سجن	۱۶	نہ کر توں طبیب
۴۱	پر محبت دلڑی ہوئی	۱۷	دل نوں پیارا یار
۴۲	واہ واہ عشق پڑھائی	۱۸	یار سپے سُبھان
۴۳	چھڈ یار گیوں	۲۰	کر نفیری دیس
۴۴	چھڈ دُنیا چلنا	۲۲	دبر میرا ڈھول
۴۵	تینوں دیکھ سجن	۲۳	جانی لایا جوڑ
۴۶	دم جسم دل جان	۲۴	یار میرے دیر خیال
۴۷	عشق اولڑا دکھ	۲۵	رُت آئی چیت بہار
۴۹	اساں مکین نمانے	۲۶	سوز برہ دی بات
۵۰	اے کوچھڑی کر منظور	۲۷	عشق ہے خاص ام
۵۲	یار ملیار ہونر وار	۲۹	ہے عشق اللہ دا کھرا
۵۴	ایسے اکھیاں مارن	۳۰	کیتے عشق شہید
۵۵	اللہ ہادی ہادی	۳۲	مار ملیاں نوں کھلے
۵۶	لاگل پیارا توں	۳۳	میری پنھل نال پریت
۵۷	سجن تیرے عشق کامل		

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۸۹	سادا حال بردم	۵۹	شن ترا محسن شننا
۹۰	دیندا عشق اصل کوئی	۶۰	لی میرے دیچ دلبر
۹۱	عشت پیارا تینوں ہے	۶۱	کر کر یاد تسانی
۹۲	دچھوڑا توئی لا کے	۶۲	درداں نال ملاحظہ
۹۳	سجن یار تینوں دس	۶۳	دغفت فیہ مروح
۹۴	کیتروئی مست پلا ساقی	۶۴	عشق دتی سکبیر
۹۵	یار تیری یاد دیچ	۶۵	آئے پیارے سجن مورے
۹۶	عشق ہوش عقل سے	۶۶	میں نہیں کوئی میں نہیں
۹۷	دل میں بردم یار	۶۷	دس کوئی ڈول ریکھا دن
۹۸	آہن سوہنا یار	۶۸	ہر وقت تسانی تاکمک
۱۰۱	تیرا جلوہ ہے ہر	۶۹	سب نور عجائب اکھیاں
۱۰۲	میرا سادہ سر دل	۷۰	تیرا ہمدن دل دیچ
۱۰۵	اے دل تیرا سپا	۷۲	جھنن نوں عشق دی
۱۰۶	یار پیارا میرا ازلی	۷۳	کر آپ تے مشتاق
۱۰۷	بن پھیریا رفقیر	۷۴	سچا یا جیل
۱۰۸	گنج بخش کیتا ہے	۷۶	بن عشق ہے جو زندگی
۱۰۹	دلبر تیرے دیدار تے	۷۸	کیتے کیوں کیتے کیوں
۱۱۰	یا غوث الاعظم الملی	۸۰	بن دیسوں دسدا
۱۱۲	جے توں بدویں رب	۸۱	ماہی ملن دادے کر
۱۱۳	اگ عشق دا آب	۸۲	آیا لنگہ رانجن
۱۱۵	من توں پٹھ مر	۸۳	کیتا عشق تیرے
۱۱۶	ذکر اللہ دا نور	۸۵	اللہ دا اولہ ہے
۱۱۷	میں گھر آیا ڈھولا	۸۷	اللہ اک توں ہے
۱۱۸	کچھ ہاں میں	۸۸	سدا میں انا کرم

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۱۳۷	پڑھاں درودِ صلوات	۱۱۹	اللہ اک رکھیجے یار
۱۳۸	سادھو سرنِ خاص	۱۲۰	اے تان کون اکھیندا
۱۵۰	جد درو عشق حاصل ہوا	۱۲۱	جان جسم کو لوں جو
۱۵۱	ہم نے دیکھی ہے	۱۲۲	رکھ اللہ دا اک
۱۵۲	عشق تیرے حسن پر	۱۲۳	جو میں میرے عیب
۱۵۳	کوئی خالی نہ رہیا	۱۲۵	اللہ قلندرِ باطنِ ظاہر
۱۵۶	مہربانی تیری کے	۱۲۶	ہو نہ میرا میں جو
۱۵۸	سدا ہے مینوں تیرا	۱۲۷	جان پہچان صحیح کر
۱۵۹	درستِ دلبر کے سوا	۱۲۸	گم کر اپنا نام نشان
۱۶۰	یا رب سچا رحمت	۱۳۰	نہ کوئی میری ذات
۱۶۱	چروھویں دے چن	۱۳۲	دلِ بلِ محرمِ یار دم
۱۶۲	سب سے بے ترافِ فضل	۱۳۳	دردِ منداں دے ڈیرے
۱۶۳	محبوبِ پاکِ ربی	۱۳۴	ساڈے دلِ دوجِ دلبر
۱۶۴	مُرتد دے میخانے	۱۳۵	کیسی لائیوں دویار
۱۶۵	کاملِ قدرتِ ہر کنہن	۱۳۶	سکھ دیت پریت
۱۶۷	ایہو یار کینا احسان	۱۳۷	اللہ مٹھا کھو
۱۶۸	اساں حق نوں جاتا	۱۳۸	عشقِ حُسن دی لگی
۱۶۹	ڈٹھا مالِ یقینی	۱۳۹	جان کرنِ قربان
۱۷۰	ہستیِ حجاب ہے	۱۴۰	یاد رہیا دنِ رات
۱۷۱	ظاہر بھی آپ ہو	۱۴۱	بھیتِ باطنِ ہویا
۱۷۲	آدیں ماہی میرا	۱۴۲	سب ہے تیرے واسطے
۱۷۳	اج ادا جانی میرا	۱۴۳	جان جانی دے کر
۱۷۴	اجیہ آدے گل	۱۴۵	اے یار تیرے عشق
۱۷۵	ماہی یار آبا	۱۴۶	صورتِ سخن دی
۱۷۶	یا خا صدقہ محمد		

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۲۰۸	داڈھا سوسنا مٹھرا	۱۷۷	دلبر خاطر درد قبولیم
۲۱۰	بیس حسن میں شبکلات	۱۷۸	ماہی یار عشق دا
۲۱۱	مناقب	۱۷۹	محبت دچ مسکین ہر
۲۱۲	موت دے مال دا	۱۸۰	تیرا یار گڑا داڈھا
۲۱۳	بیس نہ جاناں عشق تیرا	۱۸۱	یاری یار لا کے
۲۱۴	عشق اللہ نے کیا وحدت	۱۸۲	کوئی آنکھ بہت برا
۲۱۵	خاطر خاص پھلڑے	۱۸۳	ڈکھے ڈیکھیں آنے
۲۱۷	جے نہ کیتا توں کرم	۱۸۴	میرا ماہی مٹھرا
۲۱۸	دساں کہیب درد اندر	۱۸۵	میرا مالک توں
۲۱۹	ہر شے دا مالک	۱۸۶	بکھن بکھن دی
۲۲۰	ترس نہ کیتا ڈھولن	۱۸۷	دڑ وحدت دے دپٹ
۲۲۱	جو کریں کراویں	۱۸۹	رنت عشق دے رنگ
۲۲۲	ہر شے تے حاضر	۱۹۰	ہے ہے رڑاں رڑ
۲۲۳	توں ہی جز تے	۱۹۲	اے دم سا فرجان
۲۲۴	بیس در تیرے دی	۱۹۳	اے یار حقیقی دلدار
۲۲۵	نہیں سجن سوا کچھ	۱۹۵	میرا یار قدیم قربات
۲۲۶	لٹ لئی دل جانی	۱۹۷	میرا مطلب مقصد حسن
۲۲۷	رات دے تیری صورت	۱۹۹	سری سر ہر سمجھ
۲۲۸	اب تو آنا چاہیئے	۲۰۰	اس عشق دے میراں
۲۲۹	ڈاڑھا روگ جھڑی	۲۰۱	کوئی تیں بن سائیں
۲۳۰	تیری شان عزت کی	۲۰۲	دے درشن ڈھولن
۲۳۱	حال فقیراں تے	۲۰۳	کیسے گناہوں یار
۲۳۲	نیں ایبانی کو جھڑی	۲۰۵	دل درد کیتا
۲۳۳	اندر یار تے باہر یار	۲۰۷	سجن سچا یار ازلی

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۲۶۳	کچھ نہیں میں کچھ	۲۳۵	مارنہ و پرچہ و چھڑے
۲۶۴	عجب شان وحدت ہے	۲۳۶	توں ہی یہاں ہے
۲۶۶	ساجن تیری صورت	۲۳۷	مالک تینوں معلوم
۲۶۷	آپے اپنا رحم کرم کر	۲۳۸	تجھ بن کبھی کوئی
۲۶۸	مسلم کہیں اللہ اللہ	۲۳۹	کیا مجھ کو الہی
۲۶۹	کہتوں آئوں کتھے	۲۴۰	دیاں ملا کے دل
۲۷۰	سدھے رتے پل	۲۴۱	اشعار
۲۷۱	آ طیبادے دوا	۲۴۵	تیں بن دلبر کوئی
۲۷۲	اے دنیا کوڑی جھگ	۲۴۷	اک الف عشق پڑھایا
۲۷۳	موت کے دی جان	۲۴۸	ادکھا ملا مرشد
۲۷۴	تیں میرا دل دیکھ	۲۴۹	دل سائیں دی سک
۲۷۵	رب دی مرضی من	۲۵۰	میری ذات بھی توں
۲۷۷	درواں دے و پر عید	۲۵۱	اساں پاک وطن
۲۷۸	تساں جانو جیوں جانو	۲۵۱	میرا مالک داتا
۲۸۰	مجاویں دکھ دیوؤ	۲۵۲	عشق تساوے اکاں
۲۸۲	داتا دلارے دلبر	۲۵۳	اک ہے مالک سب کا
۲۸۳	خلق فنا خلق بقا	۲۵۴	ایک بات سچن سمجھائی
۲۸۴	حمد	۲۵۵	نیں کینہ پر خطا
۲۸۵	آئی مرنج وحدت دریا	۲۵۶	بنا دیکھتے تھے دیکھا
۲۸۷	خالق اپنی خلقت بنائی	۲۵۷	برصورت یار سما یا اے
۲۸۸	میرا سچن سائیں تینوں	۲۵۸	اللہ میرا حال جان دا
۲۸۹	اللہ کرے شل میں	۲۵۹	ماہی میرے و پر دسا
۲۹۰	تیرا عشق مجب	۲۶۰	من واسطہ اپنے ناں
۲۹۱	عقد دوم، سندھی کلام	۲۶۱	سب سکھاں تے لذت
۳۱۲	مسی عرفی	۱۶۲	تیرے حسن جیہا

حمد

ازل بسم اللہ آکھاں حسہ اللہ
 کل دا توں مالک حقیقی شہنشاہ
 کیتوئی عشق غاہراہ دوں ہوا احمد
 صورت مجتہد ہر دا علاہ
 اند باہر ہے تیرا سب ظہور
 کن فیکونی حکم واہ واہ
 آدم دے دپہ ہر سبھا کرایا
 لا الہ والا دکھایو اسی راہ
 تیرے کولوں تینوں دیکھاں یا الہی
 خودی غیر شرکوں تیری پناہ
 قادر قدیمی قدس لایزال
 لا شریک واحد بے عیب دائم
 تیرے در دا منگتا ہے سارا جہاں
 کن کم ہے تیرا فضل دی نگاہ
 میرا دل جی تو ہے میری جان تو
 میرا خیال صوفی تو ہی سرسراہ
 باقی بقا دپہ راضی با رضا کر
 تمامی تینوں ہے میرا حال آگاہ

کافی

خدا جس نژد چاہے اپنا راہ دکھائے
ولی کر وصل دیاں باآں سکھائے

مالک ملک دا بے قائم قدیمی
ہر شے تے حاضر حکم حق سناوے

حقیقی عشق وچ ہوں مست عاشق
خودی خام ہستی وہم دوئی مٹا دے

وحدت دا پیالہ جنہاں پُر جو پیتا
اُونہاں وچوں باطن دا احوال آدے

راضی رضائے رہن اللہ والے
پردہ میم مولا آپے تاں اٹھاوے

کافی

محبت نے تجھ پر کیا دل فدائی
 حسن دیکھتے سیرا ہوا میں گدائی
 نظر آیا مجھ کو یہاں بھی وہاں بھی
 تو ہی کر رہا ہے رہبر رہنمائی
 یہ سرسہاہ اصلی ہے تن من تمہارا
 عاشق کی ہے تجھ کو معلوم سچائی
 ملے جو سخن سے جفا بھی وفا ہے
 توں سب جانتا ہے میری کر بھلائی
 مسکین مخلص نازک دل شکستا
 مستان بے خود ہوں بندہ مولائی
 بیکی مفلسی پایا ہے میری
 برہ سوز ہر دم ہوا درد بھائی
 سوا تیرے سائیں نہیں کچھ ضرورت
 راضی رمز عشق نے عجیب یہ سکھائی

کافی

جنہاں حال حاصل اونہاں مال مال
درد منداں مے دل دین ہو یا یار حاصل

جاں میں سبھا آے دم خدائی
ہر فعل و چون نظر آیا فاعل

اصل عشق افضل حقیقی سخن دا
سینے سما یا لگا جو ادائل

برہوں کر بیراگی دکھایا بنے ساگی
حسن نور ہادی حمیدہ خصائل

صورت بسمانی راضی روح رحمانی
ودت حمتانی یگانا غیائل

کافی

بھلایاں نہ بھلدا محرم راز دل دا
 ہادی حقیقی دلبر ازل دا
 احد آپ بیکتا احمد ظہور
 ہر جاہ نور الہی محمد شکل دا
 بیکتا عشق پورا شہادت حبیبی
 عاشق نون سولی سبب وصل دا
 محبوب دے ہتھ دیر غونی دیکھ خنجر
 دیندا سر جھکا کر عاشق نہ ٹل دا
 موت دیر صورت ساگی سبھا تم
 توں میں دے دیر ہے نہیں فرق تل دا
 لا الہ ہو کے یا اللہ رہنا
 اندر باہر ہے اکواک اصل دا
 ملیا نال محبت دیکھیا دیر لطافت
 مولا مدامی آخسر اول دا
 رنگاں دیر پایا برنگ راضی
 عجب عشق اعلیٰ الٹ چال چل دا

کافی

د توئی ہجر دے دُکھڑے یار کھٹڑے
زخمِ دل جگر دے چکن چاک پھٹڑے

سارے سانگ سکھڑے وچھوڑے ونجائے
برہوں سوز والا درد پل نہ ہٹڑے

کھٹڑی ازل دی پھٹڑی چھڑی نال
کیتونی وصل دے ماہی بول مٹھڑے

آکھن ستیاں سب ہوویں کیوں دیوانی
تیرے لوگ طعنے مارن مینوں وٹڑے

اصل تیں سجن دی ہے گولڑی جو راضی
تیرے ہوندیاں دلبر کھاناں کیوں میں دھکڑے

کافی

نہ کر توں طبیباً میری دوا داری
نہیں مول ہمدی عشق دی بیماری

اس دکھ توں ڈردے سب کے انکار کیتا
خوشی نال عاشقاں چایا برہوں باری

رکیتا مست بے خود نشے نہینہ والے
جس دن دی لائی سوہنے نال باری

ایہا ہے اصل دی محبوباں دی خوبی
قرب دل نظر وچ رکھن نور جاری

شکر اللہ آکھاں رہی کچھ نہ ہستی
فقیری ملی ہے رمزنت نیاری

جانی جام پلایا محبت دا ازلی
ہویا روح راضی چڑھی سرخمار

کافی

دل نوں پیارا یار دے
 واہ واہ و تندا نام تساڈا
 ہور کہانیاں مَول نہ بھاوون
 باجھ تیرے دیدار دے
 علم عقل دی دال نہ گل دی
 عشق اگوں لاچار دے

زہد ریا تے حرس ہوا کولوں
 برہ کیتا بیزار دے
 ہر کہنہ مورت صُورت سوہنا
 نوں ویس دلدار دے
 ویکھ رضا وِچ راضی سائیں
 ہر دم شکر گزار دے

کافی

یارِ پیچھے سبحان وے
واحد ویس نورانی پایا

کوئی ناپیس باجھوں اللہ
دِج زمین آسماں وے

جوڑ عناصر چاریسی چولا
نیہنہ کینا نشان وے

جام منصوری پی کراں ہن
بے خود ہاں مستان وے

ہوونا اپنا ظاہر کیتس
نت نرالا شان وے

آپے اپنی صورت سوہنا
بن آیا انسان وے

ہادی محمد شفیع ہويا
ہرجا عین عیان وے

رمز روحانی یار سکھائی
راضی ہو رحمان وے



کافی

کر فقیری دیس دے
 دیہڑے دے دے دچ رانجھن آیا
 خاکی چولا پا کرا ہن
 کیہا کیتس بھیس دے
 سوز والی سن بین جوگی دی
 درد کیتا دل ریش دے
 میں تے رانجھن رہیو سے راضی
 کھیڑے نوں کرنیس دے

جاگ تاں ہوویں راس دے
 ادھی راتیں اٹھ سویرے
 یاد سدا کر رب پئے نوں
 رکھ ملن دی آس دے

سکھاں نوں چھڈ عاشق دیلون
 دُکھاں نوں شاباش دے
 مالِ محبت رکھ دے ہر دم
 وحدت دے پُرح واس دے
 اندر دُڑیا شیر مریدا
 برہوں کھاندا ماس دے
 ینیاں والا نورُ نرالا
 ہادی نظرے پاس دے
 چنڈیاں مر کے ویکھیا راضی
 یاد فقیراں خاص دے



کافی

دبیر میرا ڈھول دے
 آج لولا کی پا کے آیا
 حوراں ہار پاؤں گل سہرا
 لگاؤں عشق دے بول دے
 عاشقاں خاطر آیا عرشوں
 رحمت دے درکھول دے

اللہ اپنا یار بلا کے
 آپ بہایا کول دے
 رات معراج دی باتاں کیتیاں
 سیم دی لہتی اول دے
 راضی رب رسول سنجاتا
 من وچ ماہی پھول دے

کافی

جانی ویا جوڑے
عشق حقیقی مال عاشق دے

عاشق سو ہے جو سر دیوے
نیہ نہ نہادے توڑے

تیر برہوں دا بھل جگر دیر
غیر عشق دا کھوڑے

سوز سخن دا ہر دم سہنا
سک پہنچی دیر لوڑے

مار چلائے سولی تے چڑھنا
کرانا الحق دی گورے

راضی دیر میدان محبت
ساد دا سازگا چھوڑے

کافی

یار میرے وچ خیال دے
وحدت اندر واصل ہو یا

فِي أَنْفُسِكُمْ صَحيح سبجا تم
نَحْنُ أَقْرَبُ بِجَال دے

گم ہو عاشق عشق اللہ وچ
رہندے نور نہال دے

اندر باہر اک خدا ہے
ہادی ہر دم نال دے

سو فقیری مل کراہن
لے سب ججال دے

سجن سوہنے دے نین نورانی
ویکھیم راضی لعل دے

کافی

رُت آئی چیت بہار دے
 مولا ماہی نون میلے
 پُھٹ پُھٹ ہوئیاں پُھل گلزاراں
 نیلے پیلے سفیدی دھاراں
 دسدے رنگ ہزار دے
 مولا ماہی نون میلے
 رُکھ فصل سب سبز سہاؤں
 رُل رُل سہیلیاں میں گھر آؤں
 لاؤں ہار سنگار دے
 مولا ماہی نون میلے
 سوز سینے وچ ناہیں سماندا
 باجھ سجن دے نہ کجھ بھاندا
 آوے نہ صبر قرار دے
 مولا ماہی نون میلے
 رب کرے شل فضل عنایت
 رحمت شفقت آپ نہایت
 راضی دیکھاں یار دے
 مولا ماہی نون میلے

کافی

سوز برہ دی بات سُن فی اماں
 نال چرخے دے چت نہیں لگدا
 چرخہ برہوں کتن نہ دیوے
 عشق زور اور ذات
 تینوں لگے تاں میرے وانگوں
 بجل جاوے مسلات

درداں کیتا دل دیوانا
 تاہنگ تبجن دی نات
 نال ماہی دے ہن میں بلساں
 حق اکھاں کلمات
 لوکاں کولوں چوری ویساں
 سٹ اتھے جسامت
 راضی یار دا نہنہ نبھیاں
 سک نیساں سوغات

کافی

عشق ہے خاص امام
روز الستی اگوں عو شاقاں

حق دی نیند نماز پڑھائی
رکوع سجود قیام

کون پہچانے حال اساڈا
بُرا کینا بدنام

خودی کولوں ہو بے خود لینا
رب سچے دا نام

زلف حُسن دا دل نوں پایا
دلبر پیارے دام

عاشق عشق اللہ دا رکھدے
تن من وچ تمام

جانی دلدا دل وچ وسدا
الف میم تے لام

اپنے دل وچ سبجاتم سائیں
خطرے لکھے خام

مُرشد مکھڑا نور الہی
ویکھاں صبح تے شام

راضی سر بُجانی پایا
ہادی یار مدام

روز الستی اگوں عوشاقاں
عشق ہے خاص امام

کافی

ہے عشق اللہ دا کھرا
 مرن توں پہلے مار جیواندا
 دھوبی داگوں دھوئے دلنوں
 میل نہ چھڈ دا ذرا
 عاشقاں دے سر کٹیندا
 عامان دیندا ڈرا
 یار دی سک وچ درد مندانوں
 گھٹ خون دیوے بھرا
 شیخ سنان جیہاں ولیاں نوں
 سو ریاں پسیندا چرا
 متاں نوں پھڑسولی چاڑھے
 پتھر ملیاں کولوں مرا
 برہوں بدن دا ماس سکاںدا
 مول نہ چھوڑے بھرا
 راضی دُر دل اندر بیٹھا
 کم کس دے کرا
 مرن توں پہلے مار جیواندا
 ہے عشق اللہ دا کھرا

کافی

کہتے عشق شہید
حسن حسین جیسے شہزادے

عشق مریدا پھڑ مشاقاں نوں
قطب دلیاں شاہ شہاں نوں

کر کے دید خسرید
حسن حسین جیسے شہزادے

تینغ برہوں دی عاشق جہلے
چڑھ سولی تے رب نوں بلے

وڑ وعدت دپج وجد
حسن حسین جیسے شہزادے

ہن ہلا کر میں تے آیا
جیندیاں مر کے فقیر بنایا

دے ہر دم درد جدید
حسن حسین جیسے شہزادے

عشق راضی دا اللہ نالے
وسدا رسدا وچ خیالے
ہے اعظم شان حمید
حسن حسین جیسے شہزادے
کہتے عشق شہید



کافی

مار طیاں نوں کھلے
 عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا
 آیتاں بدلے دنیا لیندے
 پیسے بن دے پلے
 دکھلاوے دی کرن عبادت
 نفس دے آکھتے چلے
 فی انفسیکم سمجھ نہ جانن
 وحدت وِچ نہ رُلے
 عاشق عرش تے سیر کریندے
 ملاں رہندے تھلے
 علم عالماں وِچ عشق عاشقاں وِچ
 باہ برہوں دی بلے
 خدا پرستاں نوں فتویٰ دیندے
 کون انہاں نوں بھلے
 رب رسول انہاں تے راضی
 کم کیتے جنہاں بھلے
 عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا
 مار طیاں نوں کھلے

کافی

میری پھل مال پریت
 لگی ازل دی اللہ جانے
 عاشق عشق ام دے بچھے
 کھڑے نمازاں نیت
 میں ماہی دی ماہی میرا
 دھوپ نہ بعدی چھتہ
 باجھوں پیارے یار سجن دے
 بیا نہ کوئی میت
 نہنہ نبھن دی ریز عباب
 یار سکھائی پریت
 سک دپہر سدا میں گداں
 دلبر دے گن گیت
 راضی میں اُتھائیں گے
 جھتے ہار رہی نہ جیت
 لگی ازل دی اللہ جانے
 میری پھل مال پریت

کافی

محرم راز قدیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 توں ہساویں توں رادیں
 توں ہی ماریں توں چوادیں
 کمر اپنا کرم کریم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 دس تیرے دچ ہر شے ہوئی
 جیویں چاچیں ہووے سوئی
 دے وصل دا جام نعیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 نظر مہر دی بھال ضروری
 دیکھ ہمیشہ دچ حضورِ
 ایہو بخشیں حال حکیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 فضل فقیر تے کر توں سائیں
 مالک میری لاج نبھائیں
 رکھ راضی روح رحیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 محرم راز قدیم

کافی

پل نہ جاہن پرے
کر محبت نال عاشق دے

تیرے دیکھن کارن دلبر پیارے
سکدے رہندے نہیں وچارے
دل پیوس کیویں کرے
کر محبت نال عاشق دے
با جھ سجن دے کوئی نہ جانے
ناہیں دندے طول دمانے

اے ساد نہ سکھ داسرے
کر محبت نال عشق دے

تینوں کیویں ریکھاواں دس کوئی اٹکل
ہتھیں پیسیریں پلڑا پاگل

جند درد ہجر کیویں جرے
کر محبت نال عاشق دے

عاشق کھڈن برہوں دی بازی
دے سر کر دے رب نوں راضی
ایہے سودے عشق دے کھرے
کر محبت نال عاشق دے

پل نہ جاہن پرے

کافی

عاشق اللہ دا عشق کماویں	ہر دم یار سنبھال
بے پرواہ ہے ذات الہی	خودی یکبزر شان خدائی
عاشق اللہ دا عشق کماویں	رکھ رہائی غمیاں
دل قربانی ہو یا میرا	عشق اندر دین لایا ڈیرا
عاشق اللہ دا عشق کماویں	حال حقیقی نال
بے خود تھیو سے مست مانے	صورت راضی کون سب مانے

ایہا نیہنہ سکھائی چال
عاشق اللہ دا عشق کماویں



کافی

ہُن کیوں توں لکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 دلبر ہو کے دل وچ بولیں
 طرح طرح دیاں رنزاں کھولیں
 وحدت دے وچ لکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 بندہ بن کے احمد آیا
 رسولی رتبہ محمد پایا
 بن یوسف مصر وکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 دل نظر وچ نور الہی
 ظاہر باطن صورت ماہی
 ہر دم راضی رکھیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں

حمد و مناجات

سبحان اللہ بادشاہ	قدیمی	قلندر
بے عیب ہے لاشریک تو	ہادی میرا شفیق تو	
بے ساء تان نزیک تو	باریک بین باخبر	
بدون تیرا اک خدا	مخلوق دا خالق سدا	
مالک میرا صاحب سچا	دل نور کر نزل نظر	
تیری یاد ہے میری غذا	باقی بقا دیویں جزا	
منت ویکھ راضی بارضا	آکھاں شکر اللہ نشر	
سبحان اللہ بادشاہ	قدیمی	قلندر

کافی

دل مل گیا نال سجن دے
رت دندھے مرن جیون دے

داہ واہ عشق حادی دا گکڑا
پا پچ محبت کیتس گکڑا

سب عینر دا بھولا بھگڑا
پچ اپنے یار دیکھن دے

داتا دل پچ دلبر درشن
ہریا معلوم میرے بڑ تن

جیہا ظاہر تیا باطن
اکو اک ہے دونہیں بن دے

لگی سک جدید مزید شہیدے
کیتا حرص حواتوں برہوں بعیدے

آیا آواز السی ہو ہو پیدے
کیا کم دہچ لگن چھپن دے

سوہنا ساہ کولوں ہے نیڑے
رہیا دس دس اندر ویڑے

کے دین کفر دے جیڑے
دہچ وحدت حق آکھن دے

رہیا راضی دہچ جان جانی
کر ہجر فراق نوں فانی

لہقا اولہ الانسانی
چھڈ خیال وجود پاؤن دے

دل بل گیا نال سجن دے
سٹ دندھے مرن جیون دے

کافی

پر محبت دلڑی ہوئی
 بن دبرِ خیر نہ کوئی
 آیا وقت وصال پنہل دا
 مکا پنڈھ پہاڑاں تھل دا
 میرا محرم یار ازل دا
 جو آہا ملیوم سوئی
 کھولیا عشق نے دل دا تاگ اے
 ویکھیا وچ زمین افلاق اے
 سب آپ خداوند پاکے
 ایہو کلمے کل پیوئی
 ہو یا رحم دل رب رحمان اے
 وچ خیال خدائی دھیان اے
 سر وحدت حق سبحان اے
 راضی لامرکان رہیوئی

کافی

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں
کر وحدت دپج گداز مینوں

آیا نورِ نظر صفا سینے اندر
بلیا یار سچا ہمزاز مینوں

دل چاک درد ہجر جالے جان جگر
کیتا سوز برہوں ناساز مینوں

آکھاں سچ سخن ویکھاں رنج حسن
کرے کون ایو اعتراض مینوں

راضی با تقدیر کیتا رب فقیر
نت نیہنہ سکھایا نیاز مینوں

کافی

چھٹ پار گیوں سنج بر وچ
 سکھ آپ ستوں ونج گھر وچ
 رکھا عشق تو نس گئے سکھڑے
 لوں لوں لپٹ رہے دکھڑے
 پئے ازلوں میرے پکھڑے
 بالی برہوں باہ اندر وچ
 کوئی حال نہ میرا جانے
 سک سوز کہیتے ہڈ کانے
 لائے درداں دل وچ تھانے
 لگا ہجر داتیس اندر وچ
 تینوں ترلے پانواں ہڑے
 کہیتے قول خدا شل پاڑے
 اللہ پار سلامت چاڑھے
 کر نزل نور نظر وچ
 کہیتا فکر فراق فقیرے
 ہویا کانے وانگ میرے
 دے درشن دم اخیرے
 رل راضی رُوح فقر وچ
 چھٹ پار گیوں سنج بر وچ
 سکھ آپ ستوں ونج گھر وچ

کافی

چھڈ دُنیا چلنا اِج کل ہے
 اُتھے رہنا کوئی پل ہے
 ہرِیا زوٹ بگر وِچ جاری ہے
 کیتی مونڈ ہے عشق سواری ہے
 جند جان جانی توں واری ہے
 لگا کامل نہیں اصل ہے
 پئے دُکھ دے پھٹ پُرانے
 بن دلبر درد رنجانے
 نت رومے نین نمائے
 ہرِیا پاگل بیس دل ہے
 رب جاندا حال اندر دا
 نت سندا سوز بھر دا
 نہ جیندا نہ میں مردا
 کیتا سک سینے وِچ سل ہے
 راضی یار دی یاد بھلاویں نہ
 وِچ جنت دوزخ جاویں نہ
 ہو بقا فنا وِچ آویں نہ
 با عاشق مست ازل ہے
 چھڈ دُنیا چلنا اِج کل ہے
 اُتھے رہنا کوئی پل ہے

کافی

تینوں ویکھ سجن سک لندی ناہیں
اکھاں تھکدیاں دل رعبا نہیں
ربیا سوز جگر وچ تیں جانی دا
جئے برہوں لذت لاثانی دا
لگا روز ازل کل آج دا نہیں

آ درد فراق دا جوش گیا
چھڈ علم عقل نس ہوش گیا
ربیا شرم حیا کوئی لج دا نہیں

ہادی محمد شفیع جئے یاد مینوں
تیرا نور حسن ارشاد مینوں
بنا عشق بندا کے پیچ دا نہیں

کیتا فارغ عشق دو جہان کولوں
ہویا راضی رُوح رحمان کولوں
تیں یار سواہیں تان سجدا نہیں

کافی

دم جسم دل جان ہے
سرسبکس یار دا
اولا گوم بندہ کیتا
رہب عناصر چار دا
آپے عشق ظاہر کیتا
عاشق دچوں معشوق دا
ہر صفت موشوف مولا
پیرکار ہے انوار دا
احمد احمد نام دہرایا
معنوں پنہوں مابھی یار دا
لقب حلے علی آیا
مصطفیٰ سردار دا
جے آدم خدا نہ بندہ ایویں
پھرتوں میں دچوں سدا کیویں
طرح طرح جو بول دا
بولیاں مکھ ہزار دا
ہادی ملیا واقف حقیقی
انت نویں اسرار دا
وعدت اندر راضی پایا
آیا مزا دیدار دا

کافی

عش اولڑا دکھ دے میاں
لگا جان جگر دہج ٹھک دے میاں

ہر دم دلبر یار سخن دی
یاد سوا کوئی بات نہ وندی

ہے روز ایسا سک بکھ دے میاں
لگا جان جگر دہج ٹھک دے میاں

برہ بہادر زور کریندا
دہر نظر بھر تر مریندا

بیٹھا گھر بنا سینا مک دے میاں
لگا جان جگر دہج ٹھک دے میاں

مے محبت و مدت والی
دوئی فنا کر ہستی نکالی

دستم آب حیاتِ نمک دے میاں
لگا جان بگر دہجِ نمک دے میاں

الف اکھاں دہج یار نکایا
ب ۔ ت ۔ واہ ورق و بنجایا

سہر بار برہ دا چمک دے میاں
لگا جان بگر دہجِ نمک دے میاں

اگر جانی ددیں جہانی
دل دہج دیکھاں حق بسمانی

بادی نور حسن راضی کھ دے میاں
لگا جان بگر دہجِ نمک دے میاں



کافی

اساں مسکین نما نے ہینے
جو دم جینے
صدقے ساہ سخن توں بختنے

جو دم جینے
موت پیالا پیوں سوکھا
دع جُدائی جیوں ادکھا
ڈھک خون جگر دے پینے

جو دم جینے
دلبر خاطر لکھ لکھ مہینے
سو سو طعنے جگ دے سہنے
اک سک دوجا دکھ ٹینے

جو دم جینے
دع صفات دے ذات سمائی
جیویں پانی رنگ صفائی
اے او اکو اک اکھینے

جو دم جینے
عاشق ہو کے عشق کماون
سر سولی تے آپ چڑھاون
راضی یار نوں دیکھ رچینے

جو دم جینے

کافی

اے کو بھڑی کر منظور سائیں
رکھ حاضر دہج حضور سائیں

تیرے ملن کیتے میں جو گن ہوئیاں
سوز، بھر دہج رو گن ہوئیاں

دل درد بیکتا چت چور سائیں
اے کو بھڑی کر منظور سائیں

رو رو رہیاں سب صنم دہج
بیوس پیاں غم الم دہج

لگی تانگ وصل بھر پور سائیں
اے کو بھڑی کر منظور سائیں

نیں دجاری برہوں ماری
تیرے عشق نے کیتی محض نکاری

ہوئی نیست نمانی جھور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

میں مستانی جانی تیری ہاں
توڑے گندڑی مندڑی جھڑی ہاں

کر حال تے غور غفور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

بھنا تیرا شان اچیرا
اتنا منگا فضل ودھیرا

ہو راضی کفن دستور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں



کافی

یارِ ملیا ہو زوارِ
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

صُورتِ سبجن دی سَمائی سینے
ہن کیوں جانواں مکتے مدینے

دلِ وِج ہر دم کر دیدار
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

آیا کر کے وِلیس زُرانی
الانسانی سرِ بُسحانی

تاجِ لولاکی پا سردار
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

طرحِ طرح دیاں بولیاں بولے
آپے سمجھ سمجھایا ڈھولے

عشق کیتا سب حق اظہار
خلق کولوں ہویا دل بیزار

ذرے ہوندا حال فراقی
ذرے ہوندا نال ملاقی

درد برہ دی پڑھ اخبار
خلق کولوں ہویا دل بیزار

دارالفقر امن پور ملا
راضی فقر دا پھٹریا پلا

جہں دیچ دیکھیا سب اسرار
خلق کولوں ہویا دل بیزار



کافی

ایسے اکھیاں مارن تیر وے سبیاں

را بنجن یار دیاں

چت چٹندیاں نظر نشاناں

شکار دلیں دے کرن یگانہ

پھیر دیون یکبیر وے سبیاں

را بنجن یار دیاں

پورا کیتوئی سخن سچارا

اپنا بنختوئی عشق پیارا

نور حسن دل دھیر وے سبیاں

را بنجن یار دیاں

ہر کیہنہ ویلے کئی کئی گالیاں

بے خود تھیون وحدت والیاں

تو جانے یار بصیر وے سبیاں

سبیاں را بنجن یار دیاں

وصل دتوئی دقت نزع دے

آپے را بنجن وچ رضا دے

راضی کینائے ہیر وے سبیاں

را بنجن یار دیاں

ایسے اکھیاں مارن تیر وے سبیاں

را بنجن یار دیاں

کافی

میرا دل جان دا جانی	اللہ ہادی مدنی ہے
سب کو کچھ جاندا جانی	اصل ہر حال دا محرم
حسن پنا دیکھا دے پیا	سدا آدے تے ہائے پیا
خدا انسان دا جانی	اندہ ہر ہر سدا دے پیا
اے سرسری ہو بھائی	آیا دین راز رومانی
قلب دین تاندا جانی	یگانہ یار واحدانی
نظر دین فدا آیا ہے	سجن سینے سما یا ہے
محبت اندا جانی	عشق ظاہر دکھایا ہے
درازی عشق آکازی	اللہ محمد شیعہ راضی درازی
برو سوزاں دا جانی	انکہ دیندا ساز آدازی

اللہ ہادی مدنی ہے

میرا دل جان دا جانی

کافی

دھل پیارا توں دل جانی
 میرے خدا کا اگر ہوں
 نہیں کوئی میرا ابر
 اس اے دل تیرا ہے مگر
 توئی دیریں شہنشاہی
 تیرا ہوں یا ابھی
 دکھاں جہان غم گیری
 ہی مت یاد اک تیری
 دھلی مردم خدا ہو دیں
 ادی نہ پل خدا ہو دیں
 دھل پیارا توں دل جانی
 میرے سب دور دگیری
 ہر دے سب دور دگیری
 پھر اے روح حال فقیری
 کساں باجھوں سپا دلبر
 محض خاطر صنم گیری
 مسکن میں تھیں تینوں ماہی
 لگا ہے عشق اکیشری
 بحر فراق پہ میری
 سہن سورت بھل گیری
 کشا مشعل سدا ہو دیں
 میری کر یار دستگیری
 دھل پیارا توں دل جانی
 میرے سب دور دگیری

کافی

سجھ تیرے عشق کامل
مست محبت بنایا ہے

عاشق اپنا وفا دینے کر
حقیقی نہنہ لایا ہے

کیتم جند جان فترانی
بلی ہے رمز روحانی

بگر دل دا جو رت پانی
اکھاں رو رو سکایا ہے

سچی سک دینے کی توئی گھائل
میں ہاں بیخود تیرا مائل

سدا دیدار دے سائل
ایہو اک سوال پایا ہے

درد ہے حال حیرانی
بھلیا کل روپ جسمانی

میا محبوب بُسحانی
قرب قادر کمایا ہے

دتوئی احوال آدم دا
خلاصے خیال اعظم دا

لتھا خطرہ موت غم دا
تساں زندہ کرایا ہے

راضی ہو یار ہمدردی
تیرے درد ہی ہاں نت بردی

عطا ہوئی جواں مردی
فدا سر کر دکھایا ہے

کافی

درشن تیرا محض شفا ہے

دارو درد دلاؤ

باجھوں تیرے یار پیارا

ہو نہیں کچھ بھاندا

لوں لوں رگ رگ سینے اندر

تو ہی اندا جاندا

عشق شہباز گھن پنچے دپ

کھاندا مان بڈاندا

خیال دی صورت خیال بنانے

سو سوزنگ دماندا

جوڑ اکھاں من چھوڑ نہ جاویں

رودنا تے کر لاند

خاطر خاص تساڈے سائیں

پایئم ویس دکھاندا

ہوون تساڈا حق میرے دپ

ہو ہو آپ بلاندا

سوز برہوں دپ روز نمانا

راضی رُح ریکھاندا

کافی

دل میرے دِوچ دلبر سائیں
تیں بن کرئی ناپیں
دین کفر وچوں کدھ کراہاں
کینا عشق اگاہیں

سینا کیتھم یسج تساؤا
جوڑ اکھاں دِوچ جاہیں
ترس پوئی شل رحم فضل دیاں
کر نزل نور نگاہیں

پاگل پڑا عرضاں کر دا
غیب نہ دیکھ کڈاہیں
آپے اپنا منگڑا پالیں
دل توں مول نہ لایں

دیکھ رضا دِوچ اللہ راضی
جانی جیویں چاہیں

کافی

کر کر یاد تساوی سبھاں
 نت آون خیال نویں نویں
 میں تہاں پہن تیں میرے پہن
 کر دے حال نویں نویں
 کھستے زن تہاں جگایا
 لا عشق دے بال نویں نویں
 چھوٹے لاکوں ہجر فراقوں
 پئے کشال نویں نویں
 بن گئے ساتھی دکھڑے میرے
 دل دے نال نویں نویں
 تیں بن دلبر لحنہ برابر
 لنگھدے سال نویں نویں
 آہن سائیں سر میرے توں
 لاہ و بال نویں نویں
 راضی یار دکھا دیں صورت
 رب کرے وصال نویں نویں

کافی

عشق ہوش عقل سے مغلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 نہ دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہے گا
 ہڈ چم جسم دم نہ کچھ سنگ رہے گا
 سینے میں سمایا سخن خوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 اصل یار حقیقی ہے اللہ پیارا
 ہر حال میرے ساتھ جو کرتا ہے گزارا
 طالب کی طلب میں مطلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 راضی خیال محبت میں ہوا مست مداہی
 رہے سوز حیران کیا درد دواہی
 وحدت کے دریا میں عاشق ڈوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

کافی

و نفخت فیہ مردح
 ساء معلوم راز کر
 وحدت خدا دی دے وچ ہو گم
 خیال و دم گداز کر
 قادر کل شیء محیط،
 وچ سفید سیاه دید کر
 لطیف دیکھ باطن پدید
 دل خودی سے باز کر
 مُرشد جمال بخشا اے حال
 حق سے حق آواز کر
 جسم فنا کو چھوڑ کے
 شہباز ہو پرواز کر
 اللہ اندر باہر گویم
 قرب کرم دراز کر
 سچے محمد شفیع مولا
 راضی سرفراز کر

کافی

عشقِ دقِ تبکیر
میں کھٹی جند کدی رہیاں

عشق دے کیتے بن رہیو سے
رُب را بھن میں ہیر

کدی وصالی کدی فراقی
درد کیتا دلگیر

نہیں نرالا یار دا لکڑا
جان جگر وچ تیر

اللہ ہادی اپنا کیتا
عشق خیال ضمیر

بیرنگی دا رنگ ہے راضی
رہنا حال فقیر

کافی

آئے پیارے سجن مورے
 مینخانے مولا مہربانے
 دیکھے دل میں دو عالم
 کے سرتاج دو
 جب عشق عاشق کو مشہور کرے
 تب دنیا سے اُسے دور کرے
 جیسے مجنوں مستانے دیوانے
 مولا مہربانے

میری آگ عشق میں جان جلے
 پھر یار سچا کر دھیان ملے
 دیتا بھر بھر پیا پیمانے
 مولا مہربانے
 رب راضی رضا میں خاص کرے
 سب پوری اللہ آس کرے
 بقا باللہ رہوں بس یگانے
 مولا مہربانے

کافی

نہیں نہیں کوئی نہیں نہیں
دیکھیا نہیں وچ ہیں خدا

جوئی دیکھے سوئی آکھے
یار نہیں اک دم جدا

بس خودی ہے بھید باطنی
بان ہیں ہر خیال میں

اُہو اد اُہو حیدر
بتا باشہ حق سدا

غیر اللہ ناہیں ذرا
اندر وحدت لطافت ہے

راز راضی رُوح پایا
ہو حقیقی سُن ندا

کافی

دس کوئی ڈھول ریجھاؤن دا
 ہادی اپنا آپ دکھاؤن دا
 تیرا نام کریمی ذات رحیمی
 ہر حال سدا بجپال قدیمی
 بُحان کمال علیم حکیمی
 توں ہے صاحب صبر کھاؤن دا
 سب صفت شنا کر مار گئے
 کر عاجز میں نوں مار گئے
 لے نام تیرا لنگھ پار تھئے
 پڑھ کلمہ قرب کماؤن دا
 بیشک واحد لا شریک غفارا
 با نصیب رفیق مزید سہارا
 حمد حمید عجیب نظارا
 لاہ اولہ آون جاؤن دا
 میرا عشق سچا ایمان بھی تو ہے
 ہر درد دوا درمان بھی تو ہے
 حق پاک خدا رحمان بھی تو ہے
 راضی رب رضا و پچ پاؤن دا

کافی

ہر دقت تساڈی تانگہ سجن
 لگی چن پکور دی دانگ سجن
 رخ زُر صفا تیں ماہی دا
 ہے جلوہ پاک الہی دا
 دے بخش جمال جو چاہی دا
 سک سوز برہوں دی سانگ سجن
 حمدیاں عشق ہو یا دکھ بھائی
 رہی جان جسم دی سُرَت نہ کائی
 پھر لذت درد پریم دی آئی
 سُن نام تیرے دی بانگ سجن
 اکھ الست پڑھائیاں نعتاں
 قالو بی دیاں ہوئیاں باتاں
 ہن تیں بیرنگ وچوں دن راتاں
 نظرے فوج حسن دی چھلانگ سجن
 عاشق تیرا درشن پا کے
 راضی ہو یا رُوح رلا کے
 نال اساڈے نیمڑا لا کے
 نت نین لڑن ہونا نگ سجن

کافی

سب نور عجائب اکھیاں نے
 اک نال بناندے لگ رہیاں
 کئی صاف دسیندیاں ستیاں نے
 کئی رنگ گلابی رتیاں نے
 بن فوج حسن چڑھ آؤندیاں نے
 ہر طرفوں تیر چلاؤندیاں نے
 لاینین سجن نت نال رہیا
 راضی گم سوہنے وچ خیال رہیا
 رب دیکھن خاطر رکھیاں نے
 اک دیکھن اللہ سکھیاں نے
 کئی بلدیاں وانگوں بتیاں نے
 جہاں عشق دیاں لذتاں چھپیاں نے
 نت رمزے عمرے لاؤندیاں نے
 یکھاں تیز تلواروں تکھیاں نے
 کر کافی قرب کمال رہیا
 دل دیداں یار دیاں تکیاں نے
 سب نور عجائب اکھیاں نے
 رب دیکھن خاطر رکھیاں نے

کافی

تیرا ہر دم دل و پُچ خیال رہیا
 ہر صورت عشق دکھال رہیا
 تیرے عشق دی اُلٹ ہے چال
 سجن۔ سر جان یا دل مال سجن
 کیتا آپ وچے پیمال سجن
 میں جانا بار سنبھال رہیا
 اس محبت دے میدان اندر
 نہیں موت جیاتی خوف خطر
 سک درد برہ ساڈے سوز جگر
 جل ماس گیا ہڈ بال رہیا
 اے سرسہ سمجھ تیں جانی دا
 لٹھا غم وہم بُت فانی دا
 ہُن کم نہیں شربانی دا
 وچ وحدت یار وصال رہیا
 جو توں چاہیں سو نہیں کردا
 آکھن سچ ایہو ہے مہر دا
 دیکھیا خالق رب ہے فاعل ہر دا
 تائیں کل نوں پال رہیا

واہ وحدت دا ہے شان عجب
کیا بن آیا انسان عجب

کیتا پنہن نشر نشان عجب
رہا سرخ سفیدی لال رہیا

سب ناسوت اُتے ملکوت ڈھٹم
جاہ جبروت جگہ لاہوت ڈھٹم

ہر ذرے وچ مشہود ڈھٹم
سب صاحب نور جمال رہیا

راضی وکھیں حق سبحانی
دلبر پیارا نور نورانی

اندر باہر عین عیانی
دم الاہو رحوال رہیا

تیرا ہوں دل وچ خیال رہیا
ہر صورت عشق و کمال رہیا



کافی

جیہہ نوں عشق دی چوٹ لگی نہیں

او عاشق دی حالت کی جانے

جس ہادی حق دا پھڑیا نہیں

او وحدت ہدایت کی جانے

ہے ظالم غونی عشق قصائی

چڑھ سینے عاشق دے چھری چلائی

جس کربل دے وچ شہادت پائی

او باجھ سخاوت کی جانے

جو کوئی سردا سودا کر دا

اوہنوں ہر جا ہر دم حق نظر دا

جنہاں نوں ملیا محرم راز اندر دا

او ناز نزاکت کی جانے

جس عاشق نام دہرایا اے

اُس بار برہوں دا بچایا ہے

جس اپنا وجود و بچایا اے

او درد ہلاکت کی جانے

کافی

دلا دلا عشق پر حلقی تمام مینوں
کر وحدت بین گمراہ مینوں

آیا نور نظر صفا سینے آمد
عیانیا یار سنا ہیرا مینوں

دل چاک درد بھر جائے جان بگر
کیتا سوز برہوں اساز مینوں

آکھیں سج سخن دیکھاں لہج حسن
کرے کن ایسا امتراض مینوں

راضی بالتقدیر کیتا رب فقیر
نت نہنہ سکھایا نیاز مینوں

کافی

کر آپ تے مشاق وے
 ڈاڈھا دتوئی فراق وے
 سک پیار دی ہیراک وے
 دل سخت ہے غمناک وے
 اول پوئی شل کو رحم
 اکھیاں تے چم رکھاں قدم
 نہیں بن صنم اے حال ہم
 بے ہوش پیئی چو طاق وے
 بدلے چا رب تقدیر نوں
 اکھاں پیر، سچے دستگیر، نوں
 رانجھا ملا ہُن ہیر نوں
 جہناں دی اہم اطلاق وے
 سب تعریف ہے تیں یار دی
 کل نوں سدا پالن ہار دی
 یں ہاں بھکھی دیدار دی
 راضی دکھا مکھ پاک وے
 کر آپ تے مشاق وے
 ڈاڈھا دتوئی فراق وے

کافی

اللہ دا ادلا ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا

الف میم مولا علی عین ہویا
اسختے آ زبانی کرے کون گویا

بابل نہ جانن وے دتج ڈھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پاؤن
سجن دیکھ صادق انا الحق الادون

رہبر روحانی عجب راز کھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

لا الہ ہو کے فقیراں نے کہنا
الا اللہ باقی بے تادار رہنا

کافی

بن عشق ہے جو زندگی
وہ زندگی درکار نہیں
وصال اللہ کے سوا
نماز روزہ کار نہیں

رُوح نے جب سے سنا
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
یاد ہے بھولا مجھے
قَالُوا بَلٰی اقرار نہیں

برہ کے بیمار کی
اے طبیب تجھ کو کیا خبر
مریض عشق کی دوا
بن دیدار یار نہیں

موتا ہوں نہ جیتا ہوں
پڑا عشق کی آگ میں
سوز والوں کو ہلا
صبر کبھی قرار نہیں

محبت میں مدہوش کو
کرتے ملامت لوگ یہیں
بیدرد بندے جیسا
کوئی ستم گار نہیں

نہ یہ جہاں نہ وہ جہاں
ہے ملک میرا لامکاں
ہر جا حاضر بیزنگ ہے
راضی مگر اظہار نہیں



کافی

کہتے کیوں کہتے کیوں
 خدا سارا نظارہ ہے
 تماشا یار کرتا ہے
 گھڑی پل کا گزارا ہے
 کہتے مرغ خیال مکہ بھری
 کہتے خوشحال کہتے قہری
 اِنَّا هُوَ کا اشارہ ہے

بزرگ رنگی صورت سازی
 کہتے باہمن کہتے قاضی
 کہتے خوئی کنارہ ہے
 کہتے چالاں چلے موراں
 کہتے دانگوں پٹنگ ڈوراں
 ہادی ہر جا نیارا ہے

کہتے عیسیٰ کہتے ادریس
 کہتے سلیمان کہتے بلقیس
 کہتے سولی حق پکارا ہے

کون یہ بولیاں بول رہا ہے
 اللہ آدم آپ کہا ہے
 سب صاحب ذات پیارا ہے

بے خودی بیگمیر ہے
 یہ عشق کا تاثیر ہے
 سر وحدت و پر و سارا ہے

ظاہر باطن اللہ راضی
 راہ فقیری نیاز ایازی
 آپ حجاب اُتارا ہے



کافی

بن دیوں دسدا یار پیارا
انہاں اکھاں نوں کی اکھاں میں

خیال اندر دل جوئی آوے
سوئی نظا ہر دیکھاں میں

درد و خلیفے قرآن کتاباں

پڑھ پڑھ ہویم مست دیوانہ
جاگ پڑھائیاں باکھاں میں

بن دیکھن دے یاری لائی
ہستی وہم دوئی دنجائی

اک ہو اک حق راکھاں میں
رُوپ رنگی دا بیرنگ پایا

اندر باہر آپ — سمایا
نور نظر دا چاکھاں میں

لا تھا سردا سانگا عاشق

ذات ظہور اکتا لا شک

راضی سجن نوں ساکھاں میں

بن دیوں دسدا یار پیارا

کافی

ماہی ملن دا دے کر دلاسا
سک وچ رکھیوئی اے دل پیاسا

کھاناں ہجریاں تین باجھ ماراں
در در دے دھکڑے دھکڑے ہزاراں

کر ترس آپے لے یار ساراں
نت ہے وصل دی متمانہی آسا

لگڑا ازل دا نیہڑا نبھیاں
چم پیر قدمانہی سرخاک پیساں

ہو ساہ صدقے روحڑا رلیاں
رہاں ہمیشہ خدام خلاصا

آ وڑھیا اندر برہمہوں مریدا
جسم جو کر کے نل بیٹھا بیلا

کھاماس کیتس پڈاں نوں ویلا
رج رج کے گجدا ہے مرد خاصا

تیں بن رانجن مردی نہ جیندی
سب کا سہیلی مہنے مریندی

طعنے ملامت سرتے جو سہندی
لوکاں ٹوکاں لوکاں دا ہاسا

لا یار یاری چھوڑیں نہ کلہڑا
پا دام دل نوں زلفاں دا چھلڑا

رکھ وچ حضوری ہر دم سولڑا
کر دیکھ سجنا نت نال واسا

کر قرب سازی ہو اللہ راضی
عاجز ماں تیرا ہر دم علازی

دے درد اپنا عشق دراڑی
پا جہات کیتوئی جیہڑا اداسا

ماہی ملن دا دے کر دلاسا
سک وچ رکھیوئی اے دل پیاسا

کافی

آیا لنگھ رانجن میرے دیچ دیہڑے
 سجن ساہ کولوں دیکھیا میر نیڑے
 کتے تخت ہزارہ کتے جھنگ سیالیں
 عشق نے سکھائیاں الٹ اور چالیں
 سارے سرچاک توں سٹاں وار کھیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دیچ دیہڑے
 یس ہاں ازل دی رانجن دی گولی
 جس دے الستی پے گئی نہیں جھولی
 ہن قاضی لائے کیوں ساڈے نال جیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دیچ دیہڑے
 راوی دے کنارے مارے ماہی نعرے
 پھیرد ہو کے بیلے بھیں یار چارے
 چوری کٹ کھوانواں راضی رل کے پیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دیچ دیہڑے

کافی

کیسا عشق میرے دل وچ ٹکانا
 جھٹوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 پہلے پیار دے کے جنت وچ بہایا
 ابلیس دا اساں کی کجھ گنوا یا
 رب دے ارادے کھوایا جو دانا
 جھٹوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 دیسوں پردیسی مسافر کیتو نے
 جوگی کر جگ وچ برہما دتو نے
 گھڑی پل اتھائیں آخر چھڈ سدھانا
 جھٹوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 عرشوں آفرش تے عبدھو کہا دے
 راضی رُوح نہ مردا سری سر سنا دے
 بنیا بُت مٹی دا مٹی وچ سمانا
 جھٹوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

کافی

اللہ دا ادلا ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا

الف میم مولا علی عین ہویا
اسختے آ زبانی کرے کون گویا

بابل نہ جانن وے دتج ڈھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پادن
سجن دیکھ صادق انا الحق الادن

رہبر روحانی عجب راز کھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

لا الہ ہو کے فقیراں نے کہنا
الا اللہ باقی بے تادار رہنا

معنی سمجھ کھے دی کڈھن غیر بھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

راضی خوب وحدت دے وچ ہو غواضی
سُنی صاف ہو ہو ہر دم حواسی

ایہو حال لے آیا فقیراں دا ٹولا
اللہ دا اولہ ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا



کافی

اللہ پاک توں ہے مددگار میرا
 سچا رب قدیمی قرب دار میرا
 قائم کل دا قادر پالناں پیارا
 اُتھے اُتھے ہر دم تیرا ہے سہارا
 محبت والا مولا سجن یار میرا
 دوئیں جہانیں اکو توں ہے جانی
 حقیقی ہمیشہ نظر نور دانی
 رحمت دا دریا بے کنار میرا
 اصل چا اُٹھاویں پردہ میم والا
 عشق وچ دکھاویں جلوہ عین اعلیٰ
 راضی رُوح دل نت کرن مار میرا

کافی

سدا سائیں اپنا کرم کر دکھالیں
 میں تے مہر دیاں دیداں یار بجالیں
 بھلا دس تہینوں کیوں کر میں بھاداں
 توں سوہنا سب کولوں میں کو بھی کماواں
 کلی دا مالک آپے جنگ پالیں
 ہوئیاں بیراگن برہوں دی ماری
 رکھیوئی رنج کھالا کے نال یاری
 ہمراز مادی میرا حال خیالی
 بیٹھی درتے منگدی لے لے کے نام تیرا
 راضی قبول ہووے مقصد تمام میرا
 صاحب سنوار مینوں رحمت دے دتج سنبھال

کافی

ماڈا حال ہر دم خدا خوب جانے
 درد دل دیوانے کیتے نہینہ نماے
 نذر عشق مرلا کھاندا ماس تن دا
 توڑے جوڑاں ہمتھڑے نہیں منت من دا
 کر دا کئی ہزاریں حیران سیانے
 طرفوں یار آئے دکھڑے سوغاتاں
 نت یاد کراون بچناں دی باآں
 منگاں دُعا ہمیشہ صاحب شل بچانے
 اصل عشق کر لوں مٹاں قاضی ڈر دے
 پڑھ پڑھ کتاباں بڑے مسئلے کر دے
 برہوں دے نیڑے نہیں مول جانے
 جہاں جان کیتی رب دے حوالے
 تنہاں پر پیتے عشق دے پیالے
 راضی و قح محبت سدا موج مانے

کافی

دیندا عشق اصل کوئی چین نہیں پل
 سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل
 نہ ماہنی بل دا نہ موت آوندی
 جھے دکھ پاؤن جانندی نہ میں نہینہ لاوندی
 بنا یار دے وصل جاوے جند نہ نکل
 آئی سر سختی ہو یا سول ساختی
 سجن آپ آج تاہیں پائی دل نہ جھاتی
 اگ برہوں وچ دل گئی بانہن پچ بل
 ڈھونڈھاں جنگل جبل رلاں روہ راوے
 نہ مرن دا مینوں خوف آوے
 کلھے چھڈ گیا پنھل پئی جلاں وچ تھل
 یاد یار یار کر میں ناں مر ویساں
 وچ قبر حشر ایویں اٹھ اکھیاں
 آویں سائیں لادیں گل راضی روح نال رل

کافی

عشق پیارا تینوں ہے کس نے جمایا
 کیسی ذات تیری کہتوں توں جو آیا
 نہ کافر نہ مومن نہ قاضی کھاویں
 نہ ملاں نہ باہمن نہ گربے نوں جاویں
 بھلا دس کے کوئی تیرا انت پایا
 کئی دانا دیوانے حیران کہتے
 کئی مار عاشق بے جان کہتے
 ناطق سر نیزے پر قرآن سنایا
 طرح طرح دے کئی رہگ دکھاویں
 لا نین نیمٹرا نبھاوون سکھاویں
 حسن نال سارا توں طلسم چلایا
 کتھے قطب عالم کتھے توں قلندر
 خبر پئی ادھیں نوں رہیں جس دے اندر
 توہی خیال راضی ہو دل وچ سمایا

کافی

وچھوڑا دتوئی لا کے یار یاری
 سکتیں سجن دی پل نہ چین دیندی
 تیرا عشق کامل لگا روز ازی
 فنا کر توں سردا صدقہ محمد
 بدکار توڑے کیمینی ہاں کو بھی
 سہاں سول صدے ہجر سوز سینے
 بیوس بے راگن راضی ویکھ سائیں
 وحدت وصل وچ سدا کرتاری

کافی

سجن یار تینوں دس کیویں ریکھاواں
 پلڑا پاواں گل زاری کر مناواں
 اندر باہر توں ہے ہر شے تے حاضر
 رکھتے ہوڑ ڈھونڈھن میں دلبر لوں جاواں
 مَسْمِیْعُ عِلْمِی لَطِیْفُ خَبِیْرِ
 ہن حال کیا میں دل دا سناواں
 آپے کر عنایت محبت وصالوں
 پی کے جام وحدت تیرا قرب پاواں
 کافر مومن سب کرن تیری پوجا
 نہیں بھی تیرا سگ سدا میں کہاواں
 مٹلاں میناں باہمن روچ مڑھیاں
 نمازاں پڑھاں یاد نہاں دے تے پاواں
 الفقیر دیکھیں درویش راضی
 پنجتن دے دتھ ہو تیرا گن پیا گداں

کافی

کینتوئی مست پلا ساقی بھر بھر کے پیالے
 دتوئی پیار دکھا یار نوری نین زالے
 اے سردھر کے تیرے درتے پہلے مر کے ہے جیوں
 کچھے موت نہیں خوف نہ غمگین ہے تھیوں
 ہر دم حال ہو حق نال رہیا خیال وصالے
 ضح شام تیرا نام اکو یاد ہے جانی
 منظر ذات و حق صفات ملیا قرب حقانی
 چڑھیا چاہ کیتم ساہ اے جند جان حوالے
 کیا شوق لگوئی ذوق بشر بھیت بنایا ای
 اسم آپ جسم جوڑ رہبر روح رولایا ای
 راضی روپ تیرا خوب حسن عشق کمالے

کافی

یاد تیری یاد و پرت تن من تمام ہے
میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے
سک سک سترے دکھ دکھ بڑے
گی اگ عشق دی کھسی نہ چھوڑے

سب سے سک تاں تیری صبح تے شام ہے

باجھوں تیرے ماہی کون ہے میرا
مہر نظر دا ماہی پاہن پھیرا

در دی بردی سمجھ غلام ہے

منہ ترا لاکے دلبر ڈھولا

مال راضی رکھنا کیسا ادلا

کراں تینوں دیکھ سائیں سجد اسلام ہے

کافی

عشق ہر شے قتل سے محبوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہے گا
 ہر نعم جسم دم نہ کچھ سنگ رہے گا
 سینے میں سایا سمن خوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 اصل یار حقیقتی ہے اللہ پیارا
 ہر حال میرے ساتھ جو کرتا ہے گزرا
 طالب کی طلب میں مطلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 راضی خیال محبت میں براست مدامی
 رہے سوز حیران کیا درد دوامی
 وحدت کے دریا میں عاشق ڈوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

کافی

دل میں ہر دم یار پہنچے کی
قربت خلوت راحت ہے

پرت پرت سیرت دانا
نت صوت سخن کی یافت ہے

دل محل میں سارا جسمی
اند برے ہو ہو اسی

بیزنگ رنگی قسموں قسمی
ہر کہن روپ سہاوت ہے

اپنی صورت آپ دکھاوت
انا احمد آپ کہاوت

بتی میسم محمد چاہت
کلمہ پاک پڑھاوت ہے

کہیں گورو گوہند لچھمن رام
کہیں کُفر کہیں اسلام

کہیں حسن حسین امام
شرف شہادت پاوت ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ ہر جا حالی
فِي أَنْفُسَكُمْ خاص خیالی

راضی رہتا رُوح وصالی
نَحْنُ أَقْرَبَ سلامت ہے



کافی

آہن سوہنا یار
زلِ مل ہوواں باغ بہاراں

رو رو رہیاں زار
تس پوئی شل سن پکاراں

مالک میرا توں سرتا ہے
میں کج تیری توں رکھ لا ہے

اللہ کافی محمد شافی
گناہ معافی ! ! ! !

بخشیں بخشن ہار
بے حد میرے عیب ہزاراں

وحدت والا جام پلائیں
عاشق اپنا چاگل لاویں

بکیتا گھائل برہوں مائل
نیں دیچ مائل

حسن دا سردار !!!
اک پل دل توں نہ دساراں

دل تے ددڑے عشق دا گھوڑا
درد ہجر کر دُور دھچھوڑا

قرب کمال سک سلامت
عین عنایت !!!

نیہنہ لگا نروار
سر سجن توں تن من واراں

آہن تساں دیچ لکھ اُمیداں
دیداں ملا کے ہودن عیداں

اندر چھاتی اسم ذاتی
حق حیاتی !!!

دیکھ ایہو اسرار
خیال راضی رُوح ساہ سنواراں

کافی

تیرا جلوہ ہے ہر جان میں
تیرے حسن پہ شیدا جہاں ہے

دیکھی عجب اعلیٰ اعظم
شہان تیری شان ہے

کوئی اک نہیں عاشق تیرا
لکھاں ہوئے تجھ پر فدا

تیرے عشق میں سب کچھ ختم
میرا دین دل ایمان ہے

سب کا تو ہی مقصود ہے
میرا محض محبوب ہے

تو بولتا مجھ میں عیاں
تجھ سے بنا انسان ہے

ہوتا رہے دردِ جگر
رہوں مست تیری یاد میں

میرے حق میں تو جو چاہتا
سو مانگتا دربان ہے

ہو با یقیں دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہی نظر

اندر باہر موجود حق
رہا لامکانی دھیان ہے

کیا غُوب ہے صورتِ سخن
ذاتی سمائی خیال میں

وحدت لطافتِ بل گئی
راضی ہوا رحمان ہے

کافی

میرا سادہ سر دل جان تو
میری زبان تو گفٹا رہے
ہر حال خلوت خیال میں
میری دید تو دیدار ہے

میرے جسم اسم صفات میں
تیری سمائی ذات ہے
سب صورت سخن اثبات تو
وچ سوتھ سمجھ دیچار ہے

میرا عشق حسن سنگھار تو
میرا رُوح محبت پیار ہے
رگ رگ اسی راز میں
میرا تو حقیقی یار ہے

معلوم ہوا جو بولتا
تو ہی میرے اندر عیاں
زاہد کہیں عابد ہوا
مست کہیں مینہار ہے

آدم نے کہا لا الہ
 تو نے کہا سفی اللہ
 ظاہر باطن ہو حق بقا
 مادی میرا فردار ہے

میرا نور مظہر مادام تو
 بنے درد فراق وصال میں
 میری عزت الہی شان تو
 راضی تیرا اسرار ہے



کافی

اے دل تیرا سچا سچن اللہ سوا کوئی نہیں
جس نے کیا پیدا جہاں تجھ سے جدا کوئی نہیں

آیا نظر قرآن میں نَحْنُ اقْرَبُ انسان میں
مالک ملک ہے اک خدا دو جا بقا کوئی نہیں

یوں حق سمجھ ہوتا ہے سو جو چاہتا کرتا ہے وہ
بے خود ہو رہ مسکین تو ایسا مزا کوئی نہیں

ہر دم شکر کر صبر رب راضی ہو دے گا اجر
دیکھا ہے ایسا با وفا جو دوسرا کوئی نہیں



کافی

دم جسم دل جان ہے
سر سجن یار دا
ادلا آدم چولا کیتا
رنگ عناصر چار دا
آپے عشق ظاہر کیتا
عاشق وچوں معشوق دا
ہر صفت موصوف مولا
چمکار ہے انوار دا
احمد احمد نام دہرایا
مجنوں پنہوں ماہی یار دا
لقب صلے علی آیا
مصطفیٰ سردار دا
جے آدم خدا نہ بندہ ایویں
پھرتوں یں وچوں سدا کیویں
طرح طرح جو بول دا
بولیاں لکھ ہزار دا
مادی ملیا واقف حقیقی
نت نویں اسرار دا
وحدت اندر راضی پایا
آیا مزا دیدار دا

نعت شریف

بن پھیری دار فقیر منگاں
در داتا دے خیرات ملے
کراں طواف تساڈا سائیں
سخی سخاوت ذات ملے

سرتاج یسین دے سرے گاواں
نال درود سلام پہنچاواں
دیکھن باجھوں کیوہیں جیواں
وصل معراج دی رات ملے

توں حسن حسینی جانی پیارا
علی عثمانی جگر پارا
قطب ربانی قادر قرارا
ہو ظاہر صورت ذات ملے

میرے دُور کرو سب ظلم ظلمد
طفیلے سچے شفیع محمد
صدقہ علی اللہ صمد
نت عشق لذت جذبات ملے

رَب رحمت دا خاص خزانہ
سب تساڈے ہتھ سمیانہ
راضی ہو کے پر پلانا
پیالہ وحدت پاک ملے

نعت شریف

گنج بخش کتنا ہے فیض سخا
 ملیا عشق سچا اللہ دا
 داتا دان دتا ہے دیدار مینوں
 سر وحدت خوب خمار مینوں
 لگا یار سجن دا پیار مینوں
 مٹھا ہر دم نور نگاہ دا
 آیا یار آدم دے اولے وچ
 بیٹھا آپ بولے اس چولے وچ
 الفقیر فقیر سی ٹولے وچ
 ہو یا سیر سارا سر ساه دا
 ایہں حیرت دے وچ حیران ہاں میں
 ہونندیاں نحن اقرب مستان ہاں میں
 وچ جل الوریہ غلطان ہاں میں
 راضی راز رہیا بے پرواہ دا

کافی

دلبر تیرے دیدار تے راضی مستانا ہو گیا
 دارالفقر امن پور جنت آستانا ہو گیا
 ہوں تیرا سچ سچن دل نظر دے وچ سچن
 لوں لوں رگ رگ رچ سچن یار یگانا ہو گیا
 واہ واہ جانی جادو کیتوئی وچ پیار قرب قابو کیتوئی
 اپنا فقیر سادھو کیتوئی شکر گزارا ہو گیا
 فیض فاروقی ہو یا مگر عشق تیرے کیتا اثر
 دیکھ حسن نور می نشر سر ندرائے ہو گیا

دلبر تیرے دیدار تے

راضی مستانا ہو گیا

مناقب

یا غوث الاعظم اعلیٰ شان
اس عاجز ادھین تے دھر دھیان

سُن فریاد خدا را ہو قریب
آ درس وصل دے عین عجیب

کر بے نصیب دے نیک نصیب
ہو دے حل مشکل کل آسان

طالب تیرا عزیز کہاواں
باجھ تیرے دس کس دُر جاواں

محی الدین ہوندیاں کیوں غم کھاواں
پھڑ پیر میراں محبوب سُبْحان

اے دِل ہویا گھائل میرا
آہن پا فضل دا پھیرا

نام مرید پکارے تیرا
عبد القادر شاہ جیلان

تسیں مُردے زندہ کر دے
جن ملائک تیں تھیں ڈر دے

لکھاں رہندے دردے بردے
بین عنلام دوہیں جہان

ایسی کر توں دستگیری
رہے حشر تک فیض فقیری

حال بقا وِچ رُوح اخیری
راضی ویکھاں رب رحمان



کافی

جے توں ہوویں رب دا یار
بیس مرن توں پہلے مار

عشق اللہ دا بھیت نرالا
نہیں زبانی آکھن والا

جھن سر آیا کرے نہ ٹالا
کئی غونی کیتے خون ہزار

عاشق مرن توں مول نہ ڈر دے
ہردم قدم اگیرے دھر دے

کم عشق دا پورا کر دے
رہندے مست اٹل بے اختیار

اپنی صورت آپ سنجائیں
روحی راز رموز پھپھانی

جیویں شکل برت ہے اصل پانی
عیز دیکھن توں ہو بیزار

فانی سمجھ جسم دا
ہر جاہ دیکھیں مرشد مولا

وسہ ادل دتھ دلبر ڈھولا
ہور باجھ سجن سب والی دسار

درد دکھاں تے راضی رہنا
میر شکر وچ کچھ نہ کہنا

یار دے طرفوں سختیاں سہنا
چاہ برہوں دا سرتے بار

جے توں ہوویں رب دا یار
نہیں مرن توں پہلے مار

کافی

اگ عشق دا تاب تکھیرا
دل بگر پیا جے میرا
دلبر باجھوں دم نہ آوے
دور جاناں تاں غم نہ جاوے

چڑھیا سورج تے سب ڈاٹے
دکھ عذاب اندھیرا
تن اندر دپج دکھا دھواں
دیکھ ملیوے عشق اگوہاں

راہ ایہں دا اصل سونہاں
درد قرب ہے برہوں ودھیرا
راضی سخن دی انوکھی ریتے
ہر کوئی مارے کوئی نہ جیتے

پوری یار نے کیتی پریتے
بدھ نہہنہ دا گانا سہرا
اگ عشق دا تاب تکھیرا
دل بگر پیا جے میرا

کافی

مرن تو پہلے مر ضرور ہر جاہ و کھیں عین حضور
 تیغ برہ دی جھل جفا وچ تائیں بلسی یار وفا وچ
 واصل ہو یا نور صفا وچ چڑھ سولی تے ہو منصور
 خودی والی کڈھ توں خامی دل وچ پاویں ہم کلامی
 کل شیئی محیط مدامی ذرا نہ جانیں دلبر دور
 قتل کرن ہے کم عشق دا تن من وچ ہے دم عشق دا
 درد ہتھیارے غم عشق دا عاشق مرد ہوویں مشہور
 آپ سبجانیں شک نہ آئیں صورت سجن دی صاف سبجانیں

نال لطافت جیویں پانی
 راضی وحدت وچ مشکور



کافی

ذکر اللہ دا نورِ نزول
 آپ کو لوں جد ہوویں فانی
 ہر جا نظرے ذاتِ حقانی
 لا الہ سبجہ صفاتی
 جاییں پائی اندر جہاتی
 مرشد مینوں سر سمجھایا
 ظاہر باطن اکو پایا
 کتھے مومن کتھے کافر
 کتھے یونس کتھے صابر
 کتھے احمد علی حیدر
 راضی ہویا رب رسول

کافی

میں گمراہ آیا ڈھولا یار
 عام کوٹوں کر اولاد یار
 یار سکھایا راز ربوبی
 شفیعِ محمد کشفِ قلوبی
 ذاتِ الف دی مکھ محبوبی
 میم دا پایا چولا یار
 مرشدِ ہادی سر سمجھایا
 وحدتِ اندر دلبر پایا
 کلمہ حق دا عشق پڑھایا
 بھیتِ تحقیقی کھولا یار
 میں وچ ماہی لائی جھو کے
 عام نہ جانن جاہل لو کے
 دل دے اندر حائل ہو کے
 سب مرکایا رولا یار
 عاشق رہنا ہو نانا
 باجھ سجن دے کچھ نہ جانا
 جدھر آکھے اُدھر جانا
 ہر دم راضی مولا یار

کافی

نہ کچھ ہاں میں نہ کچھ کر دا
نہ دس میرے وچ کچھ نظر دا
اندر باہر واحد رہتے
باقی بھل گیاں باتاں بے
ہر کہنہ صورت دلبر بھے
جیویں تصویر نظارہ مصوّر دا
درد برہوں نے کیتا نکماں
اندر عشق بیٹھا کر جہاں
پٹ پٹ کھاندا ماس لقمیاں
پیا پیندا خون جگر دا
ہو مسکین فقیر نماں
ظاہر باطن اللہ جانا
ہوسی جو صاحب نوں بھانا
تابع جگ ہے کل امر دا
عاشق چڑھ سولی تے مل دے
مرن کولوں جو مول نہ ٹل دے
راضی یار دا بھیت نہ سل دے
پیالہ پیندے بھر زہر دا

کافی

اپنے وچ دیکھیے یار	اللہ اک رکھیے یار
محبت رب دی مست بنایا	چوہیں طبقیں توں سمایا
اپنے وچ دیکھیے یار	عین الحق ایکھیے یار
خودی تکبر شان جھیندا	بیس وچ میرا ماہی رہندا
وحدت نال لکھیے یار	اے سرسارا ہے اہیندا
اسم ذات صفات فقیرے	عشق الہی دامن گیرے
الہو لکھیے یار	سینے اندر ساہ سدھیرے
عاشقاں دے سانجھن والا	سوز برہ دا بھید زالا

راضی جنھن وچ سب توں اعلیٰ

جگر کباب پکھیے یار

اپنے وچ دیکھیے یار

کافی

اے تال کون اکھیندا
 بجے بی صورت لہدا دلبر
 ہے ہمیشہ ہر جا حاضر
 صورت مورت مولا سادر
 ہے سب آپ جلیل جباری
 سبحان لطیفی نور نظاری
 ہمیں توں والی رمز رلائی
 کر منصور انا الحق والی
 پتلے نوں پاتند نچاوے
 آپے گاوے آپ بجاوے
 راک سریل ساز سناوے
 راضی خیال لڑیندا
 ہر اک میرا حکم منیندا
 پھر بندہ کون بنیندا
 ظاہر باطن اول آخر
 مقصد اک جنیندا
 کتھے تھاری کتھے غفاری
 وحدت و پر وڑیندا
 شوق شمس دی کھل لہائی
 سولی آپ چڑھیندا
 آپے گاوے آپ بجاوے

کافی

جانِ جسمِ کولوں ہو بیزار
انا الحق دا نعرہ مار

آکھیا مُرشد سچے مولا
فانی سمجھ جسم دا اولاد

ہور نہ کوئی پھولیں پھولا
سردے سردا کر بیوپار

طالب طلب اصل نہ چھوڑیں
قرب الہی ہر دم لوڑیں

دھت دیلوج دوئی چا بوڑیں
اپنا سارا سٹ اختیار

غیر خدا نہ جانی کوئی
ظاہر باطن ہے اہوئی

جو یسوع ببصر سوئی
عشق نے کیتا حق اظہار

اندر عشق چا دھم پجائی
ہو ہو نال خیال خدائی

اک ہے اک دی لگی وائی
مست ہو یا میں ہوشیار

عاشق کھیڑ برہوں دی بازی
دکھ سکھ دے دیر رہ توں راضی

آپے بسدا باہمن قاضی
جیویں چاہے کردا یار

جان جسم کولوں ہو بیزار
انا الحق دا نعرہ مار

کافی

رکھ اللہ دا اک خیال
 اپنی صورت بندہ بن دا
 مطلب سارا کن آکھن دا
 غرش چھوڑ زمین تے آیا
 آپے دودخ بہشت بنایا
 عاشق معشوق دی کردا باتے
 سورج چن دچوں دن راتے
 کتھے پلاوے پیالہ زہر دا
 عاشقی قتل ہزاراں کر دا
 ہر جا و سدا دل وچ دسدا
 اے اُہیندا اوہیے اسدا
 کدی جدائی کدی دتھ نہ والے

ملیا راضی یار کمالے
 سودا ریکتا عشق دلالے

کافی

جر ہیں میرے عیب گناہ
بخش مہر کر پاک اللہ

تیری عنایت باہموں سائیں
دکھڑے سندی جان سائیں

مالک میں توں چت نہ چائیں
لاہ اندھیرا سخت سیاہ

جیوں میرا لکھو ای لیکھ
ایںہاں لیکھاں کیتا اندھ چھیک

آپ سنبھالیں اپنا دیکھ
ہے رحمت دا توں دریا

عشق تیرے نے حال دہنایا
درد برو پا گھیرا پایا

دل دہج بہت ہج مہیا
سرے نہ تیں بن راضی ساہ

کافی

اللہ قلندر باطن ظاہر
حاضر ناظر ؟ ! ! !

تن قلندر دیس بسنیا
من دپح اپنا آپ چھپایا

ثابت عشق نے کر دکھایا
آیا یا نورانی چادر

آ لگا جد عشق پیارا
تد میں ہویا بے اختیار

راضی رب ہے پالہنہار
مالک ہر دا عافظ ناصر

کافی

ہوونا میرا میں جو چاہیا
 احد واحد نام دھرایا
 نہ میں اورے نہ میں پرے
 ظاہر ہو یا ذرے ذرے
 کن فیکونی حکم سرے
 سب وچ میں سمایا !!
 ہوش حواسوں کر کے فانی
 میں ہی اکھیا لن ترانی
 بیرنگ ذاتی روح روحانی
 فوری ویس بنایا !!
 خلق میری کل محتاج
 عرش فرش تے میرا راج
 میں دریا میں امواج
 راضی صورت میری داسایہ

کافی

جان پہچان صحیح کر عاشق
خیال حقیقی نال دھیان

جسموں آیا اُتے جانا
روح جسم وچ ہے مہمان

جیویں ہو وفا حق نے چاہیا
ظاہر صورت بن انسان

اندر باہر سب سچن ہے
کدھ خودی چھڈ شک گمان

سردی بازی لاکے آخر
جان عشق وچ کر قربان

راضی یار نوں دیکھ ہمیشہ
محبت والا مل میدان

کافی

گم کر اپنا نام نشان
 گیان گورو دیچ رکھ دھیان
 آدم دا کر ادلا آیا
 فی الفسکو قرب ودھیا
 باطن اپنا بھیت پھپھیا
 ظاہر ہویا سر انسان
 کس دے کیتے لگا چھپ دا
 کی پرداہ رکے دی رکھ دا
 ہر جاہ حاضر ہونا رب دا
 عشق دکھایا عین عیان
 درد بردہ چا کیتا فراق
 صورت اپنی تے ہویا مشتاق
 اتھے افلاک اتھے خاکی
 کہتے ہویا لا مکان
 سمجھ صبح کر توجید یگانہ
 آپ نوں مول نہ جان بگانہ

توں میں دی ہے بات بہانا
 جان جسم دا چھڈ گمان
 واحد واحد لا شریک
 سمجھ اے معنی لطیف بریک
 نحن اقرب منت نزدیک
 کل یوم من هو فی شان
 نہ تمنا نہ تمکین
 ہادی کیتی اے تعلقین
 قسم دجھوا اللہ تے رکھ یقین
 اے او سارا ہے سبحان
 آپ ہو عاشق عشق کماندا
 اپنا حسن معشوق بناندا
 سوز خداز دا غمزدہ لاندہ
 راضی آکھیا اللہ مان

کافی

نہ کوئی میری ذات صفات
 نہ نام ہمارا نہ درجات
 نہ میں چاند مناصر گویا
 نہ میں مومن کافر ہویا
 عشق نے غیر اخلاص کا دھویا
 یہ ہے بخشش نہ ہند نجات
 ہم کو برہ لگائی تھوکر
 زخمی کیا دلبر ہو کر
 دونوں جہاں اُسی کے نوکر
 جس کا عشق اللہ کے ساتھ
 نہ میں درد و غلاف پڑھتا
 نہ میں دوزخ جنت دڑا
 عاشق صادق سولی چڑھتا
 جیسے منظور ہوا اثبات
 عاشق حقیقی مول نہ مرتا
 سر خدا کے آگے دھرتا

گرد سخن کے ہر دم پھرتا
 دل پر کرتا حق تجملات
 نہ ہیں اہم لگائی بسی
 نہ ہیں قسمی نہ ہیں جسمی
 نہ ہیں دین مذاہب رسمی
 نہ رنگ جگت ارسات
 جوگی جو اس پتھ میں آوے
 گر ہو گر کی بات بتاوے
 سادھو سنیا سی سو کہاوے
 جو مرے نہ مرنا جات
 اب کیا جانوں میں کون ہوا ہوں
 محبت میں مفتون ہوا ہوں
 ہم گم صنم میں گوں ہوا ہوں
 راضی سوز کیا وصلات

کافی

دل مل محرم یار دم دم بجال زگاہیں
 جز جڑ دل دیاں لگیاں اکھیاں
 نیڑا لاکے دیکھن سکھیاں
 پار توڑے اردوار ہر جا تیریاں جاہیں
 جندڑی ہتھڑی دیدیاں کھٹڑی
 بھراں پھٹڑی نہ مڑ چھٹڑی
 سوز فراق دی مار سر تو لہندی ناپہیں
 تیں بن ماہی ماہی کوکاں
 گھر کھیریاں نوں ساڑاں پھوکاں
 رو رو بے اختیار دردوں نکلن آہیں
 آہن رانجن مہرا سائیں
 ہمیں نمائی چا گل لادیں
 راضی ہو دلدار ہتھڑے جوڑاں باہیں
 دل مل محرم یار دم دم بجال زگاہیں

شعر

آب - خاک - باد - نار
 وحدت میں شست
 عناہر چار است !!!
 تا شود معلوم الہی اسرار است

کافی

درد منداں دے دیرے او یار
 آویں پاویں پھیرے او یار
 سک تساڈی روز ازل دی
 دل دِیچ رہندی تانگھ وصل دی
 دیکھاں راہ چو فیرے او یار
 سمجھ سودائی مست دیوانا
 مارے مینوں لوک بیگانا
 طعنے منے تیرے او یار
 چنگا توڑے گندہ مندا
 جیہا تیرا ہاں تیرا بندا
 عیب نہ دیکھیں میرے او یار
 جوگی دیکھیں راضی ساگی
 برہوں کیتا حال بیراگی
 عشق بدھے سرسہرے او یار
 آویں پاویں پھیرے او یار

کافی

ساڈے دل وچ دلبر یار دسا
 نیڑے نحن اقرب زوار دسا
 انا احمد آپ اکھاون والیا
 مکھ محمد ہو کے دکھاون والیا
 کر نور حسن دا سنگھار دسا
 کتھے موسیٰ تے کوہ طور ہویا
 کتھے سولی تے منصور ہویا
 کتھے نوک نیزے تے اظہار دسا
 وچ وحدت عاشقاں پایا
 جیندیاں مر کے دوئی والا دکھ ٹالیا
 اکواک ہے سب دا اختیار دسا
 کتھے داتا ہو دستگیر آیا
 کل دلیاں دا سر پیر آیا
 نت مرشد میرا غمخوار دسا
 راضی غیر خدا نہیں کوئی بھدا
 دیکھیا ہر شے وچ ہے ہونا رب دا
 لگا عشق الہی اسرار دسا

کافی

کیسی لاگیوں و دیار کیسی لاگیوں
 دام زلف دا گل پاگیوں و دیار
 دم دم تساڑی سک ستا دے
 اک عشق وی جان جلا دے
 دے کے درد و چھوڑے والا
 چت چا گیوں و دیار
 برہ دیاں سرتے چڑیاں گھٹاں
 سہ نہ سکدی ہجر دیاں سٹاں
 سوز فراق دا پھٹ دکھاگیوں و دیار

جے توں آویں کراں بسم اللہ
 ہوواں سجن توں صدقے ساء
 دل خیال وچ یسے ساگیوں و دیار

تیں بن دلبر رو رو رہیاں
 ہوش حواسوں بیوس پیاں
 صورت راضی نہیں
 دکھا گیوں و دیار

کافی

سکھ ریت پریت نبھاوَن دی
 اُتھے آوَن دی اُتھے جادَن دی
 اُتھے رت ریکھاوَن آئے ہاں
 کامل عشق کماوَن آئے ہاں
 سولی سر چڑھاوَن آئے ہاں
 سر ساہ سجن توں وارَن دی
 اے صورت سنجان شریعت دی
 ہے رمز عیاں طریقت دی
 سب مطلب حال حقیقت دی
 نال ہادی خیال ملاوَن دی
 صاف سمجھایا مرشد سائیں
 نال اساڈے دل ملائیں
 توں نہیں دے دیچ فرق نہ پائیں
 راضی یار دا درشن پاؤندی

کافی

اللہ مٹھا کھوہا کھٹا دے
پانی پاک پلائیں یار

بیون سیتی سر دے ہو دے دل سینہ
لذت دار بنائیں یار

چڑی جانور راہی مسافر
پی کر دیون دعائیں یار

گھر فقردا خاص امن پور
دسا دیکھ سداہیں یار

عاشق اپنا راضی رکھیں
روحی رمز رلائیں یار

کافی

عشق حسن دی لگی لڑائی دونواں لایا زور اکھوڑ
 رب حُسن دا شان ددھیا دچوں نیہنہ پنخوڑ
 فوج حُسن دی کیتا ہلہ رب دونواں دا کرے شل بھلا
 عشق وچارا پاگل پلا اگوں کھڑا ہنھڑے جوڑ
 عشق نمانا ہویا نتانا آکھے ہارن باجھوں جینا نہ جانا
 ایہو کم حسن نوں چنگا بھانا صلح کرن دی پئے گئی لوڑ
 طرح طرح دے ناز اولے تاب حسن دا کوئی نہ جھلے
 نال نیازاں سر رکھ تھلے ناتا عشق نبھایا توڑ
 عشق عاشق دے دل وچ بہندا حسن اکھانچ راضی رہندا
 رکھن ترس کدی نہ کیہنہ دا
 تخت شاہانہ آئے چھوڑ

کافی

جان کرن قتر بان
عشق جہاں نوں لگے لگے

دل دپچ یار یگان
بحر حقیقی وگے وگے

درد برہ دپچ عاشق رہندے
سوز سجن دا ہر دم سہندے

مر کے جیون مردان
موت کولوں ہو اگے اگے

فَقَدْ عَرَفَا رَبَّهُ مَارَتِ جَانِ
صُورَتِ اپنی آپ سبھان

نال ماہی ہر آن
تن اساڈا تگے تگے

راضی نیڑے منح اقرب
ظاہر باطن مولا مطلب

وحدت سر سبھان ! ! !
غیر دے بھولے بھگے بھگے

جان کرن قتر بان
عشق جہاں نوں لگے لگے

کافی

یاد رہیا دن رات
 سجن میرے نت سجے کھے
 دل اندر پا جہات
 یار حقیقی بسھے بسھے
 الست بریکو عشق اکھایا
 قالو بلی دا قول سکھایا
 ہر صورت وچ آپ
 کم کریندا بسھے بسھے
 آپے رکھ دا نام آدم
 ونفخت فید نال معکو
 آکھ ایہو بکلمات
 رُوح بُتال وچ دبے دبے
 بندہ برہ وچ آپ بنیندا
 آپ اکھیندا آپ بنیندا
 ہر جا صاحب ذات
 راضی کتھوں آئے اماں جاتے
 یاد رہیا دن رات
 سجن میرے نت سجے کھے

کافی

بھیت باطن ہو یا ظاہر
 راز حق رکدا نہیں
 آندا جاندا ہر گلی وقع
 یار کتھ لکدا نہیں
 فی النفسکو عین عیانی
 الانسان سر سنجان ہے
 بحر وحدت دل دے اندر
 دگ رہیا سکدا نہیں
 احدوں احمد عین علی ہے
 صورت ساگی حسن حسین
 آپ نول آپے سجدہ کردا
 غیر کوئی جھکدا نہیں
 راضی رہبر راہ دکھایا
 ہر جا حاضر حق سنجان
 دکھ دوتی دا دھم وجودی
 خیال دم چکدا نہیں
 بھیت باطن ہو یا ظاہر
 راز حق رکدا نہیں

حمد

سب ہے تیرے واسطے جو زمین آسمان میں
 جلوہ نوری آیا نظر جن ملک انسان میں
 بایقین ہو بے گمان میں نے تجھے پایا عیاں
 ہر دید میں دل جان میں ہر دم نرالی شان میں
 ہر فعل کا فاعل ہے تو کل شیء قدیر
 عارفوں کو بس یہی کافی ملا عرفان میں
 عاشق اصل تیرے سوا نہیں جانتے کچھ دوسرا
 وحدت اندر راضی ہوئے تجھ سے دونوں جہان میں
 سب ہے تیرے واسطے جو زمین آسمان میں
 جلوہ نوری آیا نظر جن و ملک آسمان میں

کافی

جان جانی دے کر حوالے
 لائنوف ہو عاشق رہیں
 فنا باجھوں بے متا والا
 بھیت نہ پایا کہیں
 عشق لگا حیران ہوا
 خبر نہیں میں کون ہاں
 جوتی آما سوئی جانے
 بے حال چاکیتا جھیں
 دیکھ ظہورا یار سجن دا
 بھل گئی اپنی پہچان
 جو چاہندا سو ہو رہیا
 سب سمجھ توں چپ کر بھیں
 بنے اُہو اندر باہر
 کدھ وچوں توں آپ نوں
 وچ لطافت خیال ہر دم
 وحدت بناں واصل نہیں

آیا اصل اعتبارِ وِچ
اولا تمہا انسان دا

بے مثل صورتِ کمال
لا مکاں لاشک کہیں

قسم و جہو اللہ جا بجا
موجود عاشق جاں دے

لا الہ دی لا چھری
نفس امارہ نوں کہیں

راضی نیڑے ساہ کرلوں
رمنز روحی کر صحیح

توحید پیالہ جس نے پیتا
کیتا غیر کل تارک تھیں



کافی

اے یار تیرے عشق میں جفا بھی ہے ونا بھی ہے
مزا بھی ہے جینا بھی ہے نقصان بھی ہے نفع بھی ہے

ملنے کی طاقت نہ رہی دل شکستہ ہو گیا
دستور تیرے درد میں فرقت بھی ہے رفا بھی ہے

حیرت رہی اس بھیت کی کیسے تو مجھ میں چھپ رہا
حسن صورت بے مثل ظاہر بھی ہے صفا بھی ہے

عاشقوں کا اک فقط مجرب ہی مقصود ہے
تو مرض محبت کی دوا داروں بھی ہے شفا بھی ہے

ہونا تیرا ہر جا سخن برہوں کیا ثابت قدیم
راضی ربانی رُوح کو قربت بھی ہے شرفا بھی ہے

کافی

عاشق ہکا بکا ہو گیا	صورت سخن دی دیکھ کے
پنختہ پکا ہو گیا	دِچِ محبتِ مجنوں وانگوں
قادر قلندر اندر دا	واقف کیتوئی اپنے گھر دا
غیر غرقا ہو گیا	ہر دم ہادی حق نظر دا
ہلالتی دِچِ ہویا ثابت	دما نشاؤں دی سمجھ اشارات
مرشد سکھ ہو گیا	باطن اللہ ظاہر چاہت
تیری سب جاہے مشہودی	عشق سنائی آواز ہو دی
صاف ورقا ہو گیا	دہو پلو وحدت نال وچو دی
اکو جیہا کرو کھایا	توں جس نوں پیاہیا یار بنایا

خیال میرے دِچِ توں سمایا
راضی تیرا ترکا ہو گیا

درود سلام

پڑھا درود صلوٰۃ محمدؐ
 ربّ پختے نے کیوتا غمرا
 باطن اللہ ظاہر صورت
 انا احمد بلا بیہمی
 امت سب دا بارا پایا
 اندر باہر دیکھاں ہر دم
 روز الستی سمایا سینے
 اتھے اتھے مولا میری
 مال میرے زنت راضی جانا
 پاک بے تیری ذات محمدؐ
 نور حسن تجلیات محمدؐ
 حق وصل قسرات محمدؐ
 دور ہوئی فرقات محمدؐ
 آپ معراج دی رات محمدؐ
 پادل نظر دین بھات محمدؐ
 عشق اصل اثبات محمدؐ
 دس تیرے ہر بات محمدؐ
 سانچہ سادے قربات محمدؐ

پڑھاں درود صلوٰۃ محمدؐ
 پاک بے تیری ذات محمدؐ

کافی

سادہ و سمن خاص کرت ہے
نام رام کی پوجا رے
ہر میں ہر کی ذات پر رکھ کر
ایک سمجھ نہیں دُجا رے
بھگت بھجن میں بھگتی کرتا
اپنے آپ میں سُجھا رے
صُورت رُوح بنادت مورت
کام اسی میں رُوجھا رے
مڑھی مکان ہے اسی کا
مسجد مندر گرجا رے
گنگا تیرتھ مکہ مدینہ
مولا من میں کھوجا رے
سن منڈل میں سرت سنبھل کر
میں معنی میں مرجا رے
جیتا کر کے پھر نہ مارت
لا مکانی ہو جا رے
ساتھ سانس کے راضی دیکھت
پریم نگر کا کوچہ رے
جوگی بن کر بین بجاوت
گر سرگیت سموجا رے

سادھو سُن مکھ ساتھ سجن کے
 پِیم گلی میں ہونا رے
 آگ عشق میں جان جلا کر
 دلبر کا دل کھونا رے
 اگم صنم کی لگن لگی ہے
 ہنسنا کیا پھر رونا رے
 سولی چڑھنا سیس کٹانا
 خون سے ہاتھ رنگونا رے
 گورو کرت ہے قطب قلندر
 پارس لگ ہو سونا رے
 رُوپ رام کا راضی دھرنا
 وحدت سے دوئی دھونکے



کافی

جد درد عشق حاصل ہوا
نہ سہہ پئی ساری صبح

احد احمد ذات اک ہے
کثرت وحدت کل رہی

پردہ بندہ بے پردہ اللہ
غیر خدا ہو گم گیا

الانسانی — حقانی
نمائیں سچی بات کہی

آدم عزرائیل آپ ہے راضی
ہمہ ادست و پچ تحقیق

خود غلیل خود محمد
سر پیغمبر آپ وحی

کافی

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

برے کیا ہے بے خود آئی جو موج مستی
کھینتا ہوں عشق میں قلندر دھمال تیری

تیرے کرم سے مولا ہو گئی مراد پوری
دمت ملی ہے مجھ کو قربت ہر حال تیری

محبت دامن کر دی سینے اندر صفائی
راضی کو بس رہی رحمت سنبھال تیری

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

کافی

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے
درد دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

الست برو بکھڑس لیا جب روح نے
قالو بلی کے واسطے تُو نے کیا پیدا مجھے

محو محبت نے کیا سوز میں سوزاں ہوں
نیان ہے خفکان ہے ملنے کا دے وعدہ مجھے

رہا دیکھ تو سب حال میرا کہنے کی کچھ حاجت نہیں
راضی خدائی خیال کا رہے سکھایا قاعدہ مجھے

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے
درد دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

مدح غوث الاعظم محبوب سبحانی

کوئی خالی نہ رہیا تیرا سائلین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

توں رہبر حقیقی راہ دا

کر زل نور نگاہ دا

ہو دے دور دکھ سرسہا دا

من واسطہ اللہ دا

دے زیارت باطنی ظاہرین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

تیرے جہا سارے جگ پوچ

نہ ہویا ہوسی ہو میراں

بے زوریاں دا توں زور میراں

جیویں شیخ سنان گیا سور میراں

ایویں میں بدکار اُتے کر غور میراں

اپنا لگ سمجھ گدا مکین

مئے وحدت دا جام پلا پر دستی

کر بے خود مست الستی

ہو دے فنا میری سب ہستی

قول قالدو بلی ہے تکین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

مُن پکاراں عبد القادر
 دھاکے عیب میرے پابستھیں چادر
 تُوں محبوب سبحانی رب داماہر

ادلاد امام علی حیدر
 تیرا نانا محمد مرسلین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین
 تینوں اندکیتا ہر تے حاکم
 دائم قائم غوث اعظم
 جل نعل نازک بلائیں خادم

بے جن ملائک آدم
 عرش فرش ہوئے طالبین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین
 تیرا طالب عزیز مرید ہاں

بیٹھا درتے عاجز عریض ہاں
 نت نازک حال ضعیف ہاں

تُوں طیب ہیں مریض ہاں
 ہر شفیع شفا کر فیض مہین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین
 تُوں مظہر نور الہی دا

تُوں پیر ہے کُل خدائی دا

دے دان دانا جو چاہیہ

روح قبر حشر محمد مصطفائی دا

راضی و کبھ اکھاں الحمد للہ رب العالمین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین



دُعا

مہربانی تیری کے انتظار میں
 بیٹھا ہوں نگاہِ کرم کی آس کر
 ہو یگانہ یار تو
 دردِ دوری ناکس کر
 تو سمیعی تو لطیفی تو کریمی
 شانِ اعظم ذاتِ رحیمی
 سُبحانِ صورتِ حقِ قدیمی
 نور میں زلِ مجھے محبتِ اپنی یہ خاص کر
 تو جو چاہتا کر ڈالتا
 مخلوقِ سب کو پالتا
 تیرے بسوا کوئی نہیں
 مانک مجھے سنبھالتا
 شکرِ نکلے رُوح سے
 صبر میں دلِ راس کر
 ہاتھوں سے بنایا انسان کو
 قدرتِ کمال سے

اپنا حسن ظاہر کیا
 جلال و جمال سے
 اب کل میں قائم ہے تو ہی
 جب دیکھتا ہوں پاس کر
 حکم تیرا چل رہا ہے
 بادشاہ کبریا ! ! ! !
 تو ہی میری ابتدا تو ہی میری انتہا
 ہر حال راضی با رضا
 دیکھ پوری پیاس کر



کافی

سدا ہے مینوں تیرا شوق شفیق
 عشق و نجایا غیر سب ہستی کر نفی
 اوکھی جا رہے جھگڑتوں نہیں
 وچ لطافت چھپ رہیا
 اندر باہر آپ آکھیوئی
 نحن اقرب و فی
 آپ انا الحق الاویں
 روپ کر منصور دا
 حکم تیرا چل رہیا
 کل رُوح بدناں وچ خفی
 اتھے بھی توں اُتھے بھی توں
 قادر قلندر جا بجا
 خیال ہر دم نال ہے
 ہادی سخی راضی رنی

کافی

دوستِ دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اس درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

محو محبت میں محض حیراں سرگرداں ہوں
بن سجنِ فراق میں اپنی خبر رکھتا نہیں

یا الہی کر کرم دیدار دے مجھ کو
تیرے فضل سے عاشقوں کو رہنا ہجر کیا نہیں

برہے کیا بے خود مجھے آتش لگائی عشق نے
معلوم ہے تجھ کو اے صنم راضی بس میں کچھ رکھتا نہیں

دوستِ دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اس درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

دُعا

یارب سچا رحمت تیری کب مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

قرآن میں فرمان ہے لَا طَقْنَتْوَا وَعْدہ ونا
بخش دے میری خطا ظلمت سبھی چل جائے گی

بندہ بنایا اس واسطے غفار کہلانے کے لیے
دَبَنَّا ظَلَمْنَا آگے تیرے دل سے نکل جائے گی

ہر عجیب سے ہر دم پناہ مانگتا ہوں بے بہا
پھر رُوحِ راضی میں اے خدا تیری رضا دل جائے گی

یارب سچا رحمت تیری کب مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

کافی

چودھویں دے چن ویکھاں نہ تہہ دے اینتھ دے
تیرے سخن برہوں مینوں دات پائے ٹیہ نہ دے

حسن ہادی والے زلف دے پئے پیچ گل
نین یننانوں لڑن نانگاں وانگوں نیہ نہ دے

اُرد تیرے جھکماں تیرہ الف دے لگے
بجلی مثل چمکن جیویں بادل برسن میہ نہ دے

محبوباں دی چال اُلٹی عشق حق سمجھا رہیا
عاشقاں نر مار ایویں طرف اپنے گہنہ دے

راضی کیتا سبناں اصل وچ محبت محو کر
محض دل زوری لٹن دھاڑے مارن ڈیہ نہ دے

نعت شریف

سب سے ہے تو افضل سدا یا محمد مصطفیٰ
 اللہ کا تجھ پر سلام کہتا رہوں صلتے علی
 تیری مثل کوئی نہیں دلوں جہاں میں اے سخی
 میری بھی کر مشکل کشا ہر حال مولا مرتضیٰ
 آگے تیرے فریاد ہے صاحب میرے دکھ درد کی
 جب توئے تب رب تُوئے ہو شفیع اب دے شفا
 تو بھی کریم رب بھی کریم میرے لیے کافی کمال
 جوشِ رحمت میں جلوہ دکھا سبحان صورت حق بقا
 در تیرے کا سگ ہے راضی ترس کر طالب اوپر
 بخش دے ہر دم حضوری عاشق سچا اپنا بنا

نعت شریف

محبوب پاک ربّی احمد عجیب اعلیٰ
نور جمال حق دا حسن کمال والا

جاری نسخا جو ازلی مشہور ہے محمدؐ
میرا بھی درد کرنا غم دور ہے محمدؐ

اتھے اتھے اُمت سب دا رکھیں سنبھالا
توں پر پلایا دلبر توجید دا پیالہ

لُہ دے زیارت ہر حال کر حمایت
تیرا عشق کامل رحمت رہے عنایت

تیرے لطف کرم دی ہر دم ہے لوڑ مینوں
پھڑ بانہ مولا میری ساری ہے لاج تینوں

راضی فقیر اپنا دیکھیں سدا سکھالا

کافی

مُرشد دے میخانے وچوں میں وحدت دا جام پیتا
 دل دیچ مدام عشق نے حق دا ہنگام کیتا
 فانی ہوئی جو ہستی محبت نے چاڑی مستی
 برسر خدا پرستی آیا احوال الستی
 کر کے حال خستی صاحب انعام کیتا
 بادل بنا کے سرتے برہ برسات لائی
 رم جھم عجیب ہر دم کن من چال لائی
 بجلی چمک رہی ہے تبلی تمام کیتا
 نہنہ دے نشے نہایت مخمور کر دکھایا
 ہوش حواس سارا کافور کر دکھایا
 لاین نال دلبر قدسی کلام کیتا
 واہ واہ بلی فقیری ہے پیری کتھے امیری
 داتا دا بن گدا گر پایا اے فیض دستگیری
 مسکین ہو کے راضی سب نوں سلام کیتا

کافی

کامل قدرت ہر کینہ صورت
 نظرے خاص خدا
 کل دا مالک سچا خالق
 واحد ذات بقا لائق بخش بقا
 لَا طَقْنَتُوا دا سچا وعدہ
 آیا خوب تہا ! ! !
 اِنَّهُ يَخْفِرُ ذَنْوِبَ بَجِيْعًا
 کیتا قول نبھا باقی بخش بقا
 اب عیلم حکیم سخی ہے
 بے حد عین عیان
 توں ہے دارو درد میرے دا
 درشن دیویں دوا ظلمت مرض مٹا
 عشق کمال مکمل ہودے
 خیر حسن دا پا
 عاشق اپنا مائل کر کے
 بیخود مست بنا - وحدت پُرج سدا

ہر دم حال اندر دا محرم
ہم دم یار اکھار
دد جگ اندر دیکھ سلامت

راضی وچ رضا۔ کر بھٹ عجیب عطا
کامل قدرت ہر کینہ صورت
نظرے خاص خدا



کافی

ایہو یار کیتا احسان
 بخش بقا دی صورتِ ہادی
 اک عشق دی جی جلایا
 برہوں اندر دیرِ بانجھن لایا
 درد کیتا دیوان
 بخش بقا دی صورتِ ہادی
 لگی سجن دی سک سوائی
 بھل گئے مائی بابل جانی
 چھڑیم دطن جہان
 بخش بقا دی صورتِ ہادی
 مرن تر پہلے مار گھنیوئے
 دھڑتوں سرچا دھار کیتیوئے
 چڑھ سولی نے سیلان
 بخش بقا دی صورتِ ہادی
 عشق اللہ دا ہویا کامل
 راضی مرشد ہر دم شامل
 بن رہیا دل جان
 بخش بقا دی صورتِ ہادی
 ایہو یار کیتا احسان

کافی

اسان حق نون جانا حق دے
 کدھ آپے اپنا شک دے
 سٹ دوئی دُور کر غیرنوں
 نت دیداں یار تے رکھ دے
 سانوں عشق نے یار دکھا لیا
 سوہنا سینے صاف سما گیا
 کھول وحدت والی اکھ دے
 پایا ربی حال فقیر دے
 کر صدقے ساہ سریر دے
 ہو یا عاشق پورا پک دے
 اے دُنیا فانی گھر دے
 چھڑ مرن توں پہلے مر دے
 بے توں بلنا نال اکھ دے
 راضی ہے مسکین اللہ دا
 وِچ محبت مست نگاہ دا
 دیکھیا سچا سخن نہیں دکھ دے

کافی

کھنوں آ یوں کھتے جانا
 اُنے کون تے ہیٹھاں کون
 کس دکھ دیاں آہیں بھردا ایں
 بندہ اپنا آپ بنا کے
 اپنے آپ نوں دیکھن کارن
 دیکھن کیئے خلق آپائی
 آدم مولا بندہ ناہیں
 توں نوری ہے نہ ناری ہے
 حسن ازل دا دل دریا
 ہر شے ہوئی لا الہ
 سب دا سچا بادشاہ
 تیرے باجھوں توبہ اللہ
 عشق حقیقی حق پرستی
 اول آخر روز استی
 اتھے کیوں توں رہندا یار
 کون اے بائیاں کھندا یار
 کیویں جیوندا تے کیویں مردا ایں
 وڑ اندر وچ بہندا یار
 شیشہ دل بنایا اے
 کن فیکون سنایا اے
 تیرا چڑھدا نہ کوئی لہندا یار
 تیری ذات قدیم نیاری ہے
 پیا وحدت والا دھندا یار
 باقی ہے توں آپ اللہ
 لا یکتاج بے پرواہ
 کون کے نوں سہندا یار
 حسن جمال تے درد پرستی
 کل دچ کل ہے تیری ہستی
 تیری ذات پاک دے باجھوں راضی
 جو بنیا سو ڈھندا یار

کافی

ہستی حجاب ہے فرقت عذاب ہے
محبت میں محبوب کی قسم مرنا ثواب ہے

عاشق دل فدا ہو دیتا ہے سر عشق میں
یار کی خاطر جگر کرنا کباب ہے

رکھتا نہیں اپنی خبر ہے گم صنم کی دید میں
بارش برہ کی جوش سے ہوتا حجاب ہے

ایک تجلی سے طور جلایا موسیٰ گرا بیہوش ہو
جلوہ گر دو جگ اندر حسن حق نواب ہے

سوز سینے میں رہا دلبر کا ہر دم درد ہے
معمشوق راضی اس راز میں کھولا نقاب ہے

کافی

ظاہر بھی آپ ہو باطن بھی آپ ہو
عاشق کا پھر اے صنم دل کیوں بیتاب ہو

برہ لگا کے مجھ کو حیدر ان کر دیا
بیکسی اس درد کی ویران کر دیا

دے سوز میں ایسا صبر جو بے حساب ہو
دونوں جہاں میں تیرا ہنگام ہو رہا

میرے اندر بھی عشق ہے اتنا مہور ہوا
پلا اپنے مشتاق کو وصل شراب ہو

راضی رہے تجھ سے سدا محبوب آشنا
آپ بھی خوش ہو کمال مجھ سے باشنا

شکر ہے درمیان میں فانی مجاب ہو

کافی

آویں ماہی میرا آویں ماہی
 تیرے نیناں سبنا میرے دل گھائی
 اکھاں دس دیاں راہواں تیریاں نے
 نکلن دردی آہواں میریاں نے
 تیرے باجھوں سوہنا میں ہاں بیواہی
 اک عشق اندر وچ لائی ہے
 رہیا یاد نہ بلی بھائی ہے
 ہر ویلے سبنا لگی تیری وائی
 سدا خیال ہادی دا ہوندا اے
 دل درد ہجر دے روند اے
 جانی تیرا جلوہ ویکھیا ہر جانی
 آویں ماہی میرا آویں ماہی

کافی

اُج آؤنا جانی میرا جیوے جانی
 لکھیا خط وصلدا میرے یوسف ثانی
 جیہنہ دے کارن پئی دکھڑے جالاں
 یہک یہک راہواں روز پاواں فالان
 ویکھاں سجن سوہنے دے نین نورانی
 اُج ادنا جانی میرا جیوے جانی
 درد فراق پیا جگر جالے
 رُوح رات دے دل یار سنبھالے
 صورت سُجانی پاک پیشانی
 اُج ادنا جانی میرا جیوے جانی
 میرے نال برہوں نت لڑا لے
 دل سوز ہجر وچ سڑدا لے
 ہے خیال راضی دا عشق حقانی
 اُج آؤنا جانی میرا جیوے جانی

کافی

اج یار آدے گل نال لاوے
دیوے پیار سجن دکھ ہو دور جادے

ملے سجن سچا میرا دل جانی
وچ وصل اصل کرے ہجر فانی

جالاں کیویں جدا سک سخت ستاوے
پئے دکھدے چاک فراق دے پھڑٹے

برہوں ماس کھاندا پیندا خون ڈھکڑے
ہارے رت نوں پاواں روزا روح یکجاوے

اندر عشق سارا سر شاق کیتا
درد پھٹ سینہ جگر چاق کیتا

تیرے دردا سائیں راضی فقیر کھاوے
اج یار آدے گل نال لاوے

کافی

یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰ کرمد میری سدا مشکل کشا
برجے کے بیمار بہت لاچار بے اختیار کو

دے دوا دیدار حق شفیع کافی شفا
بخش دے مولا میری جو بے خطا

تیرے ہوا کوئی نہیں حاجت روا
عشق کی آتش لگی بے خواب دل بیتاب ہے

اتنا مجھے پوچھو سخی راضی تجھے کیا مل گیا
یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰ کرمد میری سدا مشکل کشا



شعر

عشق اول نیست کردن
تا شود حق الیقین
یار ما تفرید
قابلی توجید

کافی

دلبر خاطر درد قبولیم
سکھ چھڈیا دکھ سہنا اے

من غلامی یار سجن دی
قرب نظر دپچ بہنا اے

عشق نے باہ برہوں چا بالی
ساڑ صفا گھر کیتس خالی

جانی آپ وسے دپچ والی
خاص اہوا تھے رہنا اے

ہر حال میں توں یاد ہے
فرقت میں سُن فریاد ہے

تیری رضا میری نجات ہے
عاشق نوں گل دا گہنا اے

جان جسم سر ساه دا سائیں
اپنا کر مسکین منائیں

راضی روز قیامت تائیں
حمد و ثنا پس کھنا اے

دلبر خاطر درد قبولیم
سکھ چھڈیا دکھ سہنا اے

من غلامی یار سجن دی
قرب نظر دپچ بہنا اے

کافی

ماہی یار عشق دا مار لیتی تیر اولڑا
زخمی دل جگر دا داروں کیوں نہیں کریندا

ماہی من میرے وچ تیرا خیال جو رہندا
جدا کیوں جالاں ہجر سوز نہ سہندا

ماہی دس رہیوں توں میرے وچ لڑا دے
دھڑکے ہن ملا دے ایسے کم خدا دے

ماہی لا مکانی ہو یوں حق عیانی
پاسے پل نہ ہو دیں دلبر دل دا جانی

ماہی ہے تسان تے نسانی دا ننگڑا
راضی رتب ریجھاواں سکھا آپ ڈھنگڑا

۳۶

محبت دین ممکن ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا نہیں ماما

کدی جلالی کدی جمالی

عجب تیری ہے شانِ نرالی

اے ہو کر اے آمین ہو اللہ ہو اللہ

حسن میرے دا دیکھو تجھلا

ہر دم آکھاں سُبْحان اللہ

عشق ملیا تکین ہوا اللہ ہوا اللہ

برہ اندر دل دھم مچائی

تیس بن باقی بات بھلائی

آیا حق یقین ہو اللہ ہو اللہ

وعدت دے دیج حال خیالی

راضی صورت یار سنبھالی

ایہو قدیم دین ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا کیتا نہ نہ

کافی

تیرا یار لکڑا ڈاڈھا عشق اولڑا
 ہو دیں نال ہر دم دلبر سولڑا
 گل پاواں پلڑا چھماں پیر تیرے
 مندے عیب سارے کر معاف میرے
 من ناں اللہ دا جاویں چھڈ نہ کلہڑا
 تساں باجھ سے سے ہے سول بندڑی
 چنگی بھاویں مندڑی اپنی سمجھ بندڑی
 نہیں دیکھیا ڈھولن تیرے جیہا بھلڑا
 دامن لگی نوں سجن نہ وچھوڑیں
 سچا پیار پا کے کھڑا نہ موڑیں
 سستی روچ تھلانڈے پکارے پنہلڑا
 تیرے درد دکھڑے دل نوں تانڈے
 رت تن جگر دی پینڈے سکانڈے
 نبھا نیہنہ راضی کر سدا ساتھ رلڑا

کافی

یاری یار لا کے چھڈ گئے اکیلے
دکھڑے دتوں نے ڈاڈھے اویلے
سک سخت دل نوں سجن دی ستاندی
ڈھولے باجہ ہرگز نہ کوئی بات بھاندی

دچھڑیا ماہی ہن اللہ میلے

رہی تڑپ جندڑی مچھی وانگ مٹھڑی
برہوں دی کٹھڑی پھٹڑی نہ چھٹڑی

دل دل وصلہ ے پون یادیلے

نخت بھاگ میرے منڈھوں محض سڑ گئے
ظالم زلفاندے کالے ناگم لڑ گئے

ہن منتر نہ لگدے اندر عشق کھیلے

دل وچ لگے ہن درداں دے جھیرے
وہکھاں چوہیرے آدے یار بیڑے
کراں کیویں راضی دہن رت دے ریلے
یاری یار لا کے چھڈ گئے اکیلے
دکھڑے دتوں نے ڈاڈھے اویلے

کافی

کوئی آکھے بہت بُرا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا یکے عیب نہ دیکھ

کوئی آکھے پاگل ہوتا کوئی آکھے واہ واہ سیاتا
جرتی سمجھن میں اں سوئی رنگ ہزاراں اللہ ایک

درد محبت مال ہمازگا کوئی خریدے سادھو ناں گا
نیہرے نصیب جہانم سے ہر یا کھے بہت تنہا مے چنگے لیکھ

کوئی آکھے ہے ایسہ کوئی آکھے خاص فقیر
عاشق پنجا راضی رہنا سوز سخن دا سہنا سیک

کوئی آکھے بہت برا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا میرے عیب نہ دیکھ

کافی

ڈکھے ڈیہنہ آئے باہجوں تساڈے
ڈاڈھے دقت نہجے اوکھے اساڈے

واہ واہ یار لایا نیہڑا اوڑا
لگا نال دل دے درداں دا جھڑا

سجن کر کے کلہڑا ٹر گئے دراڈے
رکیتا محض محبت مست دل دیوانہ

سودائی سک وچ ہر دم حیرانہ
برہوں دڈھینڈا اندر وانگ واڈھے

سوزاں نے ساڑی درداں دی ماری
راضی و چاری جندڑی آزاری

سجن بن ہجر وچ کڈھے کون کاڈھے
ڈکھے ڈیہنہ آئے باہجوں تساڈے

کافی

میرا ماہی مٹھڑا سجن سردا تا ہے
 پالیں ننگڑا فقر دار کھیں یار لا ہے
 تیرا امر حق میرے دپہ بولے
 دل نال دلسر گھجے راز کھولے
 عاشقاں نوں بخشیا برہوں سوز دا ہے
 حاضر ناظر توں ہے جل تھل شہر دپہ
 ہر شے ہے ہر دم تیری نظر دتہ
 بجلی بدل دپہ گجدا توں گا ہے
 سب دا محافظ توں ہی آپ سائیں
 سچا عشق کامل کماون سکھائیں
 راضی نال محبت سنواریں جو کا ہے
 میرا ماہی مٹھڑا سجن سردا تا ہے

کافی

میرا مالک توں مختیار اصل
 میرا یار سجن غمخوار اصل
 تیں بن جانی جیوے نہ کوئی
 آپنی ہن سدھ سبھوئی
 جسم اسم دا لک رکھوئی
 ہے تیری صورت سب نگہار اصل
 آویں جاویں اپنی خاطر
 ہر شے اُتے ہر دم حاضر
 برہ دی بازی بن بازی گر
 کھبڈ رہیوں سر بار اصل
 توں نبی علی توں حسن حسین
 اکو شکل عین تے عین
 لا مقصود فی الدارین
 الا ہو دلدار اصل
 توں سُندا جو کچھ کہندا
 عشق حسن وچ راضی رہندا
 درد ہجر دل سوز ہے سہندا
 مست کیتوئی بے اختیار اصل
 میرا مالک توں مختیار اصل
 میرا یار سجن غمخوار اصل

کافی

پکھن پکھن دی جانہ کافی
 تیں یار اگے نت زاری
 اپنے بے درج گم کر مینوں
 دلبر دے دلداری
 توں تاں میرے اندر دسا
 باہر دیکھاں اماہیں دسا
 اہو ہو ہے انھاری
 کلمہ حق دا حق ہر دم آکھاں
 باطن بولیں ظاہر دیکھاں
 صاحب صورت پیاری
 داہ داہ مالک تیری بے پرواہی
 کتھے شاہ تے کتھے سپاہی
 برہوں لگوئی باری
 راضی رکھیں خیال یگانہ
 اورے پرے دا چھوڑ بہانہ
 ہادی ہے زواری

کافی

وڑ وخت دے دیچ بندے نے
 نہیں سچ آکھن توں عاشق ٹل دے
 اکلمہ حق دا کندے نے
 بے انت دا انت کسے نہ پایا
 ہر صورت دیچ بے صورت سمایا
 جیویں بحر سمندر پانی اکتو
 دچوں دہن ہزاراں دہندے نے
 عشق کمایا اصل درویشاں
 آدم خیال دے نال ہمیشہ
 سری روجی خفی اخفا
 منت اسم اعظم دا لیندے نے
 لامکاں تے لاون ڈیرے
 عرشوں اگیرے پاون پھیرے
 چاڑھی عشق دی چڑھدے ہر دم
 اپل پیر پچھاں نہ لہندے نے

لائے درد اندر دہجِ دونے نے
 ایہ راہ دے عاشق سونہیں نے
 برہوں دے کھڑے دل شکستہ
 پئے سوزِ سجن دا سہندے نے
 کڈھاں پاؤں موج وصل دی
 کڈھاں اگِ فراق دی بل دی
 توڑے منے یا نہ منے یارتاں بھی
 راضی رضاتے رہندے نے
 وڑ وحدت دے دِچ بہندے نے



کافی

بنتِ عشق دے رنگِ نیارے نے

ردز الستی چائے عوشا قالاں

بار برہوں دے بارے نے

عشق دماں باتاں بے بے

عشق دی ٹھوکر کوئی نہ جھلے

شاہ شہان نون عشق مریدا

میں جیسے کون بچا رہے نے

حق دی بات نہ بولے کوئی

جو بولے چڑھا سولی سولی

ساک مار دا بھیت نہ کھولن

یہی مست مریدے لغزے نے

جس نور لگا عشق الہی

اُس نوز ہوتی سب اگا ہی

منذہ قدم ولسر دل ورج

مائے یسوع پریت دے پیارے نے

ظاہر باطن و سر جانی

مرسجانی اعظم شانی

راضی خُصّی حالِ سخن دے

و کہ سدا چمکارے نے

منتِ عشق دے رنگِ نیارے نے

کافی

ہے ہے رڑاں رڑ رڑ دے
 ادبر دے باجھوں دھاڑ دے
 برہوں چاڑھیا بخار دے
 سوزاں سٹیا دل ساڑ دے
 دسریم سارے سکھ سانگ ہن
 دواڑھی پار دی لکڑی تانگ ہن
 ہوویں نہ تول نیں دانگ ہن
 زخمی جگر پھٹ پھاڑ دے
 تھے درد سنگتی سیر ہن
 سکھ چھڈ گئے دکھڑے دیر ہن
 رگ رگ وچوں گئے چیر ہن
 کیتی سولاں چوہیرے داڑ دے
 فراق دی پا گل پھاہی
 اکل نہ لڈھڑئی دل ماہی
 سک دڑھی نہ پل ساہی
 کوئی ترس نہ آلوئی تاڑ دے
 مٹھڑا مومہن تول من نہ من
 میرا کوئی نہیں تیں بن سجن

کر یاد راضی راست دن
 تیرے عشق چھٹی جند بھاڑ دے
 یس ہوداں بے غرض نصیب
 دیکھاں کول نت سوہنا قریب
 بیمار داتوں ہے نت طیب
 ہر مرض جاوے پھڑناڑ دے
 ہے ہے رڑاں رڑاڑ دے
 دلبر دے باجھوں دھاڑ دے



کافی

اے دم مسافر جان دنیا کوڑ ٹکانا اے
اتھے کوئی رہنا ہیں سب قبریں دِیچ وڑ جانا اے

تیرے خویش قبیلے تے گھر بار دنیا والے کوڑے یار
جہاں نال توں پایا پیار تیرے کم کسے نہ آنا اے

اے جگ گھر پرایا اے توں اپنا سمجھ بنایا اے
تینوں نفس نے لاپرواہ لایا اے ہیں پاگل بن دایا اے

ایہے پُتر دھیاں تے نوہہ جوانی جہاں کیتے کریں کمائی
جھوٹا جوڑیں پیسہ پانی تیرے پلے کھنہ پانا اے

رکھ یاد خداؤں چھڈ غافل غفلت پڑھ کلمہ پالے رب دی رحمت
تاں شفیع محمد کرے شفاعت ہن دن حشر ورج آنا اے

نبیا اللہ دا راضی فقیر مادی مُرشد داتا پیر
پنجتن پاک دستگیر بانہ پھڑیا کول بہانا اے

اے دم مسافر جان دنیا کوڑ ٹکانا اے

کافی

اے یار حقیقی دلدار است
 تینوں لائق کل القاب آکھاں
 تینوں نور زمین آسمان اندر
 آفتاب حسن متاب آکھاں
 تینوں حاکم حکمات آکھاں
 ذات صفت اثبات آکھاں
 حق موجود ہمیشہ حیات آکھاں
 تینوں طور وصل شراب آکھاں
 تینوں دلدل تے ہمسوار آکھاں
 لاسیفِ اِلَا ذوالفقار آکھاں
 تینوں خوئی کات تہار آکھاں
 ول رحیم رحم شتاب آکھاں
 تینوں کفر آکھاں اسلام آکھاں
 گر گو بند پھن رام آکھاں
 تینوں پنختن پاک ام آکھاں
 تینوں سارے کھول حجاب آکھاں
 کیا رُوح امر آغاز آکھاں
 دل جان اندر دا راز آکھاں

وِچ برہوں سوز و گداز آکھاں
 تینوں درد فراق یا تاب آکھاں
 توحید کیتی تفسیر فنا
 وحدت وِچ تفسیر فنا
 ہوئی ناقص عقل غید فنا
 سب خشک بیران آب آکھاں
 انکار کتھے اترار کتھے
 غمخوار کتھے بیزار کتھے
 اوتار کتھے ابرار کتھے
 ابدال نقیب اقطاب آکھاں
 کتھے احمد عین علی اللہ
 کتھے مُرشد شفیع ولی اللہ
 ہر صورت خفی حبلی اللہ
 راضی و یکھن دا اسباب آکھاں



کافی

میرا یار قدیم قربات وی توں
 میرا پیار محبت چاہات وی توں
 میرا عشق وفا وصلات وی توں
 میرا سنگھار حسن تجلات وی توں
 میرا فہم وہم دھرم بھرم وی توں
 میرا نور حیار شرم وی توں
 میرا بھاگ بخت کرم وی توں
 میرا حلم علم حالات وی توں
 میرا ذکر فکر شکر صبر وی توں
 میرا لفظ نصرتے سبب وی توں
 میرا سوز فراق تے آہ اثر وی توں
 میرا داروں درد نجات وی توں
 میرا خفی جلی دل جان وی توں
 میرا سہاہ جسم جہان وی توں
 میرا موجود حق سبحان وی توں
 میری صورت موت ذات صفا وی توں
 کتھے گدا کتھے سُلطانی ہے
 سب توں ہی دلبر جانی ہے

بن شفیع محمد ذی شانی ہے

ہر شکل نفی اثبات دی توں

میرا لطف دی توں میرا قہر دی توں

میرا مکہ مدینہ شہر بحر دی توں

میرا دانا منظر دایین دھڑ دی توں

میری حرکت سکونت کل ضیاء دی توں

میرا روپ رنگی بیزنگ دی توں

میری سیکھ سکھاری ڈھنگ دی توں

میرا انگ سنگ ننگ دی توں

میرا مطلب موت حیات دی توں

جے راضی رہیں تاں دوست بنے

کیا خوب عجب ہمراہ دوست و نے

نہ تاں بے پردہ سدا بے چوست و نے

پھر سمع بصر وحدت دی توں

میرا یار قدیم قربات دی توں

میرا پیار محبت چاہات دی توں



کافی

میرا مطلب مقصد حسن کمال
 نور جمال جلال بھی توں
 میرا حال خیال خود وصال
 وہم کل اشکال بھی توں
 اک دائم قائم دلبر جانی
 تیرے باجھوں باقی فانی
 اعظم شانی عین عیبانی
 یحشکمشلہ شال بھی توں
 میرا غم الم جان جہاں
 دھرم ایمان نام نشان
 ضمن ضماں قرب مکاں
 دھیان اندر شغال بھی توں
 ہر صورت صورت ذات صفت
 ظاہر باطن حق حیات
 اندھیرا چائنہ ڈینہاں رات
 میرے دکھڑے پند و کنال بھی توں
 میرا عشق اللہ ساہ پساہ
 جسم ارواح سنج صباح

درد انہو آہ آگاہ
 راہ کو راہ دے نال بھی توں
 میرا بولن بالن سب کچھ سمجھن
 سنن دیکھن آون جاون
 آپے پالن آپ سنبھالن
 مہر محنت مال بھی توں
 میرا ناز نیاز تے نور فیاض
 ہر دم ہادی حق ہمسرا
 راضی آغازی دید دراز
 لا شریک لا زوال بھی توں
 میرا مطلب مقصد حسن کمال
 میرا حال خیال خود وصال
 دہم کل اشکال بھی توں



کافی

سری سر ہو سمجھ سارا اکو اللہ نظر آیا
 حسن حق سب نور ازلی عجب جلوہ نظر آیا
 نکل ہستی جہانوں سے گرا عجب بحر وحدت میں
 دونوں جگ میں ظاہر باطن خدا ہر جا نظر آیا
 کیا مدہوش محبت نے خیال مست دل بخود
 عاشق معشوق الست عشق سبھی مولانا نظر آیا
 خفی خلوت جلی جانی وفي النفسک ہوا ہمدم
 وہی جانے جو کرتا ہے تماشا کیا نظر آیا
 اول آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بن جاتا
 کھلی اب آنکھ عبرت کی اٹھا پردہ نظر آیا
 اُلٹ ہے چال سا جن کی کبھی دشمن کبھی دلبر
 کبھی نہ نہ کبھی ہا ہا یہی چہر چانظر آیا
 راضی کھیلے برہوں بازی پہن کریم کا برقعہ
 نظارہ بیہنہ کا واہ واہ کہاں بڑا کہاں بادشاہ نظر آیا

کافی

اس عشق دے میدانِ درِچ کوئی مرد بے سر آوندا
ادہ دیدار حق دا پاوندا جو جان بازی لاوندا

جوگی بیراگی بن فقیر دکھڑے سہن عاشق ائیر
برہوں کیتے حالوں زہیر اللہ جنہاں نوں چاوند

ساک دیکھن نال خیال نور حقیقی حسن کمال
اللہ جمیل و یحب الجمال آپ نوں آپے بھاوندا

جنہاں چھڑیا شک گمان اُنہاں دیکھیا سب سُبجان
ایہو فرق کدھیا فرقان ظاہر باطن اک اکھاوند

لگا ازلی شوق شدید راضی یار دا عشق مزید
وحدت اندر کرتہبید حق باطل دا شک مٹاوند

کافی

کوئی تیں بن سائیں نہ میرا اے
 میں دیکھیا چار چو فیرا اے
 توں محرم راز محبوب ازل دا
 پرور پاک دلبر دل دا
 دے فضلوں بقا جام وصل دا
 ایویں کرن سخی سخی کم تیرا اے
 توں کامل طبیب ہے درد اندر دا
 توں داروں مرہم پھٹ بگر دا
 توں ہر دم ہادی حق نقطہ دا
 تیرا نت نت شان اچرا اے
 ڈاڑھی عشق نے آتش لائی
 ہے سک دیدار دی روز سوانی
 کتنا سوز برہوں چامت سودائی
 ہوا حال بے حال ودھیرا اے
 شل توں ہوویں راضی یار
 دُکھ عذاب حجاب آثار !!!
 میرے مالک سارے کم سنوار
 رکھ خیال دے نال بیرا اے
 کوئی تیں بن سائیں نہ میرا اے
 میں دیکھیا چار چو فیرا اے

کافی

دے درشن ڈھولن ماہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 پرے اندر بول رہیوں توں
 اولے ہو کے کول رہیوں توں
 میں دیکھاں ڈونڈاں ہر جائی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 تیرے جیہا کوئی ہو نہ لوڑاں
 میرے جیہے تینوں لکھ کر وڑاں
 سب تیری ہے بادشاہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 دیکھ عزیز دا ماڑا حالے
 کر عنایت جام وصلے
 ہونال سدا ہمراہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 مل ہن جانی دلبر آ کے
 دل نہ سہندا درد فیرا قے

پل سول نہ دیندے ساہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 سوز ہجرتے دکھ غم ہزاراں
 برہ دیاں سخت دتوںے ماراں
 ڈاڈھی کیتوئی بے پرواہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 پہلے آپے یاری لایوئی
 پھر مکھڑا کیوں چھپا یوئی
 گھت گل وچ عشق دی بھاپی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 تھی راضی سجن کر بھال بھلائی
 پھول نہ میری کوئی برائی
 ایہا ریت چنگیاندی آہی یار
 میرا والی وارث واہی یار

کافی

کیسے گناہوں یار میتھوں
کیوں گیوں مکھ موڑ کے

کوئی تڑن نہ آئی اک تل
محض زاری کیتم ہتھ جوڑ کے

قہری کہا کیتوئی قہر
جندڑی پئی تڑپاوندی

کس دے کیتے کنڈ دے گیوں
روندا کر لاندہ چھوڑ کے

بے درد ہو پوں درد دے کے
کلہڑا چھڈی پئی سٹ سخن

راضی ریت پریت نبھاویں
جانی جاویں نہ سنگت توڑ کے

کافی

دل درد کیتا در ماندا ہے
 کوئی دم نہ دردوں داند ہے
 ہائے ہائے کراں دلبر بنا
 پیل صبر قرار نہ آندا ہے
 ٹھنڈے ساہ بکھن آہیں سجن
 دے پیار گل پا باہیں سجن
 تیرا حسن کمال جانی جمال
 ماہی موہن من بھاندا ہے
 دس پئے دکھڑے نس گئے مکھڑے
 جھڈی ملی سک نہ کھڑے
 لگا اولڑا سول نت
 جیہڑا پیاتڑ پاندا ہے
 بے حال دی فریاد سن
 کرتس یمن ول آتوں ہن
 بے کسی وچ بل مٹھا
 ایہو کم اصل مرداندا ہے

چھڈ ظلم ستم آ یار ہن
 کر ہجر فنا آزار میرا
 لایا بانہن اندر برہوں غضب دا
 نہیں سینے سوز سماندا ہے
 سخی سیج پئی نظر قمر
 کھا دن بیون ہو گیا زہر
 ہو راضی ڈھولا مکھڑا دکھا
 توں سخی کریم کماندا ہے



کافی

سجین سچا یار ازلی ہمارا ہے تو
مجھے جان دل سے پیارا ہے تو

جہاں شمس و قمر کو نہ دیکھا وہاں
میرا چاند سورج ستارہ ہے تو

مدام حقیقی ہادی حال محرم
ملا محبت میں محبوب نظارہ ہے تو

مہربانی تیری کا شکریہ کیا
کہ ہر صورت ہر دم سہارا ہے تو

عاشقِ عشقِ معشوق سب آپ ہو سچاں
حسن نور حق موجود سرچن ہارا ہے تو

راضی رُوحِ وحدت سے یکتا ہوا خیال
جو انسان میں خود اتارا ہے تو

کافی

ڈاڈھا سوہنا مسکڑا عشق لگم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 ایسی لذت عشق چکھائی
 خمر طوروں روز سوائی
 ہستی کینس صاف بھسم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق افضل حکمت جانی
 عشق کریندا پھتر پانی
 سخت دلائنوں چھٹ کرے نرم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق پیغمبر پیر منوائے
 عشق نے ہاتھی شیر نوائے
 دو جہاں تے عشق دا ہے قدم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 ہر جا جلدہ عشق دکھایا
 عشق نے چاکوہ طور جلایا
 سارا مظہر عشق ڈٹھم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق دے اُلٹے کم اوڑے
 عقل و ہم و پچ سمجھن کیڑے
 ہے عجب عشق دی ریت رسم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق ہے ہادی نور ازل دا
 حسن حقیقی مول وصل دا
 عشق دے عاشق سہن ستم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق جو چاہے کر دیکھندا
 عشق دی مرضی خود خدا میندا
 کئی سر کہتے عشق قلم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 واہ واہ گھمڑے راز عشق دے
 ناز نیاز بے انداز عشق دے
 ہم گفت اندر ایں عشق صنم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 آں شود دل شیدا کے عشق
 آتش پر جگر کر دما سودائے خدا
 سوز و گدازم منم تر چشم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق حیرت و وح حیران کیتا
 ہوشوں حواسوں بروے دجیان کیتا
 عشق مست کیتا راضی خیال و دم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم

کافی

میں حسن میں تجملات کون پچپانے میری ذات
 میں عاشق ہاں مشتاق عشق معشوق میں اخلاق
 نہ میں دن نہ میں رات کون پچپانے میری ذات
 لا مکاں تے میرا دُیرا نہ میں روشن نہ اندھیرا
 نہ ہجر نہ وصلات کون پچپانے میری ذات
 نہ میں جن پر ہی فلماں نہ شیطان نہ انسان
 نہ حرکات نہ سکنت کون پچپانے میری ذات
 نہ میں آواں نہ میں جاداں نہ کچھ کھاواں نہ کچھ پیواں
 سرسُبحان میں اثبات کون پچپانے میری ذات
 رستہ میرا سدھا صاف راضی رُوح مے نہیں خلاف
 بے گنج راز تے گنجی بات کون پچپانے میری ذات



مناقب

یا ہادی جیدر علی اطہرا زلی میرا مولا امام
 سن سخی فسیاد دل کی حل مشکل کرتا تمام
 جو بھی سائل آیا در پر خالی کبھی چھوڑا نہیں
 ہے سدا جاری سخا ساقی بلا وحدت کا جام
 بخش زیارت تا قیامت میں بھی ہوتا سراگدا
 سب فقر کا ستراج تو ہے ید اللہ فوقید ہم مدام
 ہر حال صورت مستفیض رہوں دیکھتا وجھو اللہ کی
 عاشق حقیقی عشق میں رکھ وصالی صبح و شام
 حشر میں مجھ سے پوچھ ہو گی تو یہ کہن گاسح صفا
 مصطفائی مرتضائی میں ہوں غلاموں کا غلام
 قسمت مجھ کو مارتی تھی تھو کریں پر گناہ
 بدل میری تقدیر دینا شیر خدا کا یہ ہے کام
 بیکار ناقص نادار پرے توجہ خاص خود
 ہو اللہ راضی ساتھ میرے آپ ہمدم ہم کلام

کافی

موت دے مال دا خسیدار ہر کوئی
عشق حقیقی حال دا طلب گار کوئی کوئی

کے نوں بدن دی آرائش تے تازگی پسند ہے
کے نوں یار نوں سر دے کے آزادگی پسند ہے

ہے اللہ دے دیدار دا عاشقار کوئی کوئی
کوئی دُنیا دا کتا کوئی جنت دا طالب

عشق انہاں دُنیاں تے ہویا نہ غالب
محبت خدا وچ مست ہار کوئی کوئی

برہ درد دلبر دا باقی نہ ہوندا
وفا دار عاشقاں دا دل عاقی نہ ہوندا

راضی خیال و حدت پُچ پاوے اسرار کوئی کوئی

کافی

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیا رنگ ہے
لٹ خدا دی ذات نوں توں چاکیتا تنگ ہے

کہتے نرے سر چڑھاویں کہتے ارے نال چیراویں
کہتے پیٹھی کھل لہاویں کہتے رانجھا جھنگ ہے

جس نوں لگوں سوئی جانے تیری چال انوکھی یار
شاہ شہاں دے دل وچ وڑ کے کیتا تنگ تنگ ہے

عاشق ہمیشہ راضی رکھنا ہادی حقیقی نال خیال
روز ازل دا گل میرے وچ پایا وحدت دنگ ہے

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیا رنگ ہے
لٹ خدا دی ذات نوں توں چاکیتا تنگ ہے

کافی

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے
محبت میں مخمور سدا مستانہ مجھے

جب دکھایا ہادی نے جلوہ ذات کا
تب ظاہر حسن فانی آیا نظر نظرانہ مجھے

پردہ نہیں ہے ہم کو حسن مجاز ناز کی
محبوب حقیقی پلا دیا شراب معرفت کا پیمانہ مجھے

راضی ہے مطلب ہمارا سوز و گداز میں
عشق میں بیشک کرے ملامت زمانہ مجھے

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے

کافی

خاطر خاص پنہلڑے دے
 پیٹی سہندی سول سانولڑے دے
 جندڑی نمائی روز ازل دی
 ہتھ آگئی برہوں بھلڑے دے
 غم دے کھاواں روز نہوڑے
 دکھڑے دھوڑے ڈکھڑے ڈوڑے
 سک سکایا ساہ نہ چھوڑے
 دس پیٹی ہاں عشق اولڑے دے
 رات سمجھ قبر کرلاواں
 دن حشر دے داہگ نبھاواں
 جیندیاں سویاں کچھ نوں جاواں
 رنج دیکھاں یار پردچلڑے دے
 شہر بنجھور نوں بٹھ لا ساڑاں
 ہوت بنا سب دسم اُجاڑاں
 اے تن کیتا نیہہ نٹاڑاں
 بل ماہی وچ آ تھلڑے دے

دلبر آدے چا گل لاوے
 ہوون تتی دے بخت سوائے
 پک پیار دی رُوح دپج پاوے
 رل پیواں جام وصلطے دے
 رکھیم اہو اک خاص خیالے
 کر راضی رب دے جان حوالے
 ہر دم محبت وحدت نالے
 سن چیدے سخن سچلڑے دے



کافی

بجے نہ کیتا توں کرم ایویں منست مرویاں صنم
تیرے بحر فراق دا اے درد نہیں ہوونا ختم

آ طبعیا دے دوا دیدار اپنے پیار دے
ماجھوں جمل دلبر پھل چھڑیں نہیں دل دے زخم

پھڑ پھڑی برہوں قصائی وڈھ بھک چالائی سینے اندر
بے پیر نظام عشق نت چوڑاں مریدا بے رحم

کی فائدہ ہویا مینوں لا نیہہ ڈاڈھے نال بہن
سہ نہ سکدی سول جندوی ہر دم ہیراں دکھڑے غم

بس بس بس تیرنی ڈھنم نسبت دنا وحشی بنا
پردہ اٹھا کھڑا دکھا تیرے حسن دا مینوں قسم

کیویں کراں یک سوز وچ جل بل رہیا بھٹرا جانی
ہے مست راضی حال بے خود بھل گیا کھل کھل کم

کافی

دساں کیسا درد اندر دا
 توں سائیں سب کچھ جان دا اے
 تیں بن کوئی سدھ نہ ہوئی
 پھر پردہ کی درمیان دا اے
 تیرے کولوں سب تینوں منگدا
 اس منگن توں ییں مول نہ سنگدا
 توں ہے مالک ننگی ننگ دا
 ایویں ہودن سجن مہربان دا اے
 آپے عشق دیدار دا لایا
 حسن جمال دا شوق سوایا
 ڈاڈھا ہجر فراق دے سول ستایا
 دل تانگھ وصل دل تان دا اے
 ہوراضی فضل نال کرم کما
 دم یار یاری دا توڑ نبھا
 کر نزل نور نظر وچ آ
 تاں ماڑاں مشاہدہ حق سبحاندا اے
 دساں کیسا درد اندر دا
 توں سائیں سب کچھ جاندا اے

کافی

ہر شے دامانک آپ اللہ اور نہ دیکھیا کوئی یار
 لکھ چور اسی بولیاں بولے ہر کہنہ صورت سوئی یار
 ہر جا حاضر حق و تدبیری انا احمد بلا مسمی
 روحی راز رموز الہامی سری سرایہی یار
 دل وچ خیال سایا سائیں وحدتِ نال حقیقت پائیں
 راضی ہو یا سب ادنیٰ یار



مجھ کو تیرا برہ لگا دل درد گھائل کر دیا
 نہیں پوچھتا کچھ حال دلیر ایسا ہی مائل کر دیا

حسن صورت ناز والا آیا نظر جلوہ جمال
 عقل عقابر حیران ہو گئے ہوش زائل کر دیا

ساتھ رہ راضی سچن گاتا رہوں گن گیت یہ
 کیسا عجب دیدار کا دل دار سائل کر دیا

کافی

ترس نہ کیتا دھولن ماہی
 پنی کے جام جمال وصالوں
 آپ دنجایم آپے پایم
 ہر رنگس رچایا رنگی
 تیرے قرب دیدار دیاں باتاں
 باجھوں یار حقیقی عاشق
 جس گھڑی توں نظر نہ آویں
 توں لکڑا رگ در دسجن دی
 عشق ہے لکڑا دل نوں کیڑا
 کھنڈا دانگ قصائی ہے
 ہویا حال فنائی ہے
 آپے باربرہوں دا چایم
 سائیں وچ صفائی ہے
 سن سمجھ کے پاواں جھاتاں
 چھین کدی نہ پائی ہے
 اُس گھڑی جل مرجاں بھاویں
 پیلپل پیڑ سوائی ہے
 تہیں بن جانی جانے کیڑا

راضی دیکھ توں نن من اندر
 باہ برہ بھڑکائی ہے

کافی

جو کریں کراویں کرا داجی
 عاشق ہو کے عشق کمایا
 پس سنایا پس اکھایا
 توں قدیم میں محدث
 نکل گئی سب حس حوس
 میں دیح قدرت تیری ہوئی
 اک عشق دی سخت لگوئی
 آپے اپنے حسن تے راضی
 واہ واہ تیری الفت سازی
 توں سائیں میں بردا جی
 درد برہوں دا بار اٹھایا
 تو محرم راز اندر داجی
 توں کرم ذات مقدس
 جد توں دل وچ خیال نظر داجی
 نہیں بن ناپس صورت کوئی
 جالیوئی خون جگر داجی
 جیت لیوئی سردی بازی
 کیتوئی ناز فقر داجی

جو کریں کراویں کرا داجی
 توں سائیں میں بردا جی

کافی

ہر شے تے حاضر ہر دم مولا پس اکھیندا اے
کدھاں کیویں کدھاں کیویں کئی کئی رنگ دکھیندا اے

جوئی اول سوئی آخر جان پہچھاتم دل روچ دلبر
رکھ یقینی پاک نظر برہوں دی چوٹ چکھیندا اے

کچھ نوری کچھ ناری ہے ہر صورت شکل پیاری ہے
سب ملک مکان سرکاری ہے حق اپنا نام رکھیندا اے

گھت عشق دیاں ازلی ڈوراں لاندیاں عجیب ٹکوراں
نت سادے نال سجن نوں سوراں پیا ہجرو صال سکھیندا اے

انا احمد شان الہی باللہ میم محمد ماہی
لا یدرک هل البصار گواہی راضی روز یکیندا اے

کافی

توں ہی جز تے توں ہی کل سب توں کیتا ہنگامہ اہل
 ظاہر باطن اک اللہ توں ہی بیٹا ونبجہ ملاح
 توں دریا توں ہی پُل
 توں متاد توں تقدیر امیر فقیر شاہ وزیر
 توں ہی باغ عطر گل پھل
 توں کلمہ توں متہ آن دین ایمان جان جہان
 سمیع بصیر نظر گئی کھل
 اندر باہر توں ہی توں بولے چولے اللہ ہو
 حق حق پایا روح رسل
 توں عاشق توں معشوق کمال حسن توں عشق سلوک
 ہو کے راضی یار نہ بھل

کافی

میں دُر تیرے دی بردی یار

بہی توبہ زاری کردی یار

لڑھ تیرے جو لگڑی ہاں

توں مالک میں بندری ہاں

تیں باجھ نہ اک پل سردی یار

کوئی قاضی ملاں کوئی باہمن پنڈت

کے نوں دوزخ کے نوں جنت

جو مرضی تیں دلسردی یار

توں ہساروں توں روادیں

پتلی خچدی جیویں پنجا دیں

ہے تند تیرے ہتھ ہردی یار

توں حال اندر دا جانیں جانے

نہ کچھ آن تے نہ کچھ مانے

تیری بے پرواہی توں ڈر دی یار

رکھ راضی اپنی رحمت دے وچ

محبت قربت وحدت دے وچ

سب صاحب ذات نظر دی یار

کافی

نہیں سجن سوا کچھ بھاندا ہے
 واہ واہ میرے نال جو ہوئی
 یار پکار نہ سُن دا کوئی
 ہر دم تانگھ اڈیک ملن دی
 سوز سکائی رت تن من دی
 سخت فراق دے پئے کشالے
 دلبر باجھوں کون سنبھالے
 گکڑا عشق انوکھڑا روگے
 راضی یار دی گولڑی ہو کے
 پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے
 وچ وچھوڑے جیندیاں موئی
 کر بیوس برہوں ستاندا ہے
 سک یلنے وچ ماہی مہن دی
 سر درد انہوہ سولاندا ہے
 سو سو جڈری دکھڑے جالے
 جو ازلی دوست دلاندا ہے
 ایو ہار سنگھارتے ایو جو گے
 رہساں جیویں رہاندا ہے
 نہیں سجن سوا کچھ بھاندا ہے
 پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے

کافی

لٹ لی دل جانی جذری پریت لگا کے پیارے یار
 آپے توڑے آپے جوڑے آجے ڈوبے تارے یار
 آپ بے ہادی رہبر ہر دا کڈ ہاں شاہ تے کڈاں بردا
 عاشق ہو کے عشق دے لیندا خوب نظارے یار
 جو ہے احد سو ہے احمد ایہو آکھیا کلمہ واحد
 آپ پچھان کرا کے اپنا پل نہ سجن و سارے یار
 سب دچ سائیں آپ سما و حدت حق دی حق دکھایا
 انحد بول سناوے راضی میم دا گھنڈ اتارے یار
 لٹ لی دل جانی جذری پریت لگا کے پیارے یار



کافی

رات دے تیری صورت سائیں
 کر یاد رہیا نت دل دے یار
 سوز برہوں نے بہت ستایا
 آ سجن ہُن مل دے یار
 حال اندردی سدھ تینوں ساری
 روز ازل دی آہی
 کی آکھاں کی ہو یا مینوں
 دیندا عشق آرام نہ پل دے یار
 درد ہجر بھل جادے سارا
 جے درشن دلبر دیویں
 ترس عزیز تے آون چاہیدا
 سُن دُکھاں دی گل دے یار
 حل ہو دے ہر مشکل میری
 راضی تیرے وصالوں
 دل دیچ اک محبت والی
 بھڑک اٹھی جھل جھل دے یار
 رات دے تیری صورت سائیں
 کر یاد رہیا نت دل دے یار

کافی

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانا چاہیے

اس حال میں اس خیال میں بے کیا ہے چینِ دل
کُھ سے اٹھا پردہ سخن درشن دکھانا چاہیے

آپ ہی اپنے عشق کا جادو لگایا ہے مجھے
نیرے وصل سے یہ ابھی ہوشیارستان چاہیے

اللہ ہم پر رحم کر لے صاحبِ سچے محبوبِ یار
تو ہمارے ساتھ ہر دم راضی یگانہ چاہیے

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے

کافی

ڈاڈھا روگ جندڑی نوں سبنا دا لکڑا
 کیتا عشق تن من سر ساه تگڑا
 سجن یاد ہر دم دکھڑے کراون
 باجھوں یار سکھڑے ہرگز نہ بھاون
 نا نا نہنہ ازلی میں بھی بھاداں
 او بھی بھادن برھوں دا جگڑا

باتاں عجیب تیریاں رمزاں لطیف ہن
 گجھڑے درد اندر دے واہ واہ کشف ہن
 بنا دیدار دلبر دکھڑے تکلیف ہن
 رگ رگ دے وچ ہے سوزاں دا رگڑا
 سٹر سٹر ہجر وچ مر مر نہ جیواں
 باجھوں یار ماہی پیالہ موت پیواں
 راضی دیکھ ڈھولن خوشحال تھیاواں
 سائیں میں تیرے دردا ہاں سگڑا
 ڈاڈھا روگ جندڑی نوں سبنا دا لکڑا
 کیتا عشق تن من سر ساه تگڑا

کافی

تیری شان عزّت کی تجھ کو قسم یا اللہ ہو مجھ پر مہربان
تو نہ بخشے تو کون بخشے پر خطا کر امن امان

ما غریبم گناہ گارم اُمید وارم لطف تو
غفار تو ستار ہے سبحان سچا بے گمان

ازلی عنایت وصل سے مجھے مخصوص کر مسکینی نواز
کرم کرنا کام تیرا مالک ہو میرا نگہبان

دیکھتا سُنتا ہے تو جانتا جو ہو رہا
درد سوز دے بے قراری ہے آپ کو لاهل عیاں

برے کیا بیتاب دل دیدار بن عاشق اُداس
ملے نہ جب تنک یار راضی سو جھے نہ کچھ سرت جان

کافی

حال فقیراں تے۔ مارٹیاں غریباں تے ترس کماونا
 دکھڑا جُدائی دا درد مٹاونا
 تیرے نال میلے ہودن ہر ویلے
 گھنڈڑا اُٹھاونا مکھڑا دکھاونا
 اپنی توں گولڑی پالیں وچ جھولڑی
 دل نال دل جانی جڑ جڑ لاونا
 عشق کمال وچ حسن جمال وچ
 سد سد سبھنا کول بہاونا
 کوڑی توڑے کچی سائیں صاف کد سچی سائیں
 لگڑی پریت پیارا توڑ نہاونا
 رُل بل سوہنا ماہی من موہنا
 راضی یار ہودنا پل نہ بھلاونا

کافی

میں ایانی کو جھڑی
 توں سیانا سوہنا چن سجنا
 اے سر بھی تیرا ساہ بھی تیرا
 سب تیرا ہے تن من سجنا
 منتظر ہاں روز شب
 فضل کمال کرم دی
 سچی کوڑی پرکھ نہ سائیں
 رہے پریت وفا صنم دی
 یاری دا دم توڑ نہجھا
 ہووے ظاہر باطن درشن سجنا
 درد عشق دی لذت پاواں
 نت یار دے حسن نگاہوں
 ایہو شوق شدید ازل دا
 جڑ لگا دل جاہوں
 اپنے نور جمالوں جانی
 بخش مقام امن سجنا

صدقے ہوون نام تیرے توں
 توں جہناں نوں چاہیں
 دھڑیاں نوں محبوب ملاویں
 چا اولے سارے لایں
 دیدار بقا وچ رکھ راضی دلبر
 تیری محبت لگی لگن سجنا
 نہیں ایانی کو جھڑی
 تو سیانا سوہنا چن سجنا



کافی

اندریار تے باہریار ہر جاریار دا اظہار ہے
گوفوگون ہے بھر سمندر جس دا پار نہ اروار ہے

وحدت رب دی صورت سب پُچ رب ہی رب دکھایا
سمیع بصیر عین الہی نہیں نور سمایا

رنگا رنگی رُوپ سجن دا سنگھار سارا سنار ہے
کدھی شاہی بے پردا ہی کدی زہد کریندا زاری

اپنا ہویا آپ پوجاری آپ قرآن تے آپ قاری
جیویں چاہے بنے بناوے رکھدا کل اختیار ہے

کہتے لڑدا جنگ جدالی کہتے سخی کہتے سوالی
ہر پتے ڈالی دسا ذرا نہ دسا خالی

راضی موجود اللہ ہم دم انحد سر جھن ہار ہے

کافی

مار نہ وچ وچھوڑے یار
 دے دکھ ہجر دے تھوڑے یار
 میں تیری گولڑی توں میرا سائیں
 وصلوں فضلوں ہم خیال کرائیں
 دل درشن تیرا لوڑے یار
 وہم دیلاں لکھ وچپاراں
 اتھ تیرے وچ نک مہاراں
 جیویں چاہے موڑے یار
 منگے تینوں منگتی تیری
 نہ کچھ نیکی بدی میری
 کرا حسان قرب دے ڈوڑے یار
 تیں حُسن کمال دے صاحب ہو
 تیں جیہڑا سوہنا دیکھیا نہ کوئی
 جو جوڑ جمال دی جوڑے یار
 راضی عشق دے کم اُلٹ ادیڑے
 برہوں لائے اندر جھڑے
 ڈاڈھے دیندا نہنہ نہوڑے یار

کافی

تو ہی یہاں ہے تو ہی وہاں ہے
 یہ جانا کہ ہر گھر بس رہا تو بے گمان ہے
 تو خُدا احد آپ محمد بن آیا
 وهو الله في السماء في الارض سمايا غير نه دیکھا کہاں ہے
 تو درد تو درمان ہے تو جگر تو دل جان ہے
 سر روحی راز نہاں ہے
 خود عاشق ہو خود محبوب طالب طلب خود مطلوب
 خود حال فقر میں راضی خود ہی شاہ شہاں ہے
 تو ہی یہاں ہے تو ہی وہاں ہے



کافی

مالک تینوں معلوم ہے
 جو کچھ دل وچ میرے اللہ
 ہو یا ہو رہیا جو ہو سی
 ہر بات سدا بستہ تیرے اللہ
 بدیاں والا دفتر کالا
 نیکی کچھ نہ کیتم !!!
 توں غفار سار ہے مطلق
 میں وچ گناہ گھنیرے اللہ
 حساب کریں دکھ نہ مکے
 بخش دیویں سکھ پاواں
 منگاں تیرا رحم یا ربی
 سر دھر در وڈیرے اللہ
 صدقے اپنے پیاریاں دا
 مٹی راضی اللہ سائیں
 مار عاشقاں نال اٹھاویں
 پیا چھماں یار مے پیرے اللہ
 مالک تینوں معلوم ہے
 جو کچھ دل وچ میرے اللہ

کافی

تجھ بن کبھی کوئی نہیں
 صورتِ نظریں آئی رے
 رتو گھٹ موہن سر باندھو
 مکھ سے بنی بجائی رے
 ہر گھٹ بست احد ازلی
 اور نہ سو جھت کو
 سانس سریرہوں آوت جادت
 قدرت اللہ ہو !!!
 کینک نام یو دھر اپنے
 ہر ہر بات بنائی رے
 کارن ہار تجھی کو مانت
 کت سنت سب دیکھت جانت
 ہمرے مالک تم ہو داتا
 مہے جھولی بکھیا پائی رے
 اے کن کار کریو اب کرپا
 درشن بخش دیو مہاراجہ
 پوجت الکھ پوجاری راضی
 ہر سادھن سنگ یکتائی رے

کافی

کہا مجھ کو الہی عشق عاشق فریاد نہ کرنا
یار کا رکھ دردِ دل میں آہ فریاد نہ کرنا

خوب آتشِ عشق میں بنے جب کشتہ جگر
پھر خوب طیبِ خود درد ہے تو ہے برباد نہ کرنا

محبوب کی مرضی بنا کچھ نہ عاشق چاہیے
دمِ قدم ہو یادِ ساجن بات بے داد نہ کرنا

رسی رضا کو پکڑ فقیرا الکھ جگائی رہنا
سارا مظہر مولا ہے شکِ شبہات نہ کرنا

راضی اندر بیٹھا دلبرِ بیخِ خیال سما یا
بہمز ربی عنایت کے غیر خواہشات نہ کرنا

کافی

دیداں ملا کے دل لٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 عشق حسن کی کھیڈ ہو رہی
 یس گئی ہار سب کھٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 مان تے گمان گیا دسر جہان گیا
 قدماں دے وچ سرٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 زل مل راضی سوہنا اک ہو گیا
 پا کے پیار چٹیا چٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 دیداں ملا کے دل لٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے



شعر



دو جگ دے وچ ہویا میرا
 باجھ تیرے نہ کوئی یار
 محرم راز سدا توں جانے
 دل دا حال سبھوئی یار
 جے کرم کریں تند جیواں
 نہ تند محض مسکھئی نت موتی یار
 ہو اپنے نام دا صدقہ راضی
 تینوں اک رب من کھلوئی یار



مسکھاں نوں وچ دوزخ ساڑاں
 تے ساڑاں سارے کھڑے
 بھونکن کتے ویکھ فقیہ نوں
 رانجھن ہیر دے ویہڑے
 توں رانجھن تے یس ہیر نمائی
 روح رل گیا دل نیہڑے
 سچا عشق ہے اک اللہ دا راضی
 باقی ترک بھکھڑے

شعر

خودی سے جو حالی ہوا وہ دیکھتا نہیں اپنے آپ کو
عاشق ہستی سے گزر کر زائل کیا حجاب کو

جب عشق مجھ میں آگیا تیرا اصل ازلی سجن
تب کیا قربان تجھ پر دل رُوح راضی تن بدن

تو جانتا ہے ابتدا جو انتہا ہوگی میری
راضی حق تسلیم میں مشکل کشا ہوگی میری

دیکھ ہر دم یار کی صورت خیال میں
راضی رہ ہمیشہ ہادی کے حال میں

عشق نے جلوہ دکھایا دلدار کے دیدار میں
اب یار راضی مل گیا قالو بلی اقرار میں

نیک وہ ہے جو بُرے کو بھی نیک کہے
عاشق وہ ہے جو دکھ درد میں راضی رہے

شعر

سجین سنار کیتا سنگھار
عجب دیدار دیکھو اے یار کیا

حسن ہوشیار ملیا آدھا
دُقم سردار ادکھاوت بار کیا

ہے گل تلوار اکھیں نروار
رہیا دپچ کار دیکھن چودھار کیا

سدا پل پل اکو دپچ دل گیا
زل مل ہوئے راضی دل گھر بار کیا

خیال مالکوس

کون کرت تجھ بن مہربانی
 زس بھری پریم کی نورانی نظریا بھری بنانی
 قمری یاد مورے من میں دن رین رہی رام
 گر کی ہوئی کرپا مجھ پر آسانی
 مہر جن کے سیوک سادھو پوجاری
 بے انت پاوت صورت سلطانہ
 سب کا پالنے ہار دیادان داتا
 راضی مانت بھگوان دانی
 کون کرت تجھ بن مہربانی

شعر

اے یار تجھے کس طرح راضی کروں
 مہر جان دل سے دیا اور کیا نذرانہ دھروں
 دوبا ہوں تیرے عشق میں باہر نکل سکتا نہیں
 بحر عینق سمندر میں دس کون سی نارنگی تروں



بُرا بھلا جیسا بھی ہوں راضی بندہ ہوں تیرا یا خدا
 ہر حال خیال فعل میں تو نہیں مجھ سے جدا

کافی

تین بن دلبر کوئی نہ سُن دا درد منداں دیاں کوکاں
توں ناں دیکھیں جانے مینوں نظر نہ آویں لالیتھوں کتھ جھوکاں

عرشوں فرش نئے چاسٹیوئی ماریناں دیاں نوکاں
یہیں بیہ آگن در در پھر دی کملی ہو دِپچ لوکاں

تیرے طرفوں سب کچھ جاناں جگ سارے دیاں نوکاں
اگ برہوں دی صبر نہ دیوے محبت لایاں موکاں

رگ رگ راضی عشق اندر دِپچ سوزاں لائیاں چرکاں

شعر

منم فدا شد
نور خدا شد

ترا حسن عشقم
راضی چشم یار دیدم

تن من میں نیری تا نگہ لگی واہگ سستی ہے
لوں لوں میں لپٹ رہی بہت بیکی ہے

اللہ کی پکڑ یہ مضبوط رستی ہے
محبت سے مادی پاک راضی رُوح کھسی ہے



رُخِ مُصْطَفٰی نورِ خُدا دل میں دیکھا دن رین
فنا فی اللہ جب ہوا بقا با اللہ تب عین

ظاہر سے مطلب مُرشد ہمارا باطن با حق پائا ہوں حین
ہے راضی رَبُّ الْمَشْرِقِیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبِیْنِ



کافی

اک الف عشق پڑھایا ب ت دی بات بھلائی
 یہیں اللہ دا اللہ میرا دُو بھی خبر نہ کافی
 اندر میرے دلبر بولے کون پچھانے وچ دچولے
 جس نوں جلوہ دتا ڈھولے سو مست ہویا سودائی
 عشق جنہاں دے حصے آیا بار برہوں سر انہاں چایا
 یوسف ہٹو ہٹ وکایا نال زلیخا لائی ! !
 عشق دے ہوئے پتھے وعدے پورے کردا کم قضا دے
 حسن حسین جیسے شہزادے خاطر رب شہادت پائی
 سرمد سرتلی تے دھریا مرد منصور سولی اُتے چڑھیا
 یار عوشتاں دے وچ وڑیا شمس کھل لہائی
 عاشق پاؤں بھیت ربانی وحدت اندر حق سبحانی
 رہیا راضی فرق نہ رائی

کافی

اوکھا بلدا مُرشد کامل
 بیجا یار اللہ محمد شفیع
 انقول اگے حرف نہ کوئی
 جیہڑا ڈونڈھے اپنے رب نوں
 جس دل اندر عشق الہی
 مُرشد حق دا راز سمجھایا
 اندر آپ تے باہر آپ
 جان جاندی تے عشق سہاگہ
 آپے خالق خلق اُپائی
 سوکھا بلدا رب ہے
 عین علی عجب ہے
 اکو کثرت وحدت ہوئی
 ہوندا دل و پچ حاصل مطلب ہے
 سودل دیکھے ہر جا ماہی
 لاہیا غیر غضب ہے
 بے گھر آپ تے ہر گھر آپ
 ہو یا جسم جذب ہے
 آپے بنیا ماں پیو دانی
 جو سی پہلے اوہن لبھدا
 راضی اللہ کل من سب ہے



دل سائیں دی سک وچ سکدا میں ہاں بندا اللہ اک دا
 میرے پرور پاک پیارے داتا دُرسن دان ونا کرنا
 توں سمجھاویں نہیں سمجھ لوں سرحق دا
 ازلی عنایت رحمت شفقت باپچ سخاوت بخش محبت
 آوے لطف عجیب عشق دا
 توں ڈھاویں توں بناویں توں سچا سچ کماویں
 سچ لکایاں نہیں لکدا
 رکھ اپنا خیال میرے وچ راضی مست ہوکھٹاں حق دی بازی
 سرسوائے اللہ نہ ٹکدا



کافی

میری ذات بھی توں میرا اسم بھی توں میرا کل جو جان دم بھی توں
 میرا کرم کریمی نور لطیفی محسن منصم بھی توں
 میرا حال مقام قرب قیام آغاز انجسام علم علم بھی توں
 یا ہادی کر حمایت اپنی خاص عنایت محبت اپنی
 میرا کلمہ قرآن دین دھرم بھی توں
 تیری ذات ہے جل جلال ہو سبحان اعظم شان ہو
 کون بنے انسان ہو آدم بھی توں لادم بھی توں
 تیری وحدت حق کمال ہو توں خالق خلق خیال ہو
 توں مالک حسن جمال ہو میرا ازلی ابدی محرم بھی توں
 میرا سمجھن بجالن دیکھن آکھن سیر بلا ہی آدن جادن
 نَحْنُ أَقْرَبُ بھی توں وَفِي أَنْفُسِكُمْ بھی توں
 میرا درد عجب قرار عجب دیدار عجب سینگار عجب
 آحد بھی توں احمد بھی توں لاج جیا شرم بھی توں
 میرا سوز صفا سک دفا نور جیا نظر بقا حق الحقا جیا عین بقا
 راضی اللہ آپ گواہ حکمت حاکم حکم بھی توں

کافی

اساں پاک وطن وِچ رہنا
 چوے داتا دلسر جانی
 گھن وحدت حق سُبجانی
 اتھے علی جمجوری آیا
 کٹ کفر پاکستان بنایا
 داتا جان دا حال فقیراں
 راضی رکھا دانگ وزیراں
 اساں پاک وطن وِچ رہنا
 دل نال سجن دے بہنا
 جہناں دا فیض ہے عام روحانی
 اساں اللہ ہی اللہ کتنا
 گنج بخش ہو داتا کھلایا
 ملک مدینے دا گنا
 محبت کردا نال ضمیراں
 ہر سوہنے نوں سوہنا
 دل نال سجن دے بہنا



میرا مالک داتا
 دل وِچ درد برہوں دا
 تیرا عشق سمایا تن من اند
 الفوں میم ہیروں خود منظر
 یار الستی آپ پچھانی اپنی ہستی
 ہے وحدت والا
 وحدت دے وِچ گم جو ہویا
 اول آخر تو ہی ہویا
 خاص خیال سدا رکھ راضی
 تو صاحب سب دا پتا
 دُکھ دُکھ بانہن پچا
 لُطف الہی قرب قلندر
 باقی کچھ نہ پچا
 نہ خودی رہی نہ خدا پرستی
 اے طریقہ اچھا
 نور حقیقی وِچ سمویا
 ہو نہ پاویں دُچا
 سر سُبجانی حق دی بازی

شفیع محمد دم درازی
 رگ رگ لوں لوں رچا

کافی

عشق تہاڑے اگاں لائیاں
 فضل نظر وچ رکھ ہمیشہ
 دے درد عشق وچ درشن دہر
 آپے اپنا جام وصل دا
 بربخ رساماں چھوڑ سجن
 درد برہوں دیاں آہیں باہیں
 سرفنا ہویا غنیمت اندر دا
 سوز محبت رکھ سلامت
 اسم اللہ پاک محسن
 توں محبوب مدامی ہادی میرا
 اندر الف یم منظر ہر
 توں صاحب سب دا خالق اکبر
 آپ جہاں تے رہیں توں راضی
 عشق تہاڑے اگاں لائیاں
 فضل نظر وچ رکھ ہمیشہ
 اپنا کرم کمائیں

تن من اندر سائیں
 اپنا کرم کمائیں
 ترس پورے شل تینوں
 پر پلاویں بینوں
 ہن دل دیاں سن دعائیں
 واہ واہ تہاں لائیاں
 سر وحدت پرچ سنائیاں
 یاری یار نبھائیں
 ذات دیکھیاں ہر ویلے
 باقی چھٹ گئے چلے
 عین علی ہر جائیں
 رازق ربے مطلق پرور
 اپنا یار بنائیں
 تن من اندر سائیں

کافی

سب صورت ذات سمائی ہے
سوا اللہ رکھ خیال نہ کہندا
جس دم وچ ذات دکھائی ہے
آپ قہار نے آپ ریحمے
تیری وحدت سرکینائی ہے
یار ازل دا محرم جانی
عطا الہی پائی ہے

تے اٹھے ناہیں
یاد رکھاں ہر گاہیں
وال دکھتی نہ پائی ہے
ذرے ذرے تے ظاہر ہے
توں خالق ہر دا ماہر ہے
توحید پہچان کرائی ہے
رکھ رضا وچ راضی
واہ واہ سوز گدازی

اک بات سخن سمجھائی ہے
دل دا مالک دل وچ رہندا
عشق ہے بھاگ سہاگ اساڈا
رب دی شان عظیم قدیمے
میرا صاحب سچا سائیں
توں ہر دم حاضر عین عیانی
دفا محبت سخی فقیری

کیویں جاں توں اُتھے ہے
ایہ دل خانہ پتھے رب دا
اک تیرے ناں خیال یگانہ
شاہی شان شجاعت تیری
جیسا چاہیں بنایوں اپنا
حق حقیقی دل تحقیقی
نگی رنگ رنگیں سنگ اپنے
س ہی درد توں ہی داروں

جو مرضی مالک مولا کریم دی
سوئی ہر دے لائی ہے

کافی

بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شانِ وحدت میں
 یہی نوبت عین حق کی لگا نعرہ محبت میں
 تجھی سے ہے بقا ذاتی ظہورِ نورِ الہی
 تو ہی سنا تو ہی کہتا خالق خود خاص خلقت میں
 اندر اللہ باہر اللہ عشقِ اللہ جان اللہ
 سر اللہ خیال اللہ ہادی حرکت سکونت میں
 تو ہی تو ہے جا بجا ایک اللہ بادشاہ
 ہو بہو مشہودِ راضی ہوا اظہار الوہیت میں
 بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شانِ وحدت میں
 یہی نوبت عین حق کی لگا نعرہ محبت میں

شعر

واہ واہ یار میرے محبوب پیارے
 نال عاشق دے نالنگاں وانگر
 ماڑا دیکھ عزیزب نما
 آپے رنج تے آپے راضی
 نورِ حُسن دکھا دندے اد
 خونی نہیں لڑا دندے اد
 دیداں نال دبا دندے اد
 آپے مار جیوا دندے اد



ہر صورت یار سمایا اے
 جان جسم دا جامہ جوڑیا
 نوری ناری روپ سخن دا
 ہو کے شاہ تے چاک کماندا
 رانجن ہیر دا عشق کماندا
 اکو نام اللہ دے ویکھو سینو
 بھیت حقیقی ہر دل اندر
 پیالہ وحدت عشق استی
 آپے مُرشد آپ مریدے
 نہیں دل دین دلبریا اے
 الفوں میم ملا کے چھوڑیا
 ہر دم حسن سوایا اے
 لوکاں دے وچ آپ لکاندا
 بن جوگی جگ وچ آیا اے
 لکھاں نہم جھپیندے
 عاشق پرچ سیندے
 ہادی یار پلایا اے
 قاضی قاتل آپ شہیدے
 ذرے ذرے وچ اُس دی دیدے
 راضی رب ایہو فرمایا اے



کافی

اللہ میرا حال جاندا - ہائے فی سیتو اللہ میرا حال جاندا
دل لٹیا دلدار وو

اس دے نوں کی پیس آکھاں	دیکھ رہیا ماہی یار وو
پار کنارے وطن ماہی دا	پار کنارے وطن ماہی دا
دم دم اللہ یاد چاہی دا	دم دم اللہ یاد چاہی دا
نال کرم اللہ آپ کریندا	ڈوب دے بیڑے پار وو
اگ برہوں دی تن من ساڑیا	اگ عشق دی تن من ساڑیا
ہستی والا چولا پھاڑیا	ہستی والا چولا پھاڑیا
راضی ہر جا رہندا سائیں	کردی میں دیدار وو

اللہ میرا حال جاندا - ہائے فی سیتو اللہ میرا حال جاندا





ماہی میرے وچ دسدا۔ ہائے نی سیتو ماہی میرے وچ دسدا
کھول دے دی دید و

آپ مریدا تیر نشا نہ	کر دا دند شہید و
آپے اپنا ہویا عاشق	آپے اپنا ہویا عاشق
احد احمد اک ہے لاشک	احد احمد اک ہے لاشک
آپ مصر دا حاکم ہو کے	و کدا ملے خرید و
نوری ناری ناہیں بن دا	نوری ناری ناہیں بن دا
کے نہ پایا بھیت سجن دا	کے نہ پایا بھیت سجن دا
جیویں چاہے ہو کے رہندا	راضی وچ توجید و
ماہی میرے وچ دسدا۔ ہائے نی سیتو ماہی میرے وچ دسدا	



کافی

من واسطہ اپنے ناں دا دویار
 بد حال بیراگن کو بھی کافی
 تیری ہاں مستانی دویار
 دردِ حسن دیاں رنزاں لاوندا
 دل نوں کھاندا جاندا دویار
 جھڑی روگن پانڈی ہاڑے
 سبھاں باجھوں سب اجاڑے دویار
 عشق نے ماریاں بکھیاں تسیاں
 برہوں کیتیاں بے وسیاں دویار
 تیں بن سائیں سجھے نہ کوئی
 آپ ہو راضی رکھ لچ لوئی دویار
 من واسطہ اپنے ناں دا

من واسطہ اپنے ناں دا
 یس ایانی عاجز نمائی
 تیری ہاں مستانی
 یار سچا توں سچ کھاندا
 دل نوں کھاندا جاندا
 سوزِ محبت سینہ ساڑے
 سبھاں باجھوں سب اجاڑے
 لکھاں میراں سہتیاں ستیاں
 برہوں کیتیاں بے وسیاں
 تیں تان اصل وچ تیری ہوئی
 آپ ہو راضی رکھ لچ لوئی

کافی

سب سکھاں تے لذتاں کوں
 اک یار دا درد لذت لگا
 اک برہوں وچ ساڈن دی
 کر عشق عجب تجویز لگا
 حالوں قالوں غیر خیالوں
 درد کیتا کل فانی ہے
 درد ملاندا اللہ نال
 درد ہی دل دا جانی ہے
 درد عشق نوں عاشق جانن
 جہاں ازلی عشق عزیز لگا
 نہ ستیاں حاصل ہوندا اے
 نہ جاگیاں نیڑے آوندا اے
 درد منداں دے اندر دسدا
 ساجن یلنے لاوندا اے
 ہے درد اچھا اک دلبر والا
 جیڑا جگر دا بن تعویذ لگا
 اں میں الہی عشق دا بندہ
 عشق بنا ہے ہر کوئی اندھا
 عشق نے کیتا سارا دہندا
 نہ کوئی پھر ہے نہ کوئی پھندا
 راضی رب کوں عشق یلوے
 سر مرشد مستفیض لگا

کافی

تیرے حُسن جیسا کوئی حُسن نہیں
 تیرے رنگ جیسا کوئی رنگ نہیں
 توں سنگ ہوویں سدا سنگ جاناں
 تیرے سنگ جیسا کوئی سنگ نہیں
 میرا بھاگ سہاگ تے دین ایمان
 توں درد عشق توں دل جان
 آئے حق باحق حقیقی یار
 مینوں تیرے بنا کچھ پسند نہیں
 تیرا نام پیارا لگدا اے
 توں راکھن مارا جگ دا اے
 توں راضی رہیں میں راضی ویکھاں
 اس ڈھنگ جیسا کوئی ڈھنگ نہیں
 تیرے حُسن جیسا کوئی حُسن نہیں
 تیرے رنگ جیسا کوئی رنگ نہیں
 توں سنگ ہوویں سدا سنگ جاناں
 تیرے سنگ جیسا کوئی سنگ نہیں

کافی

کچھ نہیں نہیں کچھ نہیں
 یار حقیقی اک توں سمجھدا
 تیں تہاں میرے خالق ہو
 من موہنے بے حد سوہنے
 درد دلاں دے ہم دم دلبر
 اللہ محمد نام ہے تیرا
 مالک ملک مکان دا
 سن محبوبا تن من اندر
 اصل عنایت باجمالت
 سوز سمورا درد ہدایت
 سائیں تیرے سوائیں کچھ نہیں
 تیں بن ساحن سدھ نہیں
 خالق کل دے مالک ہو
 حافظ ہر دے پاک ہو
 توحید تیری وچ بعد نہیں
 لامکان مقام ہے تیرا
 ہودن حق مدام ہے تیرا
 کیوں جاناں توں خود نہیں
 بخش بقا دیدار سلامت
 سچی محبت وصل وصال

راضی ہو دیں کرم کماویں
 ہو و سیلہ شد نہیں

کافی

عجب شان وحدت ہے سبحان اللہ
 تیری حمد بے حد ہے سبحان اللہ
 احد ذات احمد ہے سبحان اللہ
 بسٹا ہم محمد ہے سبحان اللہ
 توں عاشق توں محبوب مقصود ہر دا
 عشق عین حق تو حسن خوب کردا
 انت ظاہر انت باطن
 انت ربک انہ ہے سبحان اللہ
 توں رسولان دارہبر ولیاں دا دالی
 یتیمان عزیزیاں فقیراں دا پالی
 سب درداں دا درماں سب انوں سلطان
 شہادت سخاوت ہے سبحان اللہ
 وصل وچ ہجروچ وسیں دل جگر وچ
 قبر وچ حشر وچ اندر وچ نظر وچ
 توں مظہر حقیقی محبت ہے سبحان اللہ
 محرم حال ہادی سچا یار توں ہے

ہر آفت توں آزاد کرن ہار توں ہے
 حکمتِ حقانی رحمتِ ربانی
 قادرِ تیری قدرت ہے سبحان اللہ
 ہو اللہ راضی دے دیدارِ باقی
 اُلفتِ الہی بخشِ حُسامِ ساقی
 جلالتِ جمالتِ شفقت ہے سبحان اللہ
 عجب شانِ وحدت ہے سبحان اللہ
 تیری حمد بے حد ہے سبحان اللہ



کافی

ساجن تیری صورت مورے دل میں سمائے
 دل میں سمائے موہے عشق دکھائے رے
 اک تو صنم تیری سک ستائے دوجا برہوں بڈ بکھائے
 بڈ بکھائے اک کون بکھائے رے
 اک عشق جند جان جلانے سوز بھر تن تیز تپائے
 تیز تپائے مورا خون پائے رے
 جب چاہے عشق تب یار ملانے عاشق کر کے سیس کٹائے
 سیس کٹائے رانی حن کھائے رے
 ساجن تیری صورت مورے دل میں سمائے



کافی

آپے اپنا رحم کرم کر
 درد برہوں چا بیوس کیتا
 نیکی بدی ویکھ نہ میری
 ذات غفور رؤف بنے تیری
 توں ہر دا محسن مالک اللہ
 صدقہ اپنے محبوب پتے دا
 جانی جان حقیقی ہادی
 عشق تساڈا واہ واہ لگا
 ہوئی فنا سب خواہش میری
 ہاں اصل احسان فضل دا
 کر عنایت عطا مشاہدہ
 میرا رُوح بھی تو ہے چاہی تو ہے
 پار اروار ملاح بھی تو ہے

بن تیرے نہیں وسیلہ یار
 ہن کپھا کراں میں جیلہ یار
 دان کریں تاں ہودے نہ دیری
 مار مرکا سب دشمن ویری
 میرا سپنا رست جلیلہ یار
 کل خطا کر معاف سائیں
 بخش احوال انکشاف سائیں
 دل ہو یا دردیل یار
 تیرے باجھ محبُوب
 یں محتاج محبُوب
 وحدت نور جمیل یار
 احمد محمد اللہ بھی تو ہے
 سوز سینے دِچ آہ بھی تو ہے

نار نور توں پاک ہے راضی
 توں ہی رنگ رنگیلا یار

کافی

مُسلم کہیں اللہ اللہ
 اچھے نام اُسی کے سب ہیں
 کوئی کہے واہ گورو جی
 کوئی کہے یگتا گیان
 اپنے آپ کو کوئی نہ جانے
 سب میں سوچت اکو احد
 نیت پریت میں سادھو سمجھیں
 جس کو پریم لگایا پر بھو
 کوئی زگ جائے کوئی سرگ جائے
 بن درشن مدنی موہن کے
 ہمیں تو یار کے برہے کیا
 ہمرے سچے گریہیں پورے
 نام کی جوت جگادت سادھو
 ہندو کہیں ہری ہری
 بات سنورے کھری کھری
 کوئی کہے بڑا بھگوان
 کوئی کہے پڑھو قرآن
 کایاں کوٹ کی ذری ذری
 آپ سماپو واحد ہے
 ہو ہو سر پر شاہد ہے
 دیکھا اُسی نے رام شری
 مجھے کسی سے کام نہیں
 چاہت چھین آرام نہیں
 پن پاپ سے ہری ہری
 سرجن ہار ساجن سورے
 سنتا الکھ حضور رے

راضی من میں ایک بست ہے
 جس بن گھڑی نہ سری سری

کافی

ہیں کیسے پر خطا ہاں

توں مالک ہے میرا چنگا یار

حال سارے دی سدھتساں نوں

نت بخشش درشن منگاں یار

ہوندیاں نیڑے سخن اقرب

نظر کھنکھنے نہ آویں

در در دلبر کیوں پیا ڈھونڈھاں

جے آپے چا گل لاویں

نام تیرے توں صدقے ہوواں

سر سولی تے ٹنگاں یار

عطا ازل دا عشق کیتوئی

سوز ہجر دا درد دتوئی

پٹھیاں کھلاں عشق لہیندا

نیہنہ پنجاندا ننگا یار

خیالاں دے وچ خیال تساڈا

تن من ملک ہے مال تساڈا

دیکھ فقیری حال اساڈا

راضی دامن تیرے لگا یار

کافی

سدھے رستے چل فقیرا
 سر جھکا رکھ صاحب اگے
 بچا اکھیں سخن زبانوں
 ہر حالوں ہر خیالوں
 چھاتی وچوں جھاتی وچوں
 ہے سب یار دا اپنا بھیت
 کڈھاں وائیں خزاں دیاں گھل دیاں
 عجب لگا اے برہوں اولہ
 جان جسم دا لاہ حجاب
 یس توں ہاں توں یس ہاں
 تیرا رب سچا نت ساکتی ہے
 دیکھ الف اثباتی ہے
 عشق حقیقی دین ایمانوں
 فرقانوں نئے قرآنوں
 سارا مظہر ذاتی ہے
 بد کرے چاہے نیک
 کڈھاں بہاراں پھگن چیت
 نہ یہ موت جیاتی ہے
 ایہو ہے پردہ ایہو عذاب
 نہ کچھ کوئی گناہ ثواب

اپنی شان پہچھان ہو راضی
 اللہ نام تیرا بنجاتی ہے



کافی

آ طبیباً دے دوا لگا سخت ہجر دا درد ہے
 سوز فراق دی اک سینے پوچ ساڑ کیتا دل سرد ہے
 توہی جانے حال حقیقت دانا بنا سچا یار
 علاج میرا وس تسادے عشق ڈاڈھا مرض ہے
 ہے دھچھوڑا وڈا دوزخ روز میرے واسطے
 بل محسبوا چھٹ جدائی ایہو عرض تے ایہو عرض ہے
 ہاں ازل دا عاشق تیرا راز محرم ڈھولنا
 یار کماون یاری لاون کرم کماون فرض ہے
 للہ راضی کر محبت رکھ ہمیشہ نال وفا

بخش زیارت یا محمد

ہر دے ہر دم ورد ہے



کافی

اے دُنیا کوڑی ٹھگ بازی ہے
 کوئی پنڈت تے کوئی قاضی ہے
 کوئی سادھو سنت سناسی ہے
 کوئی حاجی نیک نمازی ہے
 اک ابا تے اک نانا ہے
 اک اماں تے اک ماماں ہے
 اساں یار دانیہنہ نبھانا اے
 ہُن دُکھاں کیتا سِنا اے
 سکھ دے سارے بھیناں بھائی
 کوئی چاچی تے کوئی ماسی ہے
 نفس شیطان نے دُنیا تے
 رل گئے چور تے کُتی
 جیہڑے حق دے راہ توں روکن
 مار تہناں سر جُتی
 اک حقیقی یار بنا
 سب فانی حسن مجازی ہے

کافی

موت کے دی جان نہ چھوڑے
 رضا خدا دی من فقیر
 فقر فی اللہ نور اللہ دا
 بندہ اپنے خیال بناؤندا اے
 جو رب چاہے سو ہوندا اے
 رب دے عشق وفا دیکھیا
 میرا اللہ توں مینوں کافی ہے
 اے وحدت واحد وانی ہے
 کون تقدیر الہی موڑے
 فقر دے چم توں جوڑے
 صفت صفات ناجی ہے
 کوئی بیٹھانے کوئی بھوندا اے
 رُوح راگ سچا پیا گاؤندا اے
 کوئی شہید ہو یا کوئی غازی ہے
 توں شفقت والا شافی ہے
 ایہو حال صوفیاں داصافی ہے

محبت والیاں درو دلاں تے
 رہندا اللہ راضی ہے



کافی

تُسیں میرا دل دیکھدے ہائے و دیار تُسیں میرا دل دیکھدے
سُن دے دل دی بات دو

درد دیدار دا لا کے ڈھولا	ہویوں چُپ چپات دو
یہیں ایانا سجن سیانے	یہیں ایانا سجن سیانے
تساں باجھوں کوئی نہ جانے	تساں باجھوں کوئی نہ جانے
حُسن جمال دے خالق ازل	پاک تِساڈی ذات دو
جیسا چاہیا آپ بنایا	جیسا چاہیا آپ بنایا
اپنا رنگی رنگ رچایا	اپنا رنگی رنگ رچایا
عشق محبت شور چمایا	برہوں لائی ہائے ہات دو
سوز رہے شل سدا سلامت	سوز رہے شل سدا سلامت
سک وچ سوہنا بخش زیارت	سک وچ سوہنا بخش زیارت
نعمت ہے یہ سک الہی	درد وفا دا ساتھ دو
منگاں ہر دم خیر تِساڈا	منگاں ہر دم خیر تِساڈا
کوئی نہ ہويا ویر تِساڈا	کوئی نہ ہويا ویر تِساڈا
لُحظے دے وچ آہن ماہی	آکھاں سر صلوات دو
توں یس اک ہو دیکھو راضی	توں یس اک ہو دیکھو راضی
جیویں جانو رکھو راضی	جیویں جانو رکھو راضی
نن من اندر دس رس سائیں	ہور نہیں حاجات دو

تُسیں میرا دل دیکھدے
سُن دے دل دی بات دو

کافی

رب دی مرضی من فقیرا
 اللہ باقی بسندہ فانی
 فنا بقا دی رمز پکچانی
 جان جسم نوں گال عشق وچ
 وحدت حق وچ گم ہو عاشق
 سوز سہاگ دا پہن کفن
 اے سر سہا ہے اللہ دا
 ہیں اللہ وچ اللہ میں وچ
 ہیں تیرا توں میرا
 قربان ہوں کل نام تیرے توں
 ظاہر باطن ہے موجود
 ہستی وچوں نکل کے باہر
 راہ عشق دا ہے زالا
 نفس شیطان دشمن جانی
 اک ذات کہتے کئی ذاتاں ہویاں
 رب دی مرضی من
 سکھ فقیری فن فقیرا
 چھوڑ خودی والا خانہ
 تاں بلے پار یگانہ
 سر دھریں نظر انداز
 ہو محبت نال دفن فقیرا
 رکھ خیال حقیقی !!!
 باقی بات ودھیسکی
 ہادی شان شفیقی
 درد وصال دے دہن فقیرا
 ہیں وچ سچا ہادی
 حاصل کر آزادی !!
 غمی ہے نہ شادی
 دنیا گندی رن فقیرا
 اک بات کہتے کئی باتاں

اک دن بیکتہ کئی دن ہوئے اک رات بیکتہ کئی راتیں
 اک دے اُتے بے شماراں ہوں درود صلوٰاتیں
 وهو اللہ فی الارض والسموات یار ہویا ہم تن فقیرا
 ہوں وہم میں نہ ہویا نہ ہوں دپہ ہویا
 دل اکھاں دپہ دلبر وُسا آپ کریندا ہویا
 حب حبیب حقانی ہر دم داغ درونی دھویا
 آپ ناراض تے آپے راضی
 کہتے لڑ داتے کہتے امن فقیرا



کافی

درداں دے وچ عید ہمیشہ
 راحت رنج نوں عشق نہ جانے
 دلبر کولوں درد ملیوے
 ہادی ہتھوں محبت والے
 سوز ہجر دی پیڑ اقلی
 اسیں مسافر اُس وطن دے
 سک وچھوڑا خوب ستاندا
 اُلٹی چال سجن دی وکھی
 راضی او محبوب اللہ دا
 رب دیوے دیدار ماہی دا
 جیندے موٹے ہاں اتھاندے
 درواں دے وچ عید ہمیشہ

انہاں عاشق درد منداں دی اے
 نہ حاجت تاج شہاں دی اے
 عشق کماون ریتے
 زہر پیالے پیتے
 پئی دل جگر نوں کھاندی اے
 جھٹے یار اساڈا رہندا
 اے بہوں کہتے نہ بہندا
 عقل حیران ہو جاندی اے
 اللہ شل ملاوے
 صورت پاک دکھاوے
 اے جند جان جنہاں دی اے
 انہاں عاشق درد منداں دی اے

راحت رنج نوں عشق نہ جانے
 نہ حاجت تاج شہاندی اے

کافی

تساں جانو جیویں جانو
 تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا
 تو میں پاک تے بے عیب ہو
 سب آپ ہی اپنا زیب ہو
 آپ ہتھیں انسان بنا کے
 تو میں اچھے بے حد سچے ہو
 کدی رسدے ہو کدی پرچے ہو
 اول آخر اللہ محمدؐ
 ظاہر باطن حق سبحان
 میں ایمان توں دانا
 روح بے اختیار اختیار تیرے چ
 میرا درد عشق کمال تساں
 میرا سوز ہجر وصال تساں
 میرا اگلا پچھلا مرنا جینا
 نہیں تہاں تساڈا بندہ یار
 ہو رہا مکا کل دھندلایا
 حاضر ناظر لا ریب ہو
 سائیں واہ واہ دلفریب ہو
 مول نہ جانیں مسدا یار
 بیرنگ رنگاں دپچ رہے ہو
 میرے تے ہر دم وچے ہو
 تہیں بن میں ہاں اندھا یار
 میرے سچے رب رسول اللہ
 دوست مدام محبوب اللہ
 رہیا نہ کوئی سندھایا
 میرا حال احوال خیال تساں
 میرا حسن ازل جمال تساں
 توں ہی توں ہے بن دا یار

میرے سر حقیقی شان تہاں
 قرآن تہاں ایمان تہاں
 میری سمجھ سبجان تے دھیان تہاں
 میرے سمیع علیم بصیر تہاں
 میرے داتا تہاں دشگیر تہاں
 میں فانی توں باقی مولا
 تہاں جانو جیویں جانو
 نام تہاں نشان تہاں
 میرے رب تہاں رحمان تہاں
 دل نحن اقرب من دا یار
 تدبیر تہاں تقدیر تہاں
 مرسل ہادی مرشد پیر تہاں
 ہو راضی خداوند یار
 میں تے تہاڈا بندہ یار

تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا
 ہور مکا کھل دھندا یار



کافی

بھانویں دکھ دیوؤ بھانویں دھکے یار
 تاں بھی سخن میرے ہو سکے یار
 کردرشن دل نہ رہے یار
 نہ نہیں نہانے تھکے یار

یہیں تاں محض تسادڑی گولڑی ہاں
 توڑے کملی کو جھڑی مبولڑی ہاں
 کدی ہمدی تے کدی روندڑی ہاں
 تیرے نام توں صدقے ہوندڑی ہاں
 گھن قول عشق دے پکتے یار
 اصل حال محرم دلدار دل دے
 سدا سردے سائیں توہیں ہوازلدے

بنا زاری میرے دعوے نہ چل دے
 اپنے فضل کمالوں عجیب سارے چاڑھکے یار
 بجز روچ گزر گئی عمر سب اجائی
 سک سوز برہوں اندر آگ مچائی
 پانی پا وصل دا ہے نہ بجھائی
 تن من پیاسڑا شل آپ سلامت رکھے یار
 تیرے درتے مرساں نوکر در دی رہاں

در چھوڑ مالک دا کہتے بھی نہ دیساں
 جو مرضی محبوباں دی سوئی منیساں
 موتوں سخت درد ہجرو اتیں بن تن نہ تگے یار
 جان جسم دی خاک رلاواں
 راہ تیرے دی خاک ہو جاواں
 پریت وفا دے گاؤں گاواں
 تساں بلاؤ بھی آواں
 وچ مدینے مکے یار
 مک رات گئی ہن فجر ہوئی دن حشر آیا ویلی قبر ہوئی
 ربی رحم والی اک نظر ہوئی جیہڑی خبر نہیں او خبر سوئی
 ہو راضی سانول پتھے یار
 وچ وحدت کثرت مکے یار



نعت شریف

داتا دلارے دلبر محبوب لاج پرور
 للہ آپ اپنے مسکین تے مہر کر

سب کا محمد مولا کر معاف خطا جو آہی
 بے کیف بخش درشن اپنا حسن الہی

پُر نور	نین	سائیں	تن	من	ہووے منور
درداں	بھریا	سوزاں	سٹریا	ہاڑے	پاواں تیں در کھڑا
برہوں	لڑیا	دکھاں	پھڑیا	بے	فراق دا صدمہ بڑا
بن	ہو	راضی	نام	خدا	دے زیارت سجن عمر بھر

داتا دلارے دلبر محبوب لاج پرور
 للہ آپ اپنے مسکین تے مہر کر

کافی

خلق فنا خالق بقا لا الہ الا اللہ اندر باہر آپ اللہ لا الہ الا اللہ
 عرش فرش لوح کرسی میں آپ ہی رہا سما لا الہ الا اللہ
 ذاتی تجلہ نور ضیاء ظاہر باطن مصطفیٰ لا الہ الا اللہ
 سب سے ادنیٰ سب سے سچا سب کا ہادی رہنا لا الہ الا اللہ
 سب کا محافظ سب کا پالک ایک حقیقی بادشاہ لا الہ الا اللہ
 توں بے مثل بے چون بے نہ مست نہ مجنون ہے
 نہ جسم نہ ارواح لا الہ الا اللہ
 قادر قدرت حکمت والا حسن جمال جلالت والا
 سر پر کھڑا آپ گواہ لا الہ الا اللہ
 زندہ قائم لا زوال الف میم عین وصال وحدت میں یکتا لا الہ الا اللہ
 میں لا ہوا توں ہا ہوا نہ غیب کوئی تیرا ہوا
 تحقیق ہے سب بخدا لا الہ الا اللہ
 راضی صفت بے حد ثنا مخلوق کو طاقت کہاں
 تیرے سوا کچھ نہ رہا لا الہ الا اللہ

حمد

سب حمد اللہ رب العالمین ہے تیری ذات رحمت العالمین ہے
توں مالک یوم الدین ہے نہایت بڑا مشفقین ہے

نہیں بنے فریاد کون ہر آفتوں کرے آزاد کون
دیوے سائیں بنا امداد کون کرے برباد نوں آباد کون

توں حاکم الحاکمین ہے توں صاحب عرش زمین ہے
سرچوٹ لگی تقدیر دی بھلی سرمست سریر دی

خطا معاف کر پر تقصیر دی اپنے فقیر دل دلگیر دی
توں کافی کریم مذین ہے اے راضی تیرا مسکین ہے

کافی

آئی موج وحدت دریا دی اے
 دڈی شان پتھے اللہ دی اے
 لائی برہوں آتش باہ دی اے
 اے رمز حقیقی راہ دی اے
 اے خیال ہویا ہتھ خیالی دے
 اے حال ہویا وس والی دے
 اے رنگ لالہ دی لالی دے
 اے باغ نے مرشد مالی دے
 سب ہستی آپ خدا دی اے
 اے بازی سر کلاہ دی اے
 میرا مصطفیٰ یا مرتضیٰ
 ہو حامی حسن حسین بادشاہ
 سن حال فقیر دے نال نبھا
 اپنی صورت آپ دکھا !!!
 سک درشن دید نگاہ دی اے
 اے فریاد اس ارواح دی اے

جیویں راضی ہوویں یار
 نت نظریناں دِپچ آدیں یار
 سٹ دوری ہجر مٹاویں یار
 اک لمحہ چت نہ چاویں یار
 تیری رحمت جا پناہ دی اے
 تیری محبت فرحت ساہ دی اے
 آئی موج وحدت دریا دی اے
 وڈی شان سچے اللہ دی اے



کافی

خالق اپنی خلق بنائی
 نور الہی کیتی روشنائی
 الف آپے ہو یا میم
 آپے منعم آپ نعیم
 چا روح بدن وچ پائی
 آپے کر دا چا گمراہ
 جو دنے کرے سب آپ اللہ
 راضی یار میرا ہے ہر جائی
 ظاہر باطن نال سچائی
 پیارت سچے دی دیکھ دڈیائی
 سما گیا وچ کل خدائی
 آپ تو نگر آپ یتیم
 کمال حکمت ہر دا حکیم
 انا احمد بات سنائی
 آپے ہو یا خود ہمراہ
 باقی ساری کوڑی صلاح

کافی

میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں
ہر دین سلامت سوہنا روز قیامت تائیں

سن سوز برہوں دیاں باتاں نے
دن درد دکھاں دچ راتاں نے

اک تیرے سوا سب دسرباں دائیں
تیری سک نے خوب ستیا اے

نت ہجر دا سول سوایا ہے
اک پل پرے جانی چھڈ نہ جائیں

ربیا دل دچ خیال خدائی ہے
ہن کیسی یار جدائی ہے

رُوح راضی تیرا رکھے رب سدا میں
میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں

کافی

اللہ کرے شل میں گھر آویں
 پاگل کملی دحش کر کے
 میں وس تیرے وچ پیس ہاں
 سوزاں ساڑھی بے کس ہاں
 برہوں مریدا دل کر لا وندا
 تیرے حسن تے فدا دیوانی ہوئی
 نت ہیبت سخت حیرانی ہوئی
 اپنی وفا وچ یار سچا
 توں دیکھ رہیا میں دیکھ نہ سکاں
 کیوں تینوں راضی رکھاں
 جیویں سکھاویں جیویں منادیں
 اللہ کرے شل میں گھر آویں
 ہجر دھچھوڑا سٹ سجن
 ہن ہجر دھچھوڑا سٹ سجن
 چیتا لیوئی چٹ سجن
 نادار نمسانی ناقص ہاں
 تیرے درس دی پانی خالص ہاں
 کوئی ترس نہ آویں اک چھٹ سجن
 مست الست مستانی ہوئی
 تیس بن جندری فانی ہوئی
 میرے مندے نصیب پلٹ سجن
 کس کم دتیاں ایویں اکھاں
 کی اکھاں تے کی لکھاں
 کرم کما دکھ کٹ سجن

کافی

تیرا عشق عجب ہے درد عجب
 تیرے نام دا دندا درد عجب
 تیرے برہوں دا لکڑا مرض عجب
 تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب
 توں میرے دل وچ آدیں
 یں سانجھا تینوں سینے وچ
 عطر گلاب دی خوشبو ہے
 تیرے پاک پسینے وچ
 مکھ منظر الہی حسن عجب
 کر قبول نیاز ہے عجز عجب
 تیری شان بڑی ہے ذات بلند
 روح جسم دا کھولو بند
 احمد پڑھاں تے شکر کراں
 راضی ہویا خداوند ! ! !
 ہر بات کولوں بہتر ہے
 دے اپنا سائیں درس عجب
 تیرا عشق عجب ہے درد عجب
 تیرے نام دا دندا درد عجب
 تیرے برہوں دا لکڑا مرض عجب
 تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حصہ دوم

اس میں صرف سندھی کلام درج ہے

کافی

دُنیا بے وفا غدار کھاں نِکری نرِدار تھیو کو کو
 لاہے سرساہ جو سانگو عاشق ایشار تھیو کو کو
 رکھیو جنہ تے عشق آرو پتو تنہہ کھے پیو سارو
 اہو بارو برہ وارو کھنی اظہار تھیو کو کو
 فقیر فانی خودی کھان تھی دُسن ہکڑو آہے ہُوہی
 محبت مئے پیالو پیی مست ہوشیار تھیو کو کو
 وحدت جی دُکھی وحدت آدمی دئی سچی شرکت
 منجھاں مورت پسِ صورت یگانو یار تھیو کو کو
 راضی موجود حق جانے ساک سُبْحان سُبْحانے

ماک اختیار جو مانے

بے اختیار تھیو کو کو





علی اکبر علی اکبر	کر پو منہنجی روا حاجت روا حیدر
علی اکبر علی اکبر	حقیقت میں ید اللہ معرفت علی اطہر
کیو مشکل آسانی	خداوند پاک رحمانی
علی اکبر علی اکبر	اساں جے لار اول آخر
ڈساں نہ بیو کو تو جیہڑو	محمد جو کرم اہڑو
علی اکبر علی اکبر	مریض جو شفا سرور
اچی اوکھی میں ہفتی شامل	توں آں منہنجو مرشد کامل
علی اکبر علی اکبر	پکاریاں تھو سینے اندر
فیاضی کر ہی دل تازی	اللہ تو ساں آہے راضی
علی اکبر علی اکبر	نظر ایندیں کڈہینہ دلبر



کافی

ہن در بھری دل جوں دلبر بُدھ توں داہنوں
 سورن سندیوں یسے منجھاں نکرن بھینوں سرد آہوں
 قرب میں قیدی کرے رُند و چھڈے بلیوڑ واپس
 کوترس نہ آو تو کھے لایوں بسے موں یادوں
 دیدار ڈے پنہنجو پریں وعدہ وفا کردی
 یسے ساں لائے سربہنا فوری بھرے نگاہوں
 صاحب سخی سچا سجن رکھ خیال راضی جو سدا

امن پور ایندیں کڈھیں
 تنجھوں ڈسانتھو رانہوں



بیت

پرے ناجے پنہوں کھاں سسی جو خیال
 سجن رکھو سک میں بھینر آؤں بحال
 حیرت میں حیران کیو حق حسن جمال
 مادی سند و حال راضی رہیو روح میں



کافی

کیں پھر بندیس پٹ لونی لاسے میاں سومرا
اصل اباڑن جا ڈنی سا بھایاں نخل مٹ
عمل ماڑیوں پنگ پاتھاریوں عمر ساڑیاں تنہنجی کھٹ
جن جی آبیاں تن ڈے دیندیس ہمت نہ رہندیس جھٹ
چھڈ نہ ملاں مارن کھے قید تنہنجی کٹ

راضی اڈیندیس پاہنجا
پکھا پنہوارن وٹ



بیت

جنہن میں آہے سک سنجی عاشق اہو منظور آ
جو دوتی کھاں دور آ نور د اعلیٰ نور آ

درد فرقت جو مزد وصل میں ویندو ہلیو
تنہن کرے پردے پرے اہو عشق جو دستور آ

یاد باجھوں یار جے بیو سبوتی کوڑہ آ
محبوب جے مذکور میں راضی سدا مشکور آ





مراں تے موت نہ اچے جیئں ہن جسم میں آہے سب جنجال
 محبت سندو مال مون کھے آہے حیاتی حال
 جیئں گھریں توں دہنی اہو سخی کھے سوال
 تنہنجو آہے تن میں سدا خواب خیال
 راحت آہے رُوح کھے فرحت فقر چال
 وحدت ساں وصال راضی رکھج روبرو



کافی

دلہا آء درى درد مندى ساں مل میاں میندھرا
 ڈکھن میں ڈکھئی کھے ڈے اچی کا دلبری
 جیہڑی تہڑی گولی پنہنجی کھوٹی کر کھری
 کوکاں کنڈی کاک تے متاں دنجاں مری
 درد برہ جو تن من اندر ویڑو پچ بری
 ساریاں ویٹھی سوڈل سائیں صورت سرسری
 رہ توں مونساں رانا راضی دل جی کھول درى



آہے کون بیو توری رانا رُوح میں
 آؤں تنہنجی توں تاں منہنجو وچوں غیر دیو

جلوہ جوڑے جان میں جانی بارلو عشق ڈیو
 روز ازل کھاں بار برہ جو سرتے پانٹر کھینو

ہر صورت میں سوڈل سائیں ڈھٹم پائے لیو
 وحدت وارو پیالو پیتم راضی رب تھپو



کافی

سور کبر منصور دم انا الحق حضور
 ظاہر باطن کبر و آہے ہیڈے ہوئے ہو کچھ نا ہے
 ہی ہو پنچنچو پاڑ ٹھوٹھا ہے تھیو پیچ چون میں کھڑو تصور
 پنچنی صورت پاڑ ڈسے تھو خیال تھی دل میں یار دسے تھو
 راضی وحدت منجھ پسے تھو حاضر ناظر رب غفور

بیت

ماک حقیقی جیئیں چاہے تھو دل میں خیال ہلائے تھو
 بیچہ متھے ہک آہے دلبر سب میں پاڑ سڈائے تھو
 لا موجود تھی موجود ڈس راضی یار سکھائے تھو

ستو آہیں دیکھو آہیں بیٹھو آہیں نہ بہ ہن واجب ہوت ڈلے
 لیٹو آہیں رٹھو آہیں کھٹو آہیں اچی راضی پیچ پاڑ ساں

زر نہ گھرن کڈھیں چیکے عاشق اللہ جا
 لُنْ تَنَّاؤ لِبِر حَتّٰی طَنَفِقُو مَنَا شَجَبُوں سمجھی سر ڈنالوں جڈ بیہیں
 رضی اللہ درضو عنہا گر گڈیو بڈ بیہیں
 حق پسے بیٹھیں راضی رہیا رحمان ساں

کافی

عاشق تھیں داہ داہ پانڑ میں دس پانڑ اللہ
 پھریاں پانڑ کھاں پاسے تھی موتاں اگے مری جی
 پوء ایندء حسن ہادی منجھ زگاہ
 توکھاں ناہے جدا پل جانی خود خانی چھڑ ہستی حیوانی
 ایہو سرتوں بارو لاد
 وحدت واری داٹ اہائی مُرشد مولا سب سمجھائی
 صورت ہن میں ہو آگاہ
 ہر فعل مول فائق فاعل دُجے من میں مالک حائل دُجے
 آہے پانڑ حقیقی بادشاہ
 گوارلی عشق الہی پنھن جو کیا میں راضی سپاہی
 و ذکر ربک فی نفسک
 اندر بار برہ جی باہ



جبیں ٹھاپیں توں ٹھہاں
 غیر بختی دیو عزق سارو
 پانڑ پنجنی صورت مند
 ناں دھرے معشوق جو
 سوجھے ڈھم سنار نکھے
 میم جو مولیو بدھی
 ہر جا ظہور ذات جو
 اندر باہر آہے عیاں
 دل میں پنہنجور دلبر لہاں
 واہ وحدت میں دہاں
 حسن دسی عاشق تھیں
 عشق کیو ظاہر تو ہاں
 سارو پنہنجو سنگار آ
 سوکھ چو اسی بولیوں کہاں
 تو کھے کرے سہان ثابت
 توحید میں راضی رہاں



کافی

تھو ہر دم ڈبجے نور سجن
 پیار قرب جو چولو پا تم
 منجھ بشر حضور سجن
 مرن جیئن کھاں چیتو چا تم
 وحدت میں ولہور سجن
 ذاتی منجھ صفات سمایو
 برہ کیو بھر پور سجن
 عاشق کھنی ہمن تھا نعرہ
 ذرے ذرے مشہور سجن
 اللہ محمد شفیع سجانے
 اندر دیچھو تنہو تانے
 پیل نہ دل تان دور سجن



وحدت جی وادی میں دیس وجود و نجایاں تھو
 جٹرے تھڑے حال میں پنجنجو نیہنہ نبھایاں تھو
 عزیز بحر عمیق میں تھی دم گم گنوا یاں تھو
 فنا تھی فی اللہ میں لا متھے کاں لاہیاں تھو
 ہیڈے ہوڈے ہر جا حاضر حق جو حق سڈایاں تھو
 باقی بقا با اللہ جو سری — سلا یاں تھو
 چھا منجھاروں چھا چوایاں آہیاں ناہیاں گایاں تھو
 رہندس راز انہی میں راضی کامل عشق کما یاں تھو



کافی

ہی دیوتاں ہو تھیو ظاہر صفت اثبات میں
موتلو تھیں آہے دس دل جو سخن تسلات میں

فارغ فطر درجات کہاں نکری دیا ظلمات کہاں
پاسے تھیا جسمات کہاں رہیا غرق ذاتی ذات میں

خالق سائیں خلق جو مالک آہے کل ملک جو
قطر و بحر درمی سرک تھیو وحدت وصل خیالات میں

اٹری عجب عازمی کیجئے سر دھڑ سندم بازی کجے
پہنچو خدا راضی کجے ہک یاد اللہ ہر بات میں





توں کہاں گھراں تھو تنہو دیدار یار پیارا
ڈے چین درد دل کھے محبوب قرب دارا

جنگل پہاڑ گویم جل تھل شہر بازاراں
سارا پڑھی ڈٹھا موں قرآن جا سیپارا

محبت میں مست مونکھے بے حال برہ کیو آ
قربان تھیا عشق میں عاشق کیسی دچارا

نیٹرو لگو ازل جو ڈکٹرن کیو ڈیل ڈبرو
یسنے ساں لائے سوہنا اچ کل جاڈے نہ لارا

معلوم آہن اوہاں کھے منہنجوں بدیوں جو بے حد
پچھڑن ساں کر بھلائی بہتر سدا بھلارا

راضی ہتی توں رہبر ہمدم ہمیشہ حامی
وسری دیوں بیوں دیوں سجنن سوا سہارا



کافی

ماریو یار تنہی جیڑے وچھوڑے
دلن دانگ ڈکھڑا دیا ویڑھے وکوڑے

بنا تو سجن جے سب دسریا وسیلا
چھڈیم دوست دُنیا جا کر تم ایس قبیلہ
ڈیو قرب کافی سجھے سانگ ٹوڑے

اصل آتوں اوہانجے آہیاں در جو دایو

سرتے اماک برہ بار آہو
ربانی قلم جو لکھیو کیر موڑے
سکی رت بدن جی مینو حال جانو

نمانو نہایت کیو سوز سانو !!!

مھتو دردن جو دل تے گھوڑو رُز دوڑے

چھا کھوں چھنڈیں اکیلو اداسی

ماہی کر محبت اہا گالھ خاصی

رہوں ہک ہتی ہر دم خدا جوڑ جوڑے

ختم خیال راضی جو تو میں سدائیں

سچو عشق لائے نہجا نوڑ سائیں

نیزو نیہنہ وارو یسے منہ کھوڑے

ماریو یار تنہی جیڑے وچھوڑے

دلن دانگ ڈکھڑا دیا ویڑھے وکوڑے

کافی

عام نہ جانے حال اساں جو برہ کیو بے حال
 عشق دارن جوں اکھڑیوں آلیوں رہن محبت میں نور زالیوں
 وحدت سان وصال
 آہے عاشقن جو ملامت گھنہ ڈکھ سکھ سرتے سب کجھ سہنہ
 لاہے دوتی دبال
 لوکن لیکھے آہے پاگل عاشق الہی عشق میں شاعل
 پیار کیو پیمال
 حسن ہادی جے کئی دل تازی خیال خدا میں رہیو روح راضی
 لگو نہنہ کمال



ڈس پان وندیوں عشق جوں نتھو ڈے آرام
 ترک تمام کرے تھو لذتوں عشرت عیش حرام

مرن جینیں جو سانگو لاہے تھپو محبت منجھ مقام
 لا الہ آیوں تھی آیس الا اللہ مدام

پان میں پنہنجو یار سنجاتم جینیں پانی رنگ رلیام
 عاشق جو آہے اصل کھوں راضی عشق امام

کافی

اللہ توں آہیں تو کھاں سوا کچھ ناہیں
 مہنجہ لطافت وحدت سوہنا کثرت ساں تھوکا ہیں

اول آخر ہکڑو چھپا چواں بیو چھا ہیں
 پس خاطر پہنچے صورت آدم ٹھا ہیں

حسن پہنچے تے کیترا عاشق سولی چاڑ ہیں
 بولیوں لکھیں توں بولیوں عشق ایس پیو دا ہیں

بہتے بہتے ہر جا حاضر راضی ہتھی جیئں چاہیں
 تو کھاں سوا کچھ ناہیں



بیت

حقو ایں حق حرف میڈے ای ہکڑو
 دیکو ایں دھک مارنفس کھے نیہنہ جو



کافی

ہنہیں تلم کیو آفیر غنہن بھی کھے آؤں گئیں دساریاں
ماں قاضی کرن حلاوت توڑے دیں قمریہ

عشق جو کھڑا شاہ گداگر کیسی پیر امیر
عشق بہرہ بدو کین دھرموں حوٹی خاں نمبر

آہے رناتے راضی ہر دم جنیں قاور جی آتھیر



بیت

دیکھ نہ تھی دیسرد	اقتی پاسر پٹ
عاشق و ہے ست	لاگا پاروک جا
اریل بازی کھٹ	سر ڈیٹی سک ہیر
راضی پنہنجے رب کھاں	درد منہہ نہ مٹ





جیڑے جدائی مارے تھی مانے
سک ساہ نہ چھڈیو رہیو لارے

آخر دم عشق میں شل پریں ایندیں پاہنے
سوڈل سبجانے راضی کنڈیس رُوح کھے



راضی کنڈیس رُوح کھے ملی سان میہار
تھی سانی ساہڑ سیریں اڑین جی آدھار
ڈسن بنا یار بے مرن آہے میار
آسرے اللہ بے لنگھی تھیندیں یار
سوہنی جا سردار دیکھو تھی وصال کہے



بیت

اے یار طبیب پنہنجے عشق جے بھیلہ کھے کڈیہ ہزدوا ڈیندیں
محض ہن محبت جے مریض جو پان اچی غمخوار تھیندیں

دلبر درد فراق میں دھار کین چھڈیندیں
اللہ راضی روح ساں ہادی پیار وندیندیں



صورت میں ساگی آہیاں	حالت منجھ فقیر
یارن جی یاری منجھاں	عشق لگو اکثر
لاہور جو لاہوت میں	ڈنھم داتا پیر
اللہ راضی محمد حسن ساں	آہے مرشد دشتگیر



اے نادان دل اللہ ڈے نت دھیان کر
دُنیا چھڈ مردان بھتی زندگی نہ زیان کر
انسان بھتی انصاف میں ہی سر صبح سُبحان کر
توحید ہر دم کر بیان راضی وصل رحمان کر



عبرت جي اکھين ۾ ڏسڻ پيو ڏس
حیرت ساڻ حقیقت جي وحدت وڻي چس
هي هو راضی پس پنهنجو آهين ڀانڙ توڻ



پنهنجو آهين ڀانڙ توڻ صورت سب سڃان
درد بره جي ڏور وڃي عشق کيو انسان
راضی نام نشان آهين ڏسڻ ناه ۾



سیت

عاشق سڈائے فرق نہ رکھ فراق جو
و بھتی و بجا ئے راضی رہ وصال میں



کھڑا کھوڑ کما ئیں سچن و نے سچ
ہر شے فانی سوا اللہ لوبھ لاپچ کھاں سچ
درد برہ جو دل میں دوسہوں دلبر لا یو سچ
غیر سٹری تھپو کوئلہ کیری کینے سندو سچ
جے توں راضی عاشق آہیں تے باہ عشق میں پچ



تنہنجی سچی محبت منہنجی آہے غزا
سوری تے ساہ چاڑھے وٹھ عشق جامزا
پاڑٹی عاشق معشوق راضی پاڑٹی آہے جزا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سی حرفی

الف

اللہ ہادی سچا سائیں راضی خفی جلی ہے
میرا مُرشد کامل محمد شفیع عین قلندر علی ہے
بحر عمیق سمندر وچوں کدھ دتی عشق تلی ہے
اندر باہر عین عیانی روحی رمز رلی ہے

○

آپے اللہ آدم ہویا آپے صغیر کبیر میاں
آپے پیر پیغمبر بن دا آپے شاہ فقیر میاں
اکو ذات صفات ہے ساری وحدت اول اخیر میاں
اندر باہر ہے اُہوئی خلوت خاص خبیر میاں
حق نوں حق سمجھن حق ہور نہیں تدبیر میاں

آپے عاشق معشوق ہے راضی
آپے عشق اسیر میاں

○

الف

اک دن دلبر بخت ملن دا دسیا بیٹھ خلاصہ
 خاطر خیال خاص اساڈے دتا رب دلاسه
 ساہ صدق کر جان حوالے گھن یار سچے دا پاسہ
 سر دیویں تاں کجھ لیویں عشق دا بھورا ماسہ
 عشق عجیب نصیب تھینوں وچ صبر جنس دا واسہ
 ہر دم رمزاہیں وچ راضی تھیویں خوب شناسہ

○

ب

بیشک برہوں بے حال رکتا
 توں تاں دیکھ رہیوں بے پرواہ سجن
 دن رات تیرے شمس قمر تارے
 رنگ روپ سارے واہ واہ سجن
 توں ہی اندر باہر ہوویں آپ ظاہر
 سب آپ کیتوئی آگاہ سجن
 راضی بارضا دتا عشق مزا
 وچ نور حسن نگاہ سجن

○

باجھوں تیرے یار پیارے کون ہے میرا سائیں
 تیرے سگاں دا سگ کہاواں روز حشر تائیں
 بخش زیارت نام اللہ دے کو جھڑی چاگل لائیں
 یار محمد شفیع ہو راضی آہن درس دکھائیں

○

ت

تُرک تمام خواہشاں تو کیتا درد برہوں دل دلیل میرا
اتھے اُتھے کافی اکو اک ہو یا رب سچا یار جلیل میرا

دُکھ سکھ وچ شامل حال رہندا اندر ہر دے خاص خلیل میرا
راضی وچ رضا حق حاصل کیتا ہو یا کامل عشق وکیل میرا



توساں صورت دا نت نار کرو
سانوں نیہنہ سکھایا نیازے سوز گدازے

ایہں حسن دا مان گمان نہ کوئی
سانوں وندا نور حجازے چھوڑ مجازے

محبت نال ماہی دے ہر دم
خیال مزید آغازے دل درازے

رب رسول رضا وچ راضی
کیتا بخش عجائب رازے شرف شہبازے



ث

نصیر رضا دا پاء جھولی عاشق عشق اللہ دا کماوندے جے
دکھ درد مصیبتاں سہہ سرتے بھاری بار برہوں دا چاوندے جے

اک پل سکھ آرام نہ پاوون رہن سدا کر لاوندے جے
راضی فقیر ہوئے چھڈ جہان دُنویں اک نال خدا دل لاوندے جے

ج

جان پیئ کر لاندی یارت سب معاف خطا کر فضلوں
اپنے نام دا مائل مینوں عاشق کیتویں ازلوں
اٹھے اُتھے ہر جاء حاضر دلبر توں ہے اصلوں
راضی رکھیں دِیچ فقرے
رحمت گنج بخش دے وصلوں



جے چاہیں عاشق حقیقی ہوداں تد ثابت بندہ لنگوٹ
اللہ دے کر جان حوالے جھل برہوں دی چوٹ
حق سچ دی نت بولی بولیں کڈھ غیر اندر دا کھوٹ
اے او راضی اکو جانیں
بھن دوئی دا کوٹ

جواد جلیل صفت تیری ذات رحیم کریم قدس قدیم اللہ
خالق خوب حسن جمال دا محبوب کمال الف لام میم اللہ

ہستی حق موجود حقیقی ہے وحدت شان عظیم اللہ
توں عاشق توں معشوق توں ہی عشق عجیب اللہ

ہر دم حاضر ہونا تیرا لا مکان مقیم اللہ
آپے اپنا دل رکھ راضی یکتا دل قریب اللہ

○

ح

عشق ہون اپنا ظاہر کیتا ہر رنگ نویں نت شان دیوچ
اندر دل دے معلوم ہو یا جویں ساہ پھرے سر جان دیوچ

نور حقیقی پاک محمد ہے احد جان پہچان دیوچ
ہر دم یار رہے شل راضی دھرنیک نظر انسان دیوچ

حاضر ناظر حق سنجائے دل دیوچ دلبر پیارا
یسع ببصر فی النفس کو آپ یصح کر سارا
نہ کوئی جان تے نہ کوئی جسم نہ کوئی دم گزارا
هل اقلی الانسان جین من الدهر لم یکن شیئا مذکوراً

راضی رب سوا نہیں کوئی

ایہو وحدت مار نقارا

حق دا عشق کماون ازلی عاشق درد مند
معفی راز جو ظاہر کرے سُوئی کماون کسندہ

سوز سجن داسک وصل دی سول سکا دے سندھ
عشق حسن دی کھبڈ دکھائی راضی آپ خداوند

خ

خوشحال کرو دل میرا وحدت و پرچ وصالے دم خیال اے
قادر قدرت ہے سب تینوں غم درد دلوں دکھ ٹالے دوئی و بال اے

دکھ سکھ دے پرچ سچا سائیں توں میرا ننگ پالے من سوال اے
راضی اپنا سگ سبجانی تن من تیرا مالے آپ سنبھالے

د

داتا مظهر نور الہی پایا تاج لولاکی شاہی
حسن کمال وصال جمالی صورت سیرت ماہی

گنج بخش خزانہ وسیع الستی عشق ملکہ ہمراہی
ذاتی نور نظر و پرچ چھاتی راضی دیکھ ہو یا دلجاہی

دُنیا کتی کت چائی اے اتے کتے پتے منہ دھر دے
آپر اپنی حرص ہوا، وچ لڑ لڑ کے حرامی مردے

عاشق پاک پلیدی وچوں نکل کنارا کر دے
سمجھ حقیقت دمدت ساری راضی یار مے نال نظر دے

دس بھلاتوں کیوں چھڈ گیوں جانی وچ پر دیس اکیلا
کس کیتے ہجر فراق دتوئی دکھ عذاب ڈوہیلا

کدھاں ہوسی دعدہ پُورا پھیر وصل دا ویلا
راضی عشق کمال کماویں توں گورو میں چھلا

ذ

ذوالجلال ہے ذات تیری
پالہار کل دا قدیم سائیں
خالق خلق وچوں پیدا آپ کیتوئی
خلق خاص عام صورت میم سائیں
چودہ طبق کرن تبیح تیری
ہر حال دا توں ہے حلیم سائیں
عاشق آپ تے آپ مشہور کر
راضی فقیر مسکین یتیم سائیں

ر

راز رموز ربانی دلِ دِیچ خیالِ خدائی پا کے روزِ میاں لے
 دِیچ وجودِ موجود جا تو سے وحدتِ مے دِیچ آ کے رُوحِ رلا کے
 نفسِ امارہ پہلے مار کے کھولیا عشق نے تا کے پردہ چا کے
 احدوں احمد آیا سیلانی ثابت سرِ خلاق لے راضی نام دہرا کے

ز

زور نہیں کمزور ہونیاں
 کراں نالِ ڈاڈھے لکھ زاریاں میں
 اگلیاں پچھلیاں برہ بھلا ذبیاں
 باتاں عنیر دیاں سب ساریاں میں
 ہاں کنیزک خاص غلام تیری
 تیرے نام اتوں سرداریاں میں
 تیں پارِ سوا اک ساہ نہ سرے
 راضی عشقِ رِکیتی دکھیا ریاں میں

س

سجن دردِ فراقِ تساڈا سہاں یکویں سول
 راتیں سکِ سوون نہ دیوے ڈینہاں سوزاں دِیچ سٹول
 ہر دم ہو حیرانا پھر دا تیں بن جاناں جانِ فضل
 رکھیں سچا عشقِ سلامت خیالِ راضی دارِ ربِ رُول

س

سکھاں نال نہ سیرا ساڈا دکھاں نال پیارے روز ددھائے
 درد جدید مزید عجائب و نذاہرہ بہارے سوز سینگارے
 محبت دیلویج مست الستی نہنہ کیتا نروارے او غمخوارے
 آپے آپ نے عاشق کر کے چاڑھیا عشق بنخارے خواب خمارے
 بن دلبر دے دیدار نہ آوے صبر قرارے روون زارے
 یار سجن دی وجدی رہندی تن من اندرتارے آہ پکارے
 اک دن آخر دیچ قبر دے سوہنا لہسی سارے مرن دی مارے
 جانی باجھوں ہن جیون راضی محض ہو یا لاچارے سخت آزارے



سن توں سائیں واسطے رب دے آماہی مل جلدی
 برہوں تیرے چا بانجھن لایا اگ اندر پیئی بلدی
 لگی سک شدید نہایت ہر دم تاناگھ ازلدی
 یار راضی نت میں تے ہوویں کر نگاہ فضل دی

ش

شل رب سنے کوئی سبب بنے کدی یار میرے گھر آتے سہی
 ہستی مار فنا کر پہلے ہادی حق داراہ دکھاتے سہی
 نہیں فرانی جانی پیارا ذرا چشم اتیرڑے چاتے سہی
 اپنا دیکھ نمانا راضی دے پیار سجن گل لاتے سہی

ص

صفت صفا ہے صورت اللہ اندر باہر اک کہا لکے
 بے مثل تے لامکانی ہر جا حاضر حق کہا لکے
 وحدت سرسبحان سنجاتم کثرت سب عشق کہا لکے
 راضی باجھ خدا دے دیکھن غیر شرک کہا لکے

ض

ضرب پریم دی جد لگی تد مجھل گیاں باتاں عام دیاں
 سیاں ساریاں چرخے کتدیاں مینوں تانگھاں یار مدام دیاں
 کنفیکون توں پہلے لگیاں قالو بلی کلام دیاں !!!
 نوک ہے راضی مال ملک تے مینوں دھیران تیرے نام دیاں

ط

طرح طرح دے ناز حسن وچ ٹیا دل میرا دلدار اللہ
 کدی نال بیمار غمخوار ہووے کدی روداں، حیر پکار اللہ

’میں تہاں کون بچارہ کچھ نہیں تیرے عاشق ہیں لکھ ہزار اللہ
 راضی یار ہووے دیلویں دیدار وصل بخش عیب گناہ غفار اللہ

ظ

ظاہر باطن توں ہے سائیں محبوب میرا مقصود اللہ
 سب ذات صفات ہے تیری ذرے ذرے شہود اللہ
 خالق کل خلق واماک ہر دم حق موجود اللہ
 راضی ہے توں کافی مینوں یار سچا معبود اللہ

ع

عشق دی اک آپس دے البے تن تند ورتیا
 لکڑی جان جسم ککھ کانے بالن ہڈ بنایا
 روز بروز جے تاب تکھیرا سوزوں سوز
 عاشق راضی گم اللہ وچ غیر خیال بھلایا



عشق کما دن کم ایلاں بخیل کرن بدکاری محض عبتاری
 جہناں محبت نال اللہ دے او عاشق ہن انواری مست خماری
 مرد دے جو سر یاروں دیوے جان اوہیں توں لاری اے جذبہ یاری
 باہبوں عشق حقیقی راضی دوجی سمجھن خواری بے حد باری



عاشق تیرے وچ فنا ہو دیکھ مشاہدہ خدا بیٹھے
 نفی اثبات دا جھگڑا سارا وحدت نال مکا بیٹھے
 ہر دم خیال بقا وچ ہو یا صورت حق تے نظر ٹکا بیٹھے
 راضی روح فقیر عشق بنایا اگے صاحب سر جھکا بیٹھے

ع

عاشق اکو اسم اللہ دا پڑھدے علم کتاباں ناہیں
ظاہر باطن ذات سبحان یار سخن ہر جاہیں
زاہد عابد عامل کامل ہو سن پیش آگاہیں
راضی باجھوں رب پتھے دے بخشے کون گناہیں

○

عاشق حقیقی نہیہ نہیہ نہیہ نال توفیق الہی
دُنیا عقبی حرس حوا نون تارک کرن تباہی
عشق جنہاں دار ہر ہو یا اد منگدے نہ بادشاہی
دل وچ درد نہراں ہر دم راضی یار نوں سب آگاہی

○

عاشق اک اللہ دا ہو کے نہیہ دی نوبت خوب دجا
عشق حقیقی وچ ہمیشہ رب پتھے دی من رضا
فنا ہونی اللہ دیکھیں الا اللہ دی صورت صفا
اک دا ہر دم بن پوجاری راضی اپنا رام ریکھا

○

عشق اچانک چوٹ چلائی جان چکر وچ کارے نال پیارے
سینے اندر صاف سمائی تیری صورت سوہنا یارے نال پیارے
ہو فقیر مانا کھاواں نت درد ہجر دی مارے نال پیارے
پھراں اُداسی مست دیوانہ بن آ سخن لے سارے نال پیارے
لکباں سازگاں ہر دم تانگاں تیرے برہ کینا یارے نال پیارے
توں طیب ہے دل میرے دا ہے راضی ہو دا دیدارے نال پیارے

ع

ع م من وچ ماہی الف تھیندی اگے
 علم عقل کنوں عشق نہ جانے شرع شرم کی لگے
 عشق تریدا ڈبیاں بیڑیاں، تے ٹٹے کریندا سجے
 راضی دیکھ ربانی دل وچ شمع نورانی جگے

غ

غوث الاعظم دنگیر سچا کر مدد محض پر تقصیر جانیں
 تیرے ہنڈا دی نجات میری ہووے حل مشکل دگیر جانیں
 جھنوں توں چاہیں کر س قطب دی سخی من سوال اخیر جانیں
 صدقہ بختن پاک داپا، خیر وصل راضی ملتا اپنا فقیر جانیں

ف

فسم دجھو اللہ سبحان عاشق بیٹھ دجاوندے بڑت نہنہ والی
 سدا اسک وچ سج دے سلام کر دے سامنے سمجھ محبوب دی فات عالی

کر عزیز توں غرق شرک ٹا دیندے وچ وحدت ہند نے خوشحالی
 صورت سب وچ رہندا رب راضی دیکھ ہستی دی کر کے پیمالی

ق

قرب وچوں قادر قلندر ہویا مالک ملک اندر سیلان آیا
 صوفی سر صبح سمجھا رہیا صورت وچ نظر انسان آیا
 ہر جا حاضر ناظر ہادی عین عیاں کر آپ بیان قرآن آیا
 اُتھے نال جسم نہیں کم کوئی راضی دم اتھے ہمان آیا

ک

کیویں کراں ہن عشقا تینوں توں تاں جیندیاں مار مکھیا
 جس دن دا آنگوں مینوں کوئی سکھ داسا نہ آیا

جند نمائی رہی کر لاوندی دل دا خون سکھیا
 راضی آکھاں تھابس تینوں سرے کے یار منایا



کیہی چپ کیتوی کوئی بات پیار دی بول سجن
 توں بولیں میں چپ کر سنساں رکھ ہر دم اپنے کول سجن
 تیرے درد بہوں دی ریت اولڑی پریت نبھاویں ڈھول سجن
 محبت وچ وفا کر راضی ہو رہ نہ پھولا پھول سجن



گ

گلاں نال نہ ماہی بلدا جے تائیں سر نہ دیویں
 کرتوں یار دے جان حوالے جے سچا عاشق تھیویں
 سر دیویں تاں دلبر ہتھوں پیالہ عشق دا پیویں
 راضی بیٹھ سخن دے درتے عمر نبھاویں ایویں

ل

مذت عاشقاں نوں عشق چکھائی جنہاں جان جسم دی پرواہ نہیں
 سردتیاں باجھ نہ رب بلدا اکتے کم دلاں دی جاء نہیں
 کئی زہد عبادت کر ٹھکے بن مُرشد رہبر راہ نہیں
 رب راضی رہندا وچ فقیراں جنہاں باجھ خدا کوئی چاہ نہیں



لا ابالی ذات سخن دی مُنڈھ تدمی ہوئی
 نیں روواں تے اوہسا پرواہ نہ رکھدا کوئی
 یار دا بھیت کرے جو ظاہر سُولی چڑھدا سوئی
 راضی صورت ہر وچ مولا گجھا راز رکھیوئی



لگا عشق ازل توں پہلے عربی ڈھولن یار دا اے
 اُمت سب داشانی ہويا مالک میں بدکار دا اے
 رات معراج دی راز الہی محرم کل اسرار دا اے
 راضی روپ وٹا کے آیا ماہی مکھ انوار دا اے

ل

لٹ دل دلبر چھوڑ چلیوں ہن یار میرا کس جائے
 تیں بن صبر قرار نہ کوئی کر اپنا قرب و فائے
 ماریوئی تیر دھچھوڑے والا دل بیوس پیا کر لائے
 نت نت صدے سول سہے پی جند ہجر دے درد سوائے
 ترس پوے شل تنینوں رہا جانی کر نہ جدائے
 آپے راضی دوست ہو میرا تہاں پیچ پریت دے پائے

○

لوں رگ رگ درد سمایا داند نہیں اک پلدی
 تن کھوری بڈ بالن بھٹی اک عشق نت بلدی
 ہو گیاں لعل سفید سیا ہی رنگت اکھیاں راحت دلدی
 راضی تیرے نصیب نہایت رسک تا نگہ عجیب از لدی

م

مشکل دیوچ فریاد میری سُن سخی شاہ میراں
 مرید عزیز تے بھال جو بھالیں بدل دیوین تقدیراں
 نام خدادے آہن سائیں کٹ اندر دیاں پٹیراں
 ہو راضی صدقہ علی نبی وادرنش دے دلمگیراں

م

میں نانا درد رنجانا روواں کر سجن نوں یاد
 داناں کوکاں دل دیاں آہیں رت سُنے فریاد
 سُکھ آرام تمام جو میرا رہے رکتا برباد
 راضی یار ملے ناں جیواں اللہ کرے امداد

مُرشد جوگی دتی جوگ نکلیا وہم وجودی روگ
 نحن اقرب ہر دم نیڑے عام نہ جانے لوگ
 عشور آپ قویسر آیا لتھا دل دا سوگ
 اُتھے اُتھے یار پتھے دی راضی مے جھوک

ن

نال سجن دے اکھاں لگیاں دل اصل حق پا کوں
 سوز ہجر نے سخت ستایا درداں درد فراقوں
 سینے اندر برہوں نہ ماوے عشق آیا افلاکوں
 ورد وظیفے پڑھ پڑھ تھکا راضی یار ملیا اخلاقوں

نام اللہ دے آمل ماہی تاں میں شکر گزاراں
 سکت تیری پل صبر نہ دیوے سُن توں یار پکاراں
 ازلوں اگے برہوں لگا کے حال تے بھال ویجاہاراں
 راضی دپج وصل دے دیکھاں سب تیرے نال بہاراں

نہ دوزخ دا ڈر ہے یمنوں نہ جنت دا چا
 جوئی کرے اللہ سوئی ہے واہ واہ
 عاشق محبوباں دا درمل بیٹھے پی وِدت دا دریا
 حال میرے دا محرم ہویا راضی یار گواہ

نیزد موت جاگن جیاتی رمز عشق دی دوہاں نہ جاتی
 علم عقل دی جانہ چھٹے اٹختے عشق ہویا اثباتی
 اے دم خیال سبحن دی صورت کون پچھانے ذاتی
 راضی یار نہ ٹھلدا اک دم جد لگی برہوں دی کاتی

و

درد و غم سوئی پڑھدے جو دنیا دے وِنجارے
 وڈیاں تسبیاں تے نکلیاں نمازاں پنجاں دے پھٹکارے
 کئی قاری قرآن دے پچھان نہ سکے ویکھ حسین دے وارے
 عاشق گم ہو خیال خدا وِج رہندے جگ توں نیارے
 ذکر فکر وِچ دم گزارن خاطر یار پیارے
 وحدت اندر ویکھ توں راضی اللہ دی سرکارے

ھ

ہوش حواسوں یار پیارے کیتا محبت وِچ مدہوش
 میرے دل دا حال نہ جانے کوئی رہبا عام اگے خاموش
 کئی دکھن پرانے زخم جگر دے کئی جاگن نویں نت جوش
 راضی دکھڑے ہننے کم عاشق دا ملیا صبر فقیر ہی پوش

۶

آپے اپنا پار کیتوئی ہو بعیت خاص فقرا دا
 کر سچا عہد اللہ دا پورا آیا نیڑے دقت حشر دا
 طالب مرشد وچ سماویں جے موت کولوں اگ مردا
 راضی محبوب دا تن من جانیں دیکھیں مالک اپنے گھر دا

اللہ علی دل وچ پکاراں محمد پاک خیالوں
 حسن کمال دے نال رجاویں جانی جان جمالوں
 اپنی وچ محبت ماہی محو کریں ہر حالوں
 راضی نام دی لاج نبھاویں آپے شرف وصالوں

۷

یار حبیب عجیب اساڈا چا سکین محضی گل لاؤندا
 کر جہیاں نال نہایت سوبہنا کر قرب قریب بٹھلاؤندا
 اپنے نور نبھاؤن کیتے نہ کنھن دے عجیب پھلاؤندا
 دل جوڑا کیس مکھ محبوب ڈٹھا ہر دی لاج نبھاؤندا
 دے قرب کمال جمال نورانی پر وحدت جام پلاؤندا
 بن دلوں غلام محمد شفیع سچے دے چم قدم راضی روح رلاؤندا

۷

یسوع ببصر پیر صحیح کیتم سمجھ اکو ذات صفات اللہ
فی انفسکھ ہادی حق آکھیا نیڑے سادہ کولوں ہے ساتھ اللہ
دلبر دلدار دل پرچ و سدا دتی یار پتے تسلامت اللہ
راضی دم خیال دے نال رہیا ہو حق اصل اثبات اللہ

○

اللہ کیتمے سادھو جاگن دنیا کیتمے چور
بنا عشق اللہ دے راضی نہ کفن نہ گور

○

آپ سرکار کا سالانہ عرس مبارک آپ کی تاریخ وصال
کے مطابق مورخہ ۶، ۷ ذوالحجہ، نہایت عقیدت و احترام سے
بقام دارالفقرا، امن پور شریف، نزد تھانہ چوہنگ
ملتان روڈ لاہور، منایا جاتا ہے۔